

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ  
وَعَلٰی عِبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ  
ایڈیٹر: میر احمد خادم  
فائبرین: قریشی محمد فضل اللہ منصور اللہ

Postal Registration No: P/GDP-23

2/9 شعبان 1420 11/18 جمادی الثانی 1378  
11/18 نومبر 1999ء



وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

شرح چندہ

سالانہ - 150/- روپے  
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک  
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن  
بذریعہ بحری ڈاک  
10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

شمارہ  
45/46

جلسہ سالانہ نمبر

ادارہ کی جانب سے  
جلسہ سالانہ 1999ء  
بہت بہت مبارک ہو



شبیه مبارک سیدنا حضرت حافظ حاجی حکیم مولانا نور الدین صاحب  
بھیروی (خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ 1841-1914ء)  
23 مارچ 1989ء کی پہلی بیعت کے موقع پر جن چالیس افراد نے حضرت  
مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا  
تھان میں سرفہرست آپ تھے۔

بیعت اولی  
کے الفاظ

”آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام  
گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا  
ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور اپنے دل اور  
پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک  
میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری  
دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور  
دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے  
لذات پر مقدم رکھوں گا اور اشتہار کے دس  
شرطوں پر حتیٰ الوسع کاربند رہوں گا اور  
میں اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے  
معافی چاہتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ  
رَبِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ  
ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهٗ  
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ  
رَبِّیْ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ  
وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ  
ذُنُوبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ  
اِلَّا اَنْتَ“



شبیه مبارک سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود  
ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام (1835-1908ء)  
آپ نے باذن الہی 1889ء میں بیعت لینے کا سلسلہ شروع فرمایا پہلی بیعت  
23 مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں ہوئی۔



لدھیانہ میں حضرت منشی صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کا وہ مکان جہاں پر سیدنا  
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت لی۔

دارالبیعت کی تصویر:

بیعت اولی کے الفاظ جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے خود اپنے قلم سے لکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
محمد رفیع

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں  
جن میں میں مبتلا تھا۔ اور اپنی سچی دل اور پکی ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ  
جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے  
بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم  
رکھوں گا اور میں اپنی گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی  
چاہتا ہوں اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ  
ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهٗ  
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَبِّیْ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ  
وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوبِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ  
اِلَّا اَنْتَ“



# اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝

جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے۔ (سورہ النصر)



سیدنا حضرت امیر المؤمنین سرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۹۳ء سے عالمی بیعت کا آغاز فرمایا چنانچہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر یکم اگست ۱۹۹۳ء کو پہلے سال ۸۳ ممالک سے متعلق ۱۱۵ قومیوں کے دولاکھ چار ہزار تین سو آٹھ افراد نے بیعت کی۔ زیر نظر تصویر میں پانچ براعظموں کے نمائندگان حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کرتے ہوئے۔



۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسری صدی کی پہلی بیعت لیتے ہوئے۔



بھارت میں نو مہینوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ان کی تعلیمی و تربیتی ضرورتوں کی خاطر ہندی زبان میں ماہنامہ رولوائمان جولائی ۱۹۹۹ء سے شائع کیا جا رہا ہے۔ رسالہ کی رسم اجرائی منعقدہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت ۱۹۹۹ء کے موقعہ پر محترم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و ایڈیٹر رسالہ مجتہم صاحبزادہ مرزا اوسم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی خدمت میں رسالہ پیش کرتے ہوئے۔



۱۹۹۹ء کی عالمی بیعت جس میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین سرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰۴ ممالک کی ۲۳۰ قومیوں سے بیعت لی جس میں مسلم ٹیلیوژن احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر کے ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۳۰ ہزار ۲۲۶ نئے افراد نے شرکت کی۔



جماعت احمدیہ کے ذریعہ عرصہ سو سال سے دنیا کے تمام ممالک کو بلا لحاظ مذہب و ملت و رنگ و نسل امت واحدہ بنانے کی کوششیں جاری ہیں جس کی ایک جھلک ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر دیکھنے کو ملتی ہے جہاں ہر سال دنیا کے مختلف ممالک کے قومی جھنڈے نہایت عزت و احترام سے لہرائے جاتے ہیں۔



۱۔ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کا ایک منظر۔ آئیوری کو سٹ مغربی افریقہ کے وزیر مذہبی امور مسٹر لیونا کونی صدر مملکت آئیوری کو سٹ کا پیغام پیش کر رہے ہیں۔



## عقد اخوت تا وقت مرگ

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دور بھی مبارک اور فتح و کامرانیوں کا دور ہے کہ اس میں ”دن و گنی رات چو گنی ترقی“ کا محاورہ نہ ملے گا۔ یہ کی مدت نہیں بلکہ اس کی عملی شکل بھی نہایت شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے۔ ہر سال گزشتہ سال کی نسبت دگنی ترقی کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۱۹۹۴ء کے سال سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب و غریب سلوک جماعت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ ۱۹۹۲ء میں چار لاکھ سے زائد ۱۹۹۵ء میں آٹھ لاکھ سے زائد ۱۹۹۶ء میں ۱۲ لاکھ سے زائد ۱۹۹۷ء میں ۱۹ لاکھ سے زائد ۱۹۹۸ء میں پچاس لاکھ سے زائد اور ۱۹۹۹ء میں ایک کروڑ سے زائد افراد کو حلقہ بگوش احمدیت کی توفیق ملی ہے اس طرح صرف چھ سال میں دو کروڑ سے زائد افراد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دائرہ میں آچکے ہیں فالحمد للہ علی ذالک وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

خوشیوں اور عظیم ذمہ داریوں سے ملے جلے اس ماحول میں ادارہ بدر اپنے قارئین کی خدمت میں امسال بیعت نمبر نمبر لیکر حاضر خدمت ہونے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باذن الہی ۸۸۹ء میں بیعت کا سلسلہ شروع فرمایا پہلی بیعت ۲۳ مارچ ۸۸۹ء کو بمقام لدھیانہ ہوئی جس میں اوّل البائغ ہوئے کا شرف حضرت الحاج مولانا نور الدین شاہی طیب مہاراجہ جنوں کشمیر کو حاصل ہوا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو خلیفۃ المسیح الاول منتخب ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں سلسلہ بیعت شروع فرمایا تھا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلَجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيِّ

(ابوداؤد جلد نمبر ۲ باب خروج المہدی ابن ماجہ باب خروج المہدی)

کہ اے مسلمانو! جب تم کو امام مہدی کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔

اس حدیث مبارک میں دراصل پیشگوئی کے رنگ میں ان عظیم مشکلات کا ذکر فرمایا گیا ہے جو امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے موقع پر ان کی بیعت کرنے والوں کو برداشت کرنی پڑنی تھی۔ پہاڑوں کی چوٹیاں عبور کرنا ویسے بھی نہایت کٹھن کام ہے لیکن اگر پہاڑوں پر برف پڑ جائے تو پھر ان کو عبور کرنا مشکلات کی انتہا کر دیتا ہے۔ اس حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھا رہے ہیں کہ امام مہدی کو ماننا اس قدر آسان نہ ہوگا۔ اس کا ماننا برف کے پہاڑوں کو عبور کرنے کے برابر ہوگا۔ چنانچہ آج آپ دیکھ لیں کہ اکثر لوگ صرف اور صرف اپنی رشتہ برادریوں کی برف کے پہاڑوں جیسی چوٹیاں عبور کرنے سے گھبراتے ہوئے امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرنے سے قاصر ہیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود کو سچا جاننے کے باوجود بھی آپ پر ایمان لانے کی جرأت نہیں کر پاتے۔ پس جن برف کے پہاڑوں کا حدیث شریف میں تذکرہ ہے دراصل یہ وہی پہاڑ ہیں جن کو عبور کرنے سے بڑے بڑے علماء بھی ڈرتے ہیں۔

دور اوّل میں سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانا کچھ آسان کام نہیں تھا۔ رشتہ داریوں برادریوں سے تعلق کٹ جاتے تھے۔ سوشل بائیکاٹ ہو جاتا تھا۔ زندگی کی سہولتوں سے محروم کر دئے جاتے تھے۔ بیویاں اور بچے چھین لئے جاتے تھے۔ تکلیفیں پہنچانی جاتی تھیں اذیتوں کے پہاڑ کھڑے کر دئے جاتے تھے۔ باوجود ان سب تکالیف کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تا وقت مرگ اپنے عہد بیعت پر قائم رہے۔

آج بھی آخرین کا وہی دور ہے آج بھی کئی مقامات پر احمدیوں کو رشتہ داریوں اور برادریوں سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ سوشل بائیکاٹ کی مصیبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں زندگی کی بنیادی سہولتیں چھین لی جاتی ہیں۔ نکاح توڑ دئے جاتے ہیں۔ بچوں پر قبضہ کر لیا جاتا ہے لیکن احمدی بفضلہ تعالیٰ ہر صورت میں استقامت دکھاتے ہوئے اپنے عہد بیعت پر ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم رہتے ہیں وہ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ اگر برف کے پہاڑوں پر بھی تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے تو امام مہدی و مسیح موعود کی بیعت کر کے اس پر استقامت رکھنا۔

آنحضرت ﷺ نے آنے والے امام مہدی کے متعلق یہ بھی فرمایا تھا کہ نہ صرف اس کی بیعت کرنا بلکہ میرا اسلام بھی پہنچانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سلام میں دراصل یہ ہیچہ مخفی تھا کہ امام مہدی اور اس کی جماعت کو لوگ طرح طرح کی مصیبتیں اور اذیتیں دیں گے۔ قتل کے منصوبے بنائیں گے ایسے

ہمارا جھنڈا ہر خوش قسمت انسان کی پناہ گاہ ہوگا اور کھلی کھلی فتح کا شہرہ ہمارے نام پر ہوگا

فارسی منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسید مودہ ز غیم کہ من ہماں مردم کہ او مجدد این دین و رہنما باشد  
مجھے غیب سے یہ خوشخبری ملی ہے کہ میں وہی انسان ہوں جو اس دین کا مجدد اور راہ نما ہے  
لوائے ما پنے ہر سعید خواہد بود ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد  
ہمارا جھنڈا ہر خوش قسمت انسان کی پناہ گاہ ہوگا اور کھلی کھلی فتح کا شہرہ ہمارے نام پر ہوگا  
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بد و ند کہ ہر کجا کہ غنی سے بود گدا باشد  
اگر مخلوقات ہماری طرف دوڑ کر آئے تو تعجب نہ کر کہ جہاں دو لٹند ہوتا ہے وہاں فقیر جمع ہو جاتے ہیں  
گلے کہ روئے خزاں را گہے نخواہد دید بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد  
وہ پھول جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھے گا۔ وہ ہمارے باغ میں ہے اگر تیری قسمت یاور ہو  
منم مسیح بباغ بلند سے گویم منم خلیفہ شاہے کہ برسا باشد  
میں بلند آواز سے اعلان کرتا ہوں کہ میں ہی مسیح ہوں اور میں ہی اُس پادشاہ کا خلیفہ ہوں جو آسمان پر ہے  
مقدر است کہ روزے بریں اویم زمیں ہزار ہا دل و جاں بر رہم فدا باشد  
یہ بات مقدر ہو چکی ہے کہ ایک دن اس روئے زمین پر ہزاروں جان و دل میری راہ میں قربان ہو گئے  
زمینِ مردہ ہمیں خواست عیسوی انفاس زوعظ بے عملوں خود اثر کجا باشد  
مری ہوئی زمین بھی دم عیسیٰ کو چاہتی تھی جو آپ بے عمل ہوں ان کا اثر کہاں ہوتا ہے  
(تریاں القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۲)

خوفناک مواقع پر آپ کا سلام امام مہدی اور اس کی جماعت کیلئے سلامتی کا تحفہ ہوگا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں مخالفین احمدیت نے آپ کو ہر طرح کی تکلیفیں دیں اور ستایا یہاں تک کہ آپ کے خلاف قتل کے جھوٹے مقدمے بھی بنائے گئے لیکن آپ آنحضرت ﷺ کے سلام کی برکت سے ہر مشکل گھائی اور ہر خوفناک کھائی سے بچائے گئے آپ اس تعلق میں اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

پر میسا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب

گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

کہ اگر میرے ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ ہوتا اور آپ کی برکتیں میرے شامل حال نہ ہوتیں تو میرا حشر بھی وہی ہوتا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفین نے ان کے ساتھ کیا تھا۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دور خلافت میں جماعت کو وہ دن بھی دیکھنے نصیب ہو گئے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایک سال میں ایک کروڑ افراد بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اور خدا نے محض اپنے فضل سے یَذْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا کا نظارہ ہمیں دکھادیا ہے۔

سورہ نصر کی آیات میں جہاں اللہ کی مدد اور فتح کا ذکر کرتے ہوئے فوج در فوج لوگوں کے اللہ کے دین میں داخل ہونے کی خوشخبری ہے وہاں ساتھ ہی مومنین کو تسبیح و تحمید اور استغفار کا تاکید بھی تھا۔ اور یہی وہ تسبیح و تحمید و استغفار ہے جو نو مہائین کی تربیت اور ان کی روحانی حفاظت کا کام دے گا اور یہی وہ تسبیح و تحمید اور استغفار ہے جو باوجود پہاڑوں جیسی مشکلات کے تا وقت مرگ ہمیں اپنے عہد بیعت پر قائم رکھے گا جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کمال نمونہ انبیاء کے تحت عقد اخوت سے تعبیر فرما رہے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی جو شرط بیان فرمائی ہیں ان میں سے آخری شرط یہی ہے کہ بیعت کرنے والا تا وقت مرگ اس عقد اخوت اور اقرار اطاعت پر قائم رہیگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تادم موت اس اقرار اطاعت اور عہد بیعت پر ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشے۔  
(میر احمد خادم)

آمین۔

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

**M/S NISHA LEATHER**

Specialist in Leather Belts, Leather

Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153



# یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا

﴿کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام﴾

ارشاد ربانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اللہ تعالیٰ کی بیعت ہے

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکت فانما ینکت علی نفسه ومن اوفی بما عہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیمنا۔ (الفتح آیت ۱۱)

ترجمہ: وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پس جو کوئی اس عہد کو توڑے گا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی جان پر پڑے گا اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے خدا سے کیا تھا پورا کرے گا اللہ اس کو اس کا بہت بڑا اجر دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کی بیعت لینا

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم واثابہم فتحا قریبا۔ (الفتح آیت ۱۹)

ترجمہ: اللہ مومنوں سے اس وقت بالکل خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے اور اس نے اس (ایمان) کو جو ان کے دلوں میں تھا خوب جان لیا سو اس کے نتیجہ میں اس نے ان کے دلوں پر سکینت نازل کی اور ان کو ایک قریب میں آنے والی فتح بخشی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کی بیعت لینے کا ارشاد اور بیعت کے الفاظ

یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنت یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا ینسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولاد ذھن ولا یناتین ببھتان یتفرینہ بنین ایدیہن وازجلھن ولا یغصینک فی مغرؤف فبایعنھن واستغفرلھن اللہ ان اللہ غفور رحیم۔ (ممتحنہ - ۱۳)

ترجمہ: اے نبی جب تیرے پاس عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو نہیں قرار دیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ ہی زنا کریں گی اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان کی بیعت لے لیا کرو اور ان کیلئے استغفار کیا کرو اللہ بہت بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَا أَبُو اذْرِيسَ عَابِدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِدًا بَذْرًا وَهُوَ أَخَذَ الثَّعْبَاءَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تُزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَغْصُوا فِي مَغْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں یہ عبادہ وہ ہیں جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور عقبہ کی رات ایک نقیب تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کے ارد گرد صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی کہ تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا، نہ کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے اس عہد کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور دنیا میں اسے اس کی سزا مل جائے تو اس کا کفارہ بن جائے گی اور اگر کوئی غلط کاموں میں مبتلا ہو اور خدا اس کا پردہ رکھ لے تو وہ اللہ کے سپرد ہو گیا چاہے تو آخرت میں عذاب دے چاہے معاف فرمادے پھر ہم نے ان

باتوں پر آپ سے بیعت کر لی۔ (بخاری کتاب الایمان)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(بخاری کتاب مواقیف الصلوۃ باب فیہ علی اقام الصلوۃ)  
ترجمہ: جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، اور ہر مسلمان سے خیر خواہی پر بیعت کی تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلْقِنَا فِينَا اسْتَطْعَمْتُمْ۔ (ابوداؤد)

ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر اور آپ ہم کو تعلیم کرتے تھے کہ یہ بھی کہو کہ جہاں تک کہ ہم کو طاقت ہے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَالَتْ مَامَسَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَاعْطَتْهُ قَالَ أَذْهَنِي فَقَدْ بَايَعْتُكَ۔

احمد بن صالح، وہب، مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے کس طرح بیعت کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی اجنبی عورت کو نہیں چھوا۔ البتہ عورت سے عہد لیتے جب وہ عہد دیتی تو آپ فرماتے جابیں تجھ سے بیعت لے چکا۔ (ابوداؤد)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کا مطلب

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میں نے پیشتر بذریعہ خط کے بیعت کی ہوئی ہے کیا وہی کافی ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ”ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بے چاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آباد ہوا ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے ایک شخص نے رو رو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اصل غرض وغایت کو نہ سمجھایا پروانہ کی تو اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض وغایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس رو برو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں سے چھپ گیا مگر انہوں نے آف تک نہ کی ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا مگر وہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پروانہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے وہ بڑے فاضل عالم اور محدث تھے۔

سنائے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض وغایت۔

بیعت کے سبب سے پہنچنے والی ادنیٰ ادنیٰ تکلیفوں کی پروا نہیں کرنی چاہئے

بعض لوگوں کے ہمارے پاس خطوط آتے ہیں کہ میں ایک مسجد کمالاں تھا آپ کی بیعت کرنے کی وجہ سے لوگ مجھ سے ناراض ہیں مخالفت کرتے ہیں غرض مجھے بیعت کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ حالانکہ اس آزادی اور امن کے زمانہ اور سلطنت میں ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہی کیا پہنچا سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ کسی نے زبان سے باقی صفحہ (29) پر ملاحظہ فرمائیں



فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افتراء ہو تا تو اس کے ہلاک کرنے کیلئے یہ فتویٰ (فتویٰ کفر- ناقل) کا ہتھیار بہت زبردست تھا لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۲۶ نئے افراد نے دنیا بھر میں احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی بیعت کے موقع پر تشریف لائے تو احباب جماعت پہلے ہی قطاروں میں تیار بیٹھے تھے۔ عالمی بیعت کی تقریب میں جلسہ گاہ میں ۲۵ زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا۔ اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے ۱۵۸ ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے عالمی بیعت سے قبل اس کا طریق کار انگریزی زبان میں بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ پڑھیں گے اور پھر احباب ان کو دوہرائیں گے۔ اس کے بعد ان الفاظ کا ترجمہ ۲۵ زبانوں میں دوہرایا جائے گا۔ ایڈیشنل وکیل العشیر مکرم عبد الماجد طارہ صاحب نے مختصر آیتاں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ ساتویں عالمی بیعت ۱۹۹۹ء کے موقع پر ایک کروڑ ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۲۶ افراد نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی ہے۔ ان کا تعلق ۱۰۴ ممالک کی ۲۳۱ قوموں سے ہے اور اس وقت ۲۵ زبانوں میں یہاں پر بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کر کے دوہرایا جائے گا۔

اس کے بعد سات نمائندگان نے دنیا بھر کی قوموں اور ممالک کی نمائندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کو پکڑا۔ پھر ان نمائندگان کے کندھوں پر دیگر احباب نے ہاتھ رکھ کر یہ رابطہ تمام احباب تک پہنچایا اور تمام احباب جماعت نے جو یہاں موجود تھے ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ ملا لیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ ادا فرمائے۔ جس کو احباب نے دوہرایا اس کے بعد ۲۵ زبانوں میں بیعت کے الفاظ کے ترجمہ کی آوازیں یک وقت بلند ہوئیں۔ یہ ایک عجیب حیران کن نظارہ تھا اور ایک خاص روحانی جذب اور لطف لئے ہوئے تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ نہایت درجہ سوز اور رقت سے ادا فرما رہے تھے اور یہی کیفیت موجود ۲۰ ہزار کے مجمع پر اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا بھر کے ایک کروڑ سے زائد نئے ممالک اور پہلے سے کروڑوں احمدی احباب پر طاری تھی۔ بیعت کے الفاظ کے بعد حضور نے فرمایا اب ہم سجدہ شکر ادا کریں گے اس کیلئے کسی سمت کی ضرورت نہیں جو جہاں بیٹھا ہے وہیں سجدہ کر لے اس کے بعد تمام احباب نے سجدہ شکر ادا کیا اور اس طرح عالمی بیعت ۱۹۹۹ء کی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

باقی صفحہ (۴) کالم (۳-۴) پر ملاحظہ فرمائیں

## زندہ دین - اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدایا یہی ہے  
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے  
مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بتایا  
اب آسمان کے نیچے دین خدا یہی ہے  
باطن سے ہیں جن کے اس دیں سے ہیں وہ منکر  
پر اے اندھیرے والو دل کا دیا یہی ہے  
دنیا کی سب دکانیں ہیں ہم نے دیکھی بھالیں  
آخر ہوا یہ ثابت دار الشفا یہی ہے

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے  
ہر طرف میں نے دیکھا استاں ہرا یہی ہے  
دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت  
پی لو تم اس کو یارو! آپ بقا یہی ہے  
اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج  
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم س ۵۴ درمیں اردو)

ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے... اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی“

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

”... میں انفس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اوّل مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فتویٰ کفر جو دوبارہ میرے خلاف تجویز ہوا اسے ہندوستان کے تمام بڑے شہروں میں پھرایا گیا۔ اور دوسو کے قریب مولویوں اور مشائحوں کی گواہیاں اور مہر اس پر کرائی گئیں... ان لوگوں نے اپنے خیال میں سمجھ لیا کہ بس یہ ہتھیار اب سلسلہ کو ختم کر دے گا۔ اور فی الحقیقت اگر یہ سلسلہ انسانی منصوبہ اور افتراء ہو تا تو اس کے ہلاک کرنے کیلئے یہ فتویٰ کا ہتھیار بہت ہی زبردست تھا لیکن اس کو خدا تعالیٰ نے قائم کیا تھا۔ پھر وہ مخالفوں کی مخالفت اور عداوت سے کیونکر مر سکتا تھا۔ جس قدر مخالفت میں شدت ہوتی گئی اسی قدر اس سلسلہ کی عظمت اور عزت دلوں میں جڑ پکڑتی گئی۔ اور آج میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ جب میں اس شہر میں آیا اور یہاں سے گیا تو صرف چند آدمی میرے ساتھ تھے اور میری جماعت کی تعداد نہایت ہی قلیل تھی اور یا اب وہ وقت ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک کثیر جماعت میرے ساتھ ہے اور جماعت کی تعداد تین لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور یقیناً کروڑوں تک پہنچے گی“۔ (لیکچر لدھیانہ - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۹-۲۵۰)

”اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق دے“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۷ اگست ۱۹۹۸ء کے موقع پر فرمایا: ”اب جبکہ ہم ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں میں داخل ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ پچاس لاکھ پر ہمارا قدم رکنا نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں اور پوری طرح اُپس سے میں اس بارہ میں منصوبہ بنا کر جماعت کے سربراہوں سے جو مختلف ملکوں سے آئے ہیں گفتگو کر چکا ہوں۔ ہرگز بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اگلی دفعہ ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جب ہم ایک کروڑ ہو جائیں گے، جیسا کہ مجھے بھاری امید ہے ہم کو شش ضرور کریں گے انشاء اللہ، تو اس صورت میں اگلے سال کے دو کروڑ نہ بھولیں۔ اس طرح اگر یہ سلسلہ بڑھے تو چند سالوں میں تمام دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہوگی۔ اور یہ منصوبہ وہ ہے کہ محض خوش فہمی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ قرآنی تعلیمات پر مبنی ہے اور ان تعلیمات پر عملدرآمد کے نتیجے میں جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں اور صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دُعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے اور اب تک کامیرا یہی تجربہ ہے اس نے کبھی بھی ہمیں مایوس نہیں کیا۔“

پس پہلے تو ایمان اور یقین دلوں میں پیدا کریں۔ اگر آپ کو یقین ہی نہیں ہو گا کہ یہ باتیں ممکن ہیں تو یقین سے جو توکل پیدا ہوتا ہے وہ بھی نہیں ہو گا۔ کامل یقین اور اس کے نتیجے میں توکل۔ توکل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ذمہ داری خود قبول فرمالیتا ہے۔ کہ میرے عاجز، بے کس بندوں نے مجھ پر توکل کیا ہے تو میں ان کی توقعات پوری نہیں کروں گا!!؟...

... حالات سنگین ہو رہے ہیں اور یہ خطرہ درپیش ہے کہ تیزی سے اور زیادہ سنگین ہو جائیں۔ لیکن ایک بات میں آپ کو یاد دلادیتا ہوں کہ حالات سنگین ہو بھی جائیں تو نتیجۃ انشاء اللہ وہ جماعت کے حق میں ہو گئے۔ جو بھی نتیجہ اللہ کے علم میں ہے وہ نکلے گا مگر اس بارے میں مجھے ادنیٰ بھی شک نہیں کہ تبدیل ہوتے ہوئے حالات کا آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا آخری نتیجہ ملاں کے خلاف ہو گا اور میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ ملاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا منہ نہیں دیکھے گا۔“

(الفضل انٹرنیشنل ۲۵ ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز ساتویں عالمی بیعت کا انعقاد

۱۰۴ ممالک کی ۲۳۱ قوموں کے ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۲۰ ہزار

نئے افراد نے اس سال جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعزاز پایا

ساتویں عالمی بیعت یکم اگست ۱۹۹۹ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۴ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن منعقد ہوئی۔ اس موقع پر اعلان کیا گیا کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ ۲۰ ہزار

## حضرت امام مہدی علیہ السلام کی نومبا تعین کو پاک نصائح

### نومبا تعین کو نصائح

۲۰ مئی ۱۹۰۴ء بمقام گورداسپور بعد نماز عصر حیدر آباد دکن کے چند احباب نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد تقریر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

”آپ نے جو مجھ سے آج تعلق بیعت کیا ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ کچھ بطور نصیحت چند الفاظ تمہیں کہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ پر ایمان رکھے اور پھر قرآن کریم پر غور کرے کہ خدا تعالیٰ نے کیا کچھ قرآن مجید میں فرمایا ہے تو وہ شخص دیوانہ وار دنیا کو چھوڑ خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ یہ بالکل سچ کہا گیا ہے کہ دنیا روزے چند عاقبت با خداوند۔ اب خدا تعالیٰ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف آنا چاہتا ہے اور فی الواقعہ اس کا دل ایسا نہیں کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل سزا ٹھہرتا ہے ہم اس دنیا میں دیکھتے ہیں کہ اس کے مقاصد حاصل کرنے کیلئے جب تک کافی حصہ اپنا ان کی طلب میں خرچ نہ کر دیں۔ وہ مقاصد حاصل ہونے ناممکن ہیں۔ مثلاً اگر طبیب ایک دوائی اور اس کی ایک مقدار مقرر کر دے اور ایک بیمار وہ مقدار دوائی کی تو نہیں کھاتا بلکہ تھوڑا حصہ اس دوائی کا استعمال کرتا ہے تو اس کو کیا فائدہ اس سے ہوگا۔ ایک شخص پیاسا ہے تو ممکن نہیں کہ ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس دور ہو سکے۔ اسی طرح جو شخص بھوکا ہے وہ ایک لقمہ سے سیر نہیں ہو سکتا اسی طرح خدا تعالیٰ یا اس کے رسول پر زبانی ایمان لے آنا یا ایک ظاہری رسم کے طور پر بیعت کر لینا بالکل بیسود ہے۔ جب تک انسان پوری طاقت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ نفس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ انسان پورے طور پر وہ حصہ لے جو روحانی زندگی کیلئے ضروری ہے۔ صرف یہ خیال کہ میں مسلمان ہوں کافی نہیں۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَحْسِبِ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (العنکبوت: ۳) یعنی کیا انسانوں نے

گمان کر لیا ہے کہ ہم آمانی کہہ کر چھٹکارا پالیں گے اور کیا وہ آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے کہ یہ آزمائش اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا ایمان لانے والے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں۔ آج کل اس زمانہ میں جب لوگ خدا تعالیٰ کی راہ کو اپنے مصالح کے خلاف پاتے ہیں یا بعض جگہ حکام سے ان کو کچھ خطرہ ہوتا ہے تو وہ خدا کی راہ سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ فی الواقعہ خدا تعالیٰ احکم الحاکمین ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ بہت دشوار گزار ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کھال اپنے ہاتھ سے نہ اتار لے تب تک وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک بھی ایک بے وفانہ کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا وہ کبھی قبولیت نہیں پاتا۔ اسی طرح جناب الہی میں وہ شخص پرلے درجہ کا بے ادب ہے جو چند روزہ دنیوی منافع پر نگاہ رکھ کر خدا تعالیٰ کو چھوڑتا ہے۔

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کیلئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے۔ وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اُس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر مومن کیلئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السموات والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔ از۔ ملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۸-۳۹

### وفات مسیح کا ذکر

اور ہمارے مسائل۔ سو وہ بھی بالکل صاف ہیں۔ مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت فَلَمَّا تَوْفَّيْتَنِیْ كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِیْبُ عَلَیْهِمْ (المائدہ: ۱۱۸) اس میں ایک جواب اور ایک سوال

ہے۔ اب ایک طرف قول خدا اور دوسری طرف روایت رسول اکرم ﷺ سے وفات مسیح اور ان کا دوبارہ دنیا میں واپس نہ آنا قطعی ثابت ہو گیا۔ اب بھی یہ لوگ اگر عقیدہ حیات مسیح سے باز نہ آویں تو یہی سمجھا جاوے گا کہ سچی ہدایت اور سعادت صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

### آنیوالا مسیح امتی ہوگا

#### اور دیگر نشانات

رہا یہ کہ آنے والا کون ہے؟ اس کا فیصلہ بھی قرآن و حدیث نے کر دیا ہے۔ سورہ نور نے صاف طور پر بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے خلفاء اس امت میں سے ہوں گے۔ بخاری اور مسلم کا بھی یہی مذہب ہے کہ آنے والا مسیح اس امت میں سے ہوگا۔ اب ایک طرف قرآن و حدیث بنی اسرائیلی مسیح کی موت اور دوبارہ نہ آنے کو بیان کرتے ہیں۔ دوسری طرف یہی قرآن و حدیث آنے والے مسیح کو اسی امت میں سے ٹھہراتے ہیں تو پھر اب انتظار کس بات کا ہے؟

اب علامات کو بھی دیکھ لیا جاوے۔ صدی کے سر پر مجدد کا آنا سب نے تسلیم کیا ہے اور یہ بھی مانا ہے کہ مسیح بطور مجدد صدی کے سر پر آئے گا۔ صدی میں سے بانئیں (اب تو چودھویں صدی پوری ختم ہو کر پندرہویں صدی میں سے بھی ۲۰ سال گزر رہے ہیں ناقل) سال گزر گئے اور اس وقت تک مجدد نظر نہ آیا۔ آخر اس صدی کے سر پر جس مجدد نے آنا تھا وہ کہاں ہے؟

### کسوف و خسوف کا نشان

مہدی کا نشان کسوف و خسوف تھا جو رمضان میں ہونا تھا اس کسوف و خسوف پر بھی آٹھ (اب تو اس نشان پر ۱۰۳ سال گزر چکے ہیں۔ ناقل) سال گزر گئے۔ مہدی نہ آیا۔ اگر یہ کہا جاوے کہ نشان تو ہو گیا لیکن صاحب نشان بعد میں آوے گا تو یہ عقیدہ بڑا فاسد ہے اور قسم قسم کے فسادات کی بناء ہے۔ اگر ایک زمانہ کے بعد اکٹھے بیس انسان مہدویت کے مدعی ہو جاویں تو پھر ان میں کون کون فیصلہ کرے گا؟ ضرور ہے کہ صاحب نشان نشان کے ساتھ ہو۔ یہ لوگ ممبروں پر چڑھ کر صدی کے سرے کو اور کسوف و خسوف کو یاد کیا کرتے اور روتے تھے۔ لیکن جب وہ وقت آیا تو یہی لوگ دشمن بن گئے۔ حدیث کے مطابق تمام نشان واقعہ ہو گئے لیکن یہ لوگ اپنی ضد سے باز نہیں آتے۔ کسوف و خسوف کا عظیم الشان نشان ظاہر ہو گیا لیکن خدا تعالیٰ کے اس نشان کی قدر نہ کی گئی۔

### طاعون کا نشان

اسی طرح کل انبیاء کی کتب سابقہ اور قرآن

ہے۔ خدا تعالیٰ مسیح علیہ السلام سے پوچھے گا کہ کیا تو نے لوگوں کو ایسی تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لیتا تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ بار خدا یا جب تک میں زندہ رہا اور ان میں رہا میں نے تو ان کو ایسی تعلیم نہیں دی۔ البتہ تو نے جب مجھ کو مار دیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا مجھے کوئی علم نہیں کہ میرے پیچھے انہوں نے کیا کیا۔ یہ کیسی موٹی بات ہے کہ خود مسیح اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر عیسائی بگڑے تو میری وفات کے بعد بگڑے جب تک میں ان میں زندہ رہا تب تک وہ صحیح عقیدہ پر قائم تھے۔ اب اگر عیسائی بگڑ گئے ہیں تو بالضرور مسیح مر چکا ہے اور اگر مسیح آج تک نہیں مرا تو عیسائی بھی نہیں بگڑے اور اگر عیسائی نہیں بگڑے تو بالضرور عقیدہ الوہیت مسیح بھی درست ہے۔ پھر مسیح کا یہ کہہ دینا کہ مجھے تو ان کے بگڑنے کا علم نہیں جیسے کہ اسی آیت سے پایا جاتا ہے کیا یہ جواب ان کا جھوٹا نہیں ہوگا۔ اگر ان کا دوبارہ دنیا میں آنا درست ہے کیونکہ سوال و جواب قیامت کو ہوگا۔ اور اگر انہوں نے دوبارہ دنیا میں آکر چالیس سال رہنا ہے اور عیسائیوں اور کفار کو قتل کر کے اسلام کو پھیلانا ہے تو بالضرور انہوں نے عیسائیوں کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ لیا ہے اور اس بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ کر وہ دوبارہ اس دنیا سے تشریف لے جاویں گے تو پھر حضرت مسیح کا یہ جواب دینا خدا کے حضور میں دروغ بیانی ہے۔ کیا وہ احکم الحاکمین نہ کہے گا کہ تو دوبارہ دنیا میں گیا اور تو نے دیکھ لیا کہ تیری امت بگڑ چکی تھی۔ ایک مجازی حاکم کے آگے غلط بیانی دروغ حلفی کے جرم کا خطرناک ارتکاب ہے۔ چہ جائیکہ ایک عالم الغیب حاکم کی جناب میں ایسی دروغ بیانی کی جاوے تو گویا اس آیت نے بڑی صفائی کے ساتھ ایک طرف مسیح کی وفات کو ثابت کر دیا اور دوسری طرف ان کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا بطلان کر دیا۔ اس کے مقابل جب ہم حدیثوں پر غور کرتے ہیں تو وہاں سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ حضرت رسالت مآب نے فرمایا اور یہ متحقق علیہ حدیث ہے کہ میں نے حضرت مسیح کو حضرت یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ حضرت یحییٰ کا مرجانا اور ان کا اس جماعت میں داخل ہونا جن کی قبض روح ہو چکی ہے ثابت شدہ امر ہے۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مسیح بلا قبض روح و انتقال کرنے کے ایک ایسے شخص کا جلس ہو جو دنیا سے مرچکا



حدیث میں ایک اور بلا کی طرف اشارہ تھا جو کسوف و خسوف کے آسمانی نشان کے بعد آنے والی تھی اور وہ طاعون ہے۔ جو وہ بھی مسیح کے زمانہ سے وابستہ تھی۔ یہ ایک خطرناک مصیبت ہے جس کی طرف ہر ایک اولوالعزم نبی نے بالتصريح یا بالا جمال اشارہ کیا ہے طاعون آگئی۔ لاکھوں انسان تباہ ہو گئے۔ اور نہ معلوم کب تک اس کی تباہی چلتی رہے گی۔ لیکن جس موعود کے زمانہ کی شناخت کا یہ نشان ہے اسے اب تک ان لوگوں نے نہ پہچانا۔ اسی طرح زمین و آسمان نے شہادت دی۔ لیکن ان شہادتوں کو ردی سمجھا گیا۔ خدا غیور ہے اور وہ اپنی غیرت دکھائے گا۔ ایک مجازی حاکم عدول حکمی پسند نہیں کرتا تو وہ احکم الحاکمین غیور خدا کب اس عدول حکمی کو بلا سزا چھوڑے گا۔

## نئی سواری کا نشان

ایک اور نشان اس زمانہ کا وہ نئی سواری تھی جس نے اونٹوں کو بیکار کر دینا تھا قرآن نے واذا الْعُشُورُ غُطِّلَتْ (التکویر: ۵) (جب اونٹنیاں بے کار ہو جاویں گی) کہہ کر اس زمانہ کا پتہ بتلایا۔ حدیث نے مسیح کے نشان میں یوں کہا لیتُرکن القلاص فلا یسعی علیہا۔ پھر یہ نشان لیا پورا نہ ہوا؟ حتیٰ کہ اس سرزمین میں بھی جہاں آج تک اونٹنی کی سواری تھی اور بغیر اونٹنیوں کے گزارہ نہ تھا۔ وہاں بھی اس سواری کا انتظام ہو گیا ہے اور چند سالوں میں اونٹوں کی سواری کا نام و نشان نہیں ملے گا۔ اونٹنیاں بیکار ہو گئیں۔ مقرر کردہ نشان پورے ہو گئے لیکن جس کا یہ نشان تھا وہ پہچانا نہ گیا۔ کیا یہ امور بھی میرے اختیار میں تھے کہ ایک طرف تو میں دعویٰ کروں اور دوسری طرف یہ نشان پورے ہوتے جاویں۔ کیا آسمانی نظام پر بھی میرا دخل ہے جو کسوف و خسوف موعود کو پیدا کر لیتا؟ یا میرے ہاتھ کوئی ایسے مواد ہیں جن سے زمین پر موعود طاعون پیدا ہو گئی؟ یا حج کا روکنا جو یہ بھی مسیح کا نشان تھا کیا یہ بھی میرے اشارہ سے ہوا؟ اسی طرح بیسیوں نشان زمانہ مسیح کے ساتھ وابستہ تھے۔ وہ سب پورے ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے کوئی حجت کو ان پر پورا نہیں کیا لیکن ان کا انکار ابھی اسی طرح ہے اصل بات یہ ہے کہ زمانہ میں دہریت پھیلی ہوئی ہے جو خفیہ خفیہ سب دلوں پر اثر کر رہی ہے۔ خشیت الہی دن بدن مفقود ہو رہی ہے۔ کان رکھتے ہیں پر سن نہیں سکتے۔ آنکھیں رکھتے ہیں پر نہیں دیکھتے۔ دل رکھتے ہیں پر نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ انکار ہے والا معاملہ تو بہت ہی صاف تھا۔ میری کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس قدر اتمام حجت کی گئی ہے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔ خدا تعالیٰ نے قوی دلائل سے ان کا رگ دریشہ کاٹ دیا

ہے لیکن یہ نہیں دیکھتے۔

## شناخت مامور کے تین طریق

ایک مامور کی شناخت کے تین طریق ہیں۔ نقل۔ عقل۔ تائیدات سماوی۔ اب دیکھنا چاہئے کہ ایہ تینوں امور اس سلسلہ کے مؤید ہیں۔ دانیال اور اوگیر انبیاء نے تو اس کے آنے کا زمانہ مقرر کر دیا ہے حتیٰ کہ صدی اور سال بھی مقرر کر دیا ہے۔ تمام عیسائیوں میں ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی ہے کیونکہ کتب سابقہ کے مطابق مسیح کی آمد کا وقت آچکا ہے۔ اور مسیح ابھی تک آیا نہیں۔ اس لئے بعض علماء اخیر مجبور ہو کر اس طرف گئے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی سے مراد کلیسیا کی ترقی ہے جو ہو چکی ہے۔ (از۔ ریویو) البدر جلد ۳۰ نمبر ۳۰ صفحہ ۳۰۳ مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۰۳ء)

اسی طرح ہماری کتب کے مطابق بھی بخت مسیح کا یہی زمانہ ہے حج اکرامہ والے نے لکھا ہے کہ کل اہل کشف اسی طرف گئے ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کیلئے چودھویں صدی مقرر ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسی زمانہ کیلئے اُسے چراغ الدین کہا ہے۔ غرض کہ ہر ایک بزرگ نے جو زمانہ مقرر کیا ہے وہ چودھویں صدی سے آگے نہیں گیا۔ اگرچہ ان میں کچھ اختلاف ہے چودھویں صدی میں لطیف اشارہ اس طرف تھا کہ دین اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح اس زمانہ میں چمک اٹھے گا۔ جس طرح چاند کا کمال چودھویں رات کو ہوتا ہے اسی طرح اسلام کا کمال کل دنیا میں چودھویں صدی میں ظاہر ہو گا۔ تیرہویں صدی کی تاریکی ان لوگوں میں ضرب المثل ہے بعض کہتے ہیں کہ اس صدی کے علماء سے بھیڑیوں نے بھی نجات مانگی تھی۔ یہ لوگ چودھویں صدی کے منتظر تھے لیکن جب صدی آگئی تو اپنی بد بختی کے باعث انکار کر گئے۔

عقل کے نزدیک بھی زمانہ مسیح کا یہی معلوم ہوتا ہے۔ اسلام اس قدر کمزور ہو گیا ہے کہ ایک وقت ایک شخص کے مرتد ہو جانے پر اس میں شور مچاتا تھا۔ لیکن اب لاکھوں مرتد ہو گئے۔ رات دن مخالفت اسلام میں کتب تصنیف ہو رہی ہیں۔ اسلام کی بیچنی کے واسطے طرح طرح کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ عقل پسند نہیں کرتی کہ جس خدا نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَخَافِظُوْنَ (الحجر) کا وعدہ دیا ہے وہ اس وقت اسلام کی حفاظت نہ کرے اور خاموش رہے۔ یہ زمانہ کس قسم کی مصیبت کا زمانہ ہے کہ شرفاء کی اولاد دشمن اسلام ہو کر گرجاؤں میں چلے گئے اور کھلے طور پر رسول اکرم ﷺ کی توہین ہو رہی ہے۔ ہر ایک قسم کی گالی اور سب و شتم میں ان کو یاد کیا جاتا ہے۔ ان تمام امور کو بہ ہیئت مجموعی اگر دیکھا جائے تو عقل

کہتی ہے کہ یہی وقت خدا تعالیٰ کی تائید کا ہے اور میں تم کو سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو اسلام برباد ہو چکا تھا۔ سو خدا تعالیٰ کے وجود کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور عین مصیبت کے وقت اسلام کو سمجھالا۔ تائیدات سماوی اگر دیکھی جاویں تو یہاں بھی ایک بڑا خزانہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہزار ہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے اگر میں ان تمام نشانوں کو جمع کروں جو ہر روز میں اور میرے ساتھ رہنے والے دیکھتے ہیں تو ان کی تعداد لاکھ کے قریب ہو جاتی ہے قطع نظر اس کے صرف براہین احمدیہ کے بعض الہامات کو دیکھا جاوے۔ چوبیس برس ہوئے کہ یہ کتاب تصنیف ہوئی جو اس وقت مکہ مدینہ مصر۔ بخارا۔ لندن۔ اور ایسا ہی ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں پہنچ گئی۔ کئی ایک پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے گھروں میں پہنچ گئی۔ اب اس کتاب میں مثلاً لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے ارشاد ہے کہ اس وقت تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں لیکن ایک وقت آئے گا کہ لوگ تیرے پاس دور دور سے آئیں گے۔ (یانتون من کل فج عمیق) تو لوگوں میں پہچانا جاوے گا اور تیری شہرت کی جاوے گی۔ تیری امداد اور تائید کو دور دور سے لوگ آویں گے۔ پھر کہا کہ لوگ کثرت سے آویں گے اور تو ان سے نرمی اور اخلاق سے پیش آنا۔ ان کی ملاقات سے مت گھبرانا (وَلَا تُصَعِّرْ لِحَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تُسْنَمُ مِنَ النَّاسِ) پھر آخر کار فرمایا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَانْتَهَى اَمْرُ الزَّمَانِ الْيَنَّا. اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ یعنی جب خدا تعالیٰ کی فتح اور نصرت آوے گی اور زمانہ کا امر ہماری طرف منتہی ہو گا تو اس وقت کہا جاوے گا کہ کیا یہ سلسلہ حق نہیں؟ اب لاہور اور امرتسر کے لوگ اور ایسا ہی پنجاب کے لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ براہین کی اشاعت کے وقت مجھے کوئی جانتا نہیں تھا حتیٰ کہ قادیان میں بہت کم لوگ ہوں گے۔ جو مجھے پہچانتے ہوں گے پھر یہ امور کس طرح پورے ہو رہے ہیں۔ اگرچہ یہ پیشگوئیاں بدرجہ اتم ابھی پوری نہیں ہوئیں لیکن جس قدر الہامات کا ظہور ہو رہا ہے وہ طالب حق کے لئے کافی ہے۔ اب کیا یہ میری بناوٹ ہے کہ ایک انسان آج سے چوبیس سال پہلے آج کل کے واقعات کا نقشہ کھینچ سکتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ہزار ہا مخلوق کا مرجع ہو گا۔ خصوصاً جبکہ ایک مدت تک ان امور کا ظہور نہ ہوا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ امور کسی فراست کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ ان امور کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں کہ جس قدر نشانات خدا تعالیٰ نے میری تائید میں ظاہر کئے وہ اپنی تعداد اور شوکت میں ایسے ہیں کہ

بجز حضرت نبی اکرم ﷺ کل انبیاء و مرسلین سے ایسے ثابت نہیں ہوئے لیکن اس میں میرا کیا فخر ہے۔ یہ سب کچھ تو اس پاک نبی کی فضیلت ہے جس کی امت میں ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے۔

آپ نے جو مجھ سے بیعت کی ہے یہ تحریری کی طرح ہے چاہئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کی پروا نہیں رکھتا۔ دنیا ہر طرح مل جاتی ہے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہی مبارک ہے لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کی طرح ہے جو کبھی جی نصرت کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک نچ ہے جو آج بویا گیا اب اگر کوئی کسان صرف زمین میں تحریری پر ہی قناعت کرے اور پھل حاصل کرنے کے جو جو فرائض ہیں ان میں سے کوئی ادا نہ کرے۔ نہ زمین کو درست کرے۔ اور نہ آبپاشی کرے اور نہ موقع بہ موقع مناسب کھاد زمین میں ڈالے نہ کافی حفاظت کرے تو کیا وہ کسان کسی پھل کی امید کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کا کھیت بالضرورت تباہ اور خراب ہو گا۔ کھیت اسی کا رہے گا جو پورا زمیندار بنے گا۔ سوا ایک طرح کی تحریری آپ نے بھی آج کی ہے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کے مقدر میں کیا ہے لیکن خوش قسمت وہ ہے جو اس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کیلئے دعا کرتا رہے مثلاً نمازوں میں ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہئے۔

## نماز کے بعد دعا

میں دیکھتا ہوں کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ ان کی نماز میں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز میں ہی کرتے۔ شاید ان کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سر دست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کریں۔ اور وہ لذت اور حضور جو دعا کیلئے رکھا ہے۔ دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں۔ سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جو ش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو

نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔

تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں فرق کرو

بیعت کے تقاضوں کے متعلق احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

فرمودہ ۶ اگست ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶ ظہور ۸۷۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

شرائط پر بیعت کرتے ہو تم کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اور اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو گے، بہتان ترازی نہ کرو گے اور معروف بات میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے یہ عہد بیعت پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہے اور جس شخص سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہو اور اسے اسی دنیا میں سزا مل جائے تو یہی سزا اس کے لئے کفارہ ہوگی۔

یہ بہت ہی ایک امید کی روشنی پیدا کرنے والی حدیث ہے کہ گناہ کبار بھی اگر سرزد ہو چکے ہوں اور اسی دنیا میں ان کی سزا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ آخرت کی جزا کا کفارہ بن جائے گی۔ اور دوسرا فرمایا اگر اللہ تعالیٰ گناہ سرزد ہونے پر اس کی پردہ پوشی فرمائے اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے یعنی پردہ پوشی کے نتیجے میں ظاہری سزا دنیا کی جگہ ہنسائی وغیرہ تو اس کو نہیں ملتی لیکن پھر اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر رہتا ہے اس نے کیوں پردہ پوشی فرمائی، کیا اس کا حکم تھا اور آیا وہ قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا یا نہیں۔ چاہے تو اسے سزا دے، چاہے تو معاف فرمادے۔ عبادہ کہتے ہیں ہم نے انہی شرائط پر آپ کی بیعت کی تھی۔

ایک اور حدیث صحیح بخاری سے لی گئی ہے عبادہ بن صامت کی، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بیعت اس نکتے پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا پسند ہو۔ اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں کسی اہل امر سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی معاملے میں ان سے اختلاف نہیں کریں گے۔ بعض دفعہ اختلاف دینی اہم امور میں ہوا کرتا ہے۔ اس صورت میں جھگڑے کا ایک یہ معنی بھی لیا جاسکتا ہے کہ اگر وہ دین میں دخل اندازی کریں اور بنیادی امور میں تبدیلی چاہیں تو اس وقت مومن کا فرض ہے کہ وہ اللہ پر توکل کرے اور ان معنوں میں ایک جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ پس وہ جھگڑا آج کل مثلاً پاکستان میں بہت چل رہا ہے۔ وہ دین کی مبادیات میں دخل دیتے ہیں اور احمدیوں کو روکتے ہیں کہ تم نے یہ کام نہیں کرنا۔ اس معاملے میں احمدی جو ثابت قدم رہتا ہے اس کا حکومت سے ایک جھگڑا چل پڑتا ہے۔ تو یہاں جھگڑے کا مفہوم ان معنوں میں سمجھ لیں کہ اختلاف شروع ہو جاتا ہے مگر اس اختلاف میں مومن شرافت اور ادب کے پہلو کو نہیں چھوڑتا۔

چنانچہ اس کے معاً بعد فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ تو چونکہ اللہ کا معاملہ پڑ جائے گا تو اختلاف نہ ہونے کے باوجود پھر لاکھ ملامت کوئی کرے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

ایک حدیث صحیح بخاری کتاب الاحکام سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک ٹھہرائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ سب سے بڑی جو خوفناک سزا ایمان کی گئی ہے قیامت کے تصور میں وہ یہی سزا ہے۔ فرمایا کون ہیں وہ لوگ۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو اس کے استعمال سے روکے۔ پس اپنی ضرورت کا پانی رکھنا بنیادی ضرورت ہے اگر اس میں سے بھی کوئی حصہ

اشہد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔

الحمد لله رب العالمين۔ الرحمن الرحيم۔ ملك يوم الدين۔ إياك نعبد وإياك نستعين۔

أهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿إِنَّ الدِّينَ يُبَاقُونَكَ إِنَّمَا يُبَاقُونَ اللَّهَ. يَذَلُّهُ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ. فَمَنْ نَكَتْ فَإِنَّمَا يَنْكُتْ عَلَى نَفْسِهِ. فَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَمَنْ أَوْفَى بِهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (سورة الفتح آیت ۱۱)

یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

اسی تعلق میں دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَاقُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (سورة الفتح آیت ۱۹)۔ یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے وہ جانتا تھا جو ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اتاری اور انہیں فتح قریب عطا فرمائی۔

یہ عجیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک توار ہے کہ میں نے جو خطبات کا مضمون پرایوٹ سیکرٹری کو اس سے پہلے سے دے رکھا تھا اس میں جلسہ کے بعد شہداء کے خطبات کے بعد جو نیا سلسلہ خطبات کا شروع کرنا تھا وہ بیعت کے مضمون سے ہی ہونا تھا اور یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ عالمی بیعت کے بعد اس سے بہتر مضمون کا انتخاب ممکن نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں کہ وہ توار فرماتا چلا جاتا ہے اور مضمونوں کو آپس میں باندھتا چلا جاتا ہے۔

پہلی حدیث جو اس ضمن میں میں آپ کے سامنے پڑھ کر سنا ہوں وہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اقامۃ الصلوٰۃ، ایاء الزکوٰۃ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اللہ کی بیعت کی ہے۔ اقامت الصلوٰۃ تو قرآن کے آغاز ہی میں ہے ”يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ“ تو اقامت صلوٰۃ اور ایاء زکوٰۃ یہ تو قرآن کریم کے آغاز ہی کا حکم ہے اور جو لوگ واقعہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اللہ کی بیعت کی ہے۔ اقامت صلوٰۃ اور ایاء زکوٰۃ ہی دراصل مسلمان کی خیر خواہی کا سبق دیتے ہیں۔ اگر سچے معنوں میں اقامت صلوٰۃ اور ایاء زکوٰۃ ہو تو ہر مسلمان کی خیر خواہی اسی کے اندر شامل ہے اور اس پر غور کریں تو آپ کو بھی یہ نکتہ سمجھ آئے گا کہ واقعہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کا اقامت صلوٰۃ اور ایاء زکوٰۃ سے گہرا تعلق ہے۔

دوسری حدیث میں صحیح بخاری کتاب الاحکام باب بیعت النساء سے آپ کو پڑھ کر سنا ہوں۔ یہ بھی ایک پہلو سے تشریح طلب ہے جو میں بیان کر دوں گا ورنہ کوئی اس کا غلط معنی بھی لے سکتا ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے ابوہریرہ خولانی نے بتایا کہ انہوں نے عبادہ بن صامت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے ایک مجلس میں خطاب کر کے فرمایا کہ تم مجھ سے ان



ہوتا ہے تو وہ احسان کرنے والوں میں شمار ہوگا لیکن ضرورت سے پانی زائد ہوتے ہوئے دوسروں کو روکنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نگاہ نہیں فرمائے گا۔

دوسرا وہ شخص جو اپنی دنیا داری کی خاطر کسی امام کی بیعت کرے کہ اگر وہ اسے مطلوبہ چیز دے دے تو وہ اس کے ساتھ عہد بیعت نبھائے گا ورنہ اس سے بے وفائی کرے گا۔ اب یہ بھی ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ بعض لوگ یہ شرط کر دیتے ہیں کہ اگر بیعت ہوئی اور ہمارا الزکا ہو گیا، فلاں بیماری دور ہو گئی، فلاں قسم کے مسائل حل ہو گئے تو ہم عہد بیعت پہ قائم رہیں گے ورنہ توڑ دیں گے۔ یہ عہد بیعت ہوتا ہی نہیں۔ وہ تو کرنے سے پہلے ہی ٹوٹ چکا ہوتا ہے اور اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی رکھی ہے کہ اللہ انہیں قیامت کے دن پاک نہیں ٹھہرائے گا اور ان کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا، ان کی طرف رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

ایک اور حدیث ہے جس میں لفظ عصر جو ہے وہ ذرا سادہ میں لکھتا ہے، ایک الجھن پیدا کرتا ہے کہ عصر کا کیوں ذکر ہوا۔ فرمایا وہ شخص جو عصر کے بعد بازار میں کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے نکلے اور خلاف واقعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ مجھے اس چیز کی اس قدر قیمت مل رہی تھی حالانکہ اسے وہ قیمت نہ مل رہی ہو اور اس کی قسم پر اعتبار کرتے ہوئے کوئی اس سے مال خریدے۔ اب دن میں کسی وقت بھی کوئی جھوٹی قسم کھا کر کہے مجھے یہ قیمت مل رہی تھی تو وہ ایک قابل سرزنش فعل ہے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عصر کو کیوں فرمایا۔

در اصل یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب دن ڈھل چکا ہو اور خرید و فروخت کا وقت ہاتھ سے جا رہا ہو تو جلدی میں پھر لوگ سودے کر لیا کرتے ہیں اور اس میں پھر قسم کا اعتبار اٹھا لیتے ہیں۔ اب انگلستان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ جو شام کے وقت کے سودے ہوتے ہیں وہ افرا تفری میں کئے جاتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد پھر دوکانیں بند ہو جاتی ہیں۔ پس یہ مراد ہے کہ کوئی شخص اس مجبوری سے کہ دن ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے کسی شخص پر اعتبار کر بیٹھے اور اس قسم کا اعتبار کر لے تو چونکہ خدا کا نام لے کر اس نے یقین دلایا تھا اور خدا کے نام کے احترام میں وہ اس کی بات مان جائے تو یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو سودا کرنے والے شخص سے سرزد ہوا۔

ایک اور حدیث ہے یہ صحیح بخاری سے لی گئی ہے۔ حضرت محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا۔ یہ اعرابی مراد ہے جنگل کے خانہ بدوش قبائل سے تعلق رکھنے والے۔ اور عرض کی اسلام پر میری بیعت لے لیجئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اسلام پر اس کی بیعت لی۔ پھر اگلے دن وہ بخار میں مبتلا ہوا آیا۔ کہنے لگے مجھ سے عہد بیعت واپس لے لیجئے۔ اب یہ بھی ایک ابتلا ہوا کرتا ہے بعض دفعہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں دیکھا تم نے بیعت کی تھی تمہیں بخار چڑھ گیا یا بیعت کرنے کی نیت سے جانے لگے تھے تو بخار چڑھ گیا۔

رجسٹر روایات سے جو میں نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات بیان کی ہیں ان میں یہ ذکر ملتے ہیں کہیں۔ تو اس بے چارے کو بھی بیعت کے وقت بخار چڑھ گیا اور یہ اس پر ابتلاء آگیا۔ وہ سمجھا کہ بیعت کی وجہ سے بخار چڑھا ہے اس نے کہا میری بیعت واپس۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میں بیعت واپس نہیں کروں گا۔ مطلب یہ تھا کہ شاید ہوش بچلے اس بے چارے کو۔ کچھ عرصہ کے بعد بخار اڑے تو اس کو خیال آئے تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفقت تھی۔ فرمایا نہیں بیعت نہیں واپس کروں گا۔ پھر فرمایا مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے جو ناپاک چیزوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے اس میں آگے آزمائش ہوتی ہے اور اس میں ناپاک چیزیں جل جاتی ہیں۔

تو اس کا اس بخار والی حدیث سے ایک گہرا تعلق یہ ہے کہ وہ بھی آگ کی بھٹی میں جل رہا تھا اور اس ابتلاء میں اس کا اندرون گندہ جل رہا تھا لیکن اس بے چارے کو علم نہیں تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں ایک حیرت انگیز ارتباط پایا جاتا ہے۔ ایک بات دوسری کی طرف چلی جاتی ہے، دوسری تیسری کی طرف غرضیکہ عرفان کے چشمے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے منہ سے جاری ہیں۔ پھر فرمایا اسکی ناپاک چیزیں خالص ہو جاتی ہیں۔ جب بھٹی میں کوئی چیز جلتی ہے تو اس کی جو پاک چیزیں اس کے اندر ہیں اس میں سے گند نکل جاتا ہے اور وہ پاک و صاف ہوتی شروع ہو جاتی ہیں۔ سونے کو جب آگ میں جلاتے ہو تو دیکھیں اس کے ساتھ آلائشیں لگی ہوئی ہوں وہ مٹ جاتی ہیں اور جل جاتی ہیں۔ فرمایا کہ بعض دفعہ انسان کو جو اندرونی عذاب ملتا ہے اس کے

نتیجہ میں بھی اس کے خیالات پاک ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کو بار بار دیکھتا رہتا ہے اور پھر الٹ پلٹ کر اندرونی پاک اختیار کرنا چلا جاتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جس میں سے جو گزرتا ہے اسی کو علم ہے۔

ایک حدیث ہے صحیح بخاری کی۔ حاتم نے یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے سلمہ سے پوچھا حدیبیہ کے دن تم نے کس نکتہ پر آنحضرت ﷺ کی بیعت کی تھی۔ کہنے لگے موت پر۔ بہت بڑی بات ہے۔ بیعت کا خلاصہ یہ ہے کہ موت پر بیعت کی تھی۔ اس پر ایک جملہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ ”صحابہ تو بیعت ہی جان قربان کرنے کی کیا کرتے تھے۔“ جب جان ہی کسی اور کی ہو گئی تو پھر کیا شرطیں بیچ میں حائل رہ جائیں گی۔ سب کچھ اسی کا ہو گیا اور یہی بیعت کا خلاصہ ہے۔ جان اور مال اور عزت سب کچھ خدا کا ہو گیا۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات جلد دوم میں سے یہ ایک چھوٹا سا فقرہ بیان کرتا ہوں۔ ”ہم تو امر الہی سے بیعت کرتے ہیں۔“ یعنی ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے کہ ہاتھ بڑھائے اور لوگوں کی بیعت لے لے۔ اللہ کا حکم ہو اور اسے مجبور کرے کہ وہ بیعت لے تب وہ بیعت لیتا ہے۔ یہ سچے آسمانی امام کی نشانی ہے جو اس زمانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمانی امام مقرر ہوئے ہیں۔ فرمایا ”جیسا کہ ہم اشتہار میں بھی یہ الہام لکھ چکے ہیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُیَیُّعُوْنَکَ اِنَّمَا یُیَیُّعُوْنَ اللّٰہَ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۹۵)۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا احسان اس دنیا میں تاقیامت جاری رکھنے کے لئے از سر نو اس بات کو اٹھالیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں بظاہر آپ کی بیعت کی مگر درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیعت کی توفیق ملی۔ چنانچہ فقرہ جو ہے الہام کا وہ یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُیَیُّعُوْنَکَ اِنَّمَا یُیَیُّعُوْنَ اللّٰہَ یہ وہی فقرہ ہے، وہی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں بیان ہوئی ہے۔

ملفوظات جلد دوم میں صفحہ ۲۴۲ پر ہے ”بیعت کے معنی ہیں اپنے تئیں بیچ دینا اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت ہو جائے تو بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے۔“ بیعت ایک تو ظاہری بیعت ہے اور ایک اندرونی دل کی بیعت ہے اس کو سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ قلب محسوس کرتا ہے۔ ”انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت ہو جائے تو بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے۔“ کوئی اختیار ہی نہیں رہتا دل پر، کشاں کشاں خدا کے قدموں کی طرف آگے بڑھتا ہے۔ یہ بیعت کی حقیقت ہے۔ اگر یہ نہ پیدا ہو تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے گو ظاہری بیعت اس نے کر لی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”بیعت میں جانا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں ساتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونے میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۲)۔ اب اس استدلال کے ساتھ توجہ دلائی جا رہی ہے کہ تمہیں اپنی کس چیز کے تلف ہونے کا زیادہ احساس ہے۔ اگر ایمان کے تلف ہونے کا خطرہ ہے تو سب سے زیادہ حفاظت تم ایمان کی کرو گے۔

”اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے۔“ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ ایک انسان جب گناہوں میں ملوث رہتا ہے تو اس کو خیال بھی نہیں رہتا کہ وہ دراصل بتا ہے ان گناہوں میں اور کبھی خدا جگادے تو جگادے اور اسے ہوش آجائے ورنہ وہ اس کا وطن رہتا ہے اور اس کی زندگی پسند کرتا ہے اس سے باہر نکلنا پسند نہیں کرتا۔ جتنے وطنوں سے نکالے جاتے ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے تو گناہ سے نکلنے کا بھی یہی حال ہے ہمیشہ گناہ سے نکلنے کی کوشش میں ضرور تکلیف پہنچتی ہے۔

تو توبہ کے معنی یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنی پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن چھوڑنے میں تو اسے سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش، مسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھوڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے۔ پس حسرت سے انسان نگاہیں ڈالتا ہے دوسروں پر اور یہ بھول جاتا ہے کہ

NEVER BEFORE  
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

**Soniky**  
HAWAII

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd

34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-16



کبھی اس دنیا کو بھی اس طرح چھوڑ دے گا اور ہمیشہ کے لئے دوسرے ملک چلا جائے گا۔  
 ”معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس گنہگار کا نعم البدل عطا نہ فرمائے نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ جو سچی توبہ کر کے خدا کی طرف جاتے ہیں تو جن کو پہلے انسان پھول سمجھتا تھا ان سے علیحدگی کا جو دکھ اس کو پہنچانے کے بدلے اسے نئے ہمیشہ کھلے رہنے والے روحانی پھول عطا فرماتا ہے اور اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ کا یہی معنی ہے۔ وہ توبہ کر کے غریب بے کس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکیوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۲، مطبوعہ لندن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔“ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

”وہ لوگ بھی“ یہ غور طلب بات ہے۔ دراصل تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہی لوگ داخل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر میں داخل ہیں اور ظاہری طور پر جو گھروں میں رہتے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر اس جملے کا اطلاق طاعون کے زمانے سے بھی ہے اور اس وقت آپ کو نشان کے طور پر یہ خبر دی گئی تھی کہ جو کچھ تیرے گھر کی چار دیواری میں ہے اس میں سے کسی کو نقصان نہیں ہوگا۔ ایک چوہا بھی نہیں مارا جائے گا۔ پس یہ وہ ابتلاء ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا۔ لیکن ہمیشہ کی سچائی تو یہی ہے اور سب دنیا پر اطلاق پانے والی سچائی یہی ہے کہ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائط بیعت میں سچے طور پر داخل ہے وہ اس گھر میں داخل ہے۔

اب کیسے ممکن ہے کہ سارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری گھر میں اکٹھے ہو جائیں وہاں چند سو سے زیادہ کی تو گنجائش نہیں ہے لیکن اب تو معاملہ کروڑوں تک جا پہنچا ہے۔ پس عمومی اور دائمی اطلاق اس کا یہی ہے کہ جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے دروازے کھلے ہیں اور گھر کشادہ ہے اور ایسا کشادہ ہے جو کبھی تنگ نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر کی چار دیواری میں داخل ہونے کی کوشش کریں کیونکہ ”ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار۔“ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے اور یہی سچا دعویٰ ہے۔

مضمون بنارے ملتے جلتے ہیں مگر آپ غور کر کے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں حقیقتاً پوری تکرار نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی نیا نکتہ ایسا ضرور نکل آتا ہے کہ انسان کے لئے ایک اور معرفت کا سرچشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں:

”یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کار بند بھی ہو جائے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق سے نیچے نہیں جاتی ہر گز ہر گز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔“ یہ جو خشک لفاظی ہے اس کے مقابل پر سوز و گداز ہے، سچائی کی پہچان ہے۔ جب بیعت دل پر اثر کرتی ہے تو دل میں ایک گہرا سوز پیدا کرتی ہے اور جو دل میں سوز پیدا ہو وہ پھر آسمان تک اثر کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معر اور مبرا پاتا ہے اس میں آتر تاتے اور اپنا گھر بناتا ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۷)

اب یہ گھر کا مسئلہ بھی دو طرفہ ہے جو عمل ہونا چاہئے۔ پہلے یہ بیان ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کہ جو میرے گھر کی چار دیواری میں بستا ہے وہ امن میں ہے۔ مگر امن میں کیوں ہے اس لئے کہ جس کے گھر میں سوائے خدا کے کچھ نہیں رہتا خدا اس گھر میں رہتا ہے اور جس گھر میں خدا رہتا ہے وہ امن ہی امن ہے اس کو دنیا کا کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی تلوار کی نوک نہیں، کوئی نیزے کی انی نہیں جو اس پر اثر انداز ہو کیونکہ وہ حملہ خود خدا پر حملہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اسے روبرو زار و زرار۔ تو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے دل کو پاک و صاف کر لینا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار دیواری میں داخل ہو جانا یہ

اس لئے محفوظ مقام ہے کہ خدا تعالیٰ اس چار دیواری میں بستا ہے اور اس کی اور کوئی بھی وجہ نہیں۔ اب لوگوں کے قادیان آنے کی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جیسا کہ میں نے ذکر کر چکا ہوں اب تو بالکل ہی ناممکن ہو چکا ہے۔ اس زمانے میں ہزاروں کی بات ہو رہی تھی اب کروڑہا کی باتیں ہو رہی ہیں۔ ”ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بے چاروں کو ذہنی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آباد شوار ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی اصل غرض و غایت کو نہ سمجھایا پرواہ نہ کی اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کار بند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۰)

۱۸ اگست ۱۹۰۲ء کی شام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا اعظم بیگ کے پوتے مرزا احسن بیگ کو بیعت کے وقت یہ نصیحت فرمائی۔ ”بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے۔“ استخفاف یہ ہے کہ بہت بڑا کام کر رہے ہو اور جانتے نہیں تو گویا اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھ رہے ہو۔ ”بیعت بچہ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے کہ احباب رشتہ دار سب سے الگ ہونا پڑتا تھا۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

پھر فرماتے ہیں ”ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اسکا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا دل بناتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں، سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور لیکن جب خالص خدا ہی کا ہونا چاہو تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص نگہ رکھتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۵۰)

حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ کی ایک حفاظت عام ہے اس کے بغیر تو کوئی جانور، کوئی کڑا تک محفوظ نہیں وہ حفاظت رحمن کی حفاظت ہے۔ اور یہاں ایک حفاظت خاص مراد ہے جو واقعہ اس رحمن کے بندے بن چکے ہوں ان کو پھر اللہ تعالیٰ ایک خصوصی حفاظت کے سائے میں رکھتا ہے اور یہ تب نصیب ہوتا ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو جائے اور اس کا کوئی ریزہ بھی باقی نہ رہے اپنی نفسانیت کچھ نہ رہے سب کچھ خدا کا ہو چکا ہو۔

”اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہر گز غور نہ کرو۔ اگر دل ناپاک نہیں ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا۔ جب دل دور ہے، جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں تو یاد رکھو ایسے شخص کو دو ہر اعذاب ہو گا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۷۱)

اس لئے گناہ کبیرہ بھی اگر اس دنیا میں ہی ان کا احساس پیدا ہو چکا ہو تو وہ سب بخشے جاسکتے ہیں مگر توبہ کرنے والے کا دل سچا ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

”میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔“ اس دنیا میں ایک پیدائش تو ماں کے پیٹ سے ہوتی ہے اور ایک پیدائش اس وقت ہوتی ہے جب انسان سچے معنوں میں خدا تعالیٰ کا بندہ بنتا ہے گویا وہ اسی وقت پیدا ہوا ہے اور جیسے ماں کے پیٹ سے پیدائش کے وقت بچہ معصوم ہوتا ہے حقیقی معصومیت اس کو دوبارہ تب نصیب ہوتی ہے جبکہ وہ دوبارہ خدا کی خاطر ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ ”بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری

طالبان دُعا۔  
**آٹو ٹریڈرز**  
**AUTO TRADERS**  
 16 میگو لین کلکتہ 700001  
 دکان- 248-5222, 248-1652  
 243-0794 رہائش- 27-0471

**ارشاد نبوی**  
 خیر الزاد التقوی  
 سب سے بہتر زاد راہ تقوی ہے  
 (منجانب پچ)  
 رکن جماعت احمدیہ ممبئی



بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو بچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے بچی توبہ کرتا ہے غفور رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۱۲)

یہ دوسری زندگی ہے۔ یہ روح القدس سے ہمکناری کی زندگی ملتی ہے۔ فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ سے مراد یہ نہیں ہے کہ صرف ظاہری حفاظت کرتے ہیں۔ یہ حفاظت کرتے ہیں کہ ہر قسم کی گناہوں کی آلائش سے اس کو پاک ہی رہنے دیں اور شیطان کے حملوں سے اس کو بچاتے ہیں۔

فرمایا دیکھو ”مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا۔ مگر انہوں نے اف تک نہ کی۔ ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ اس کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جائے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جائے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ بڑے فاضل اور عالم اور محدث تھے“ محدث بھی تھے اور محدث بھی تھے۔ ”سنائے کہ جب ان کو پکڑ کے لے جانے لگے تو انہیں کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو، ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔“ ہو سکتا ہے ان کی محبت مجھے اپنی طرف کھینچ لے یا ان کا غم مجھے بے قرار کر دے۔ انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت۔“

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۲۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”میں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیعت کی ہے چند نصیحت آمیز کلمات کہنا چاہتا ہوں۔ یہ بیعت ختم ریزی ہے اعمال صالحہ کی۔“

پس عالمی بیعت میں شامل ہونے والے خصوصیت سے، غور سے اس بات کو سن لیں اور جو نہیں سن سکتے وہاں مبلغین اور معلمین اس بات کو آگے پہنچادیں۔ جو حاضر ہے وہ غائب کو پیغام پہنچا دے۔ ”یہ بیعت ختم ریزی ہے اعمال صالحہ کی۔“ اس بیعت کے نتیجے میں بیعت بویا جا رہا ہے نیک اعمال کا۔ ”جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یاد رخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ ختم بھی ضائع ہو جاوے گا۔“ کتنے ہیں کثرت سے جو آ رہے ہیں اگر ان کی حفاظت ہم نے نہ کی تو وہ ختم ضائع ہو جائے گا اس کا گناہ ہم پر بھی کچھ پڑے گا کہ ہم نے خدا کے نام پر کسی کو بلایا اور پھر اس کی پوری حفاظت نہ کر سکے۔

”یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا دے تو ترقی ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امداد الہی کی سخت ضرورت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری راہ میں انجام کار راہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح وہ دانہ ختم ریزی کا بدوں کوشش اور آپاشی کے بے برکت رہتا ہے بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدا یا ہماری مدد کر تو فضل الہی وارد نہیں ہو گا اور بغیر امداد الہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ اگر بیعت بویا کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے۔“

اگر بیعت بویا کر اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ پوری کوشش کریں اور پھر دعا کریں تو یہ سچے ایمان کا حاصل ہے پھر جو کچھ نصیب ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ فرمایا ایک کسان ”ایک تو سخت محنت اور قلبہ رانی کرتا ہے وہ تو ضرور زیادہ کامیاب ہو گا۔“ ”زیادہ کامیاب ہو گا“ میں لفظ ”زیادہ“ نے بعض استثناءات بھی پیش نظر رکھ لئے ہیں عام طور پر کامیاب ہوتے ہیں مگر بعض دفعہ نہیں بھی ہوتے۔ پس جو محنت کرتا رہتا ہے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ ”دوسرا کسان محنت نہیں کرتا تاہم اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے وہ شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کر سکے اور وہ ہمیشہ مفلس رہے گا اسی طرح دینی کام بھی ہیں انہی میں منافق، انہی میں نیک، انہی میں صالح، انہی میں ابدال، غوث اور قطب بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ پاتے ہیں اور بعض چالیس برس سے نماز پڑھتے ہیں مگر ہنوز روز

اول ہی ہے۔“

اچانک اگر یاد آئے تو اس وقت سمجھ آتی ہے کہ بعض دفعہ سالہا سال کی عبادتیں فرضی عبادتیں ہیں انسان اپنے ہی خیالات میں، اپنی ہی خواہشات میں، اپنی تمنائوں میں ڈوبا رہتا ہے اور خدا کے حضور وہ عبادتیں قبول نہیں ہوتیں۔ ”اور کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی تیس روزوں سے کوئی فائدہ محسوس نہیں کرتے۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں مگر ہمیں امداد نہیں ملتی اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں، سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں ایسے انسان بہائم یعنی جانوروں سے کم نہیں۔ ایسی نمازیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ویل لاتی ہیں۔“ ”وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ جو قرآن میں آتا ہے اس کی طرف اشارہ ہے کہ نمازیں پڑھ رہے اور نمازیں ہلاکت ہو تجھ پر، ہلاکت ہو تجھ پر کی آوازیں دے رہی ہیں۔ اگر نمازیں ہی جو کامیابی کا راز ہیں ہلاکت کا پیغام دے رہی ہوں تو انسان کے بچنے کی پھر کیا امید باقی رہتی ہے۔“

”نماز تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔ پس رسم اور رسمی عبادت ٹھیک نہیں۔ ہماری جماعت بھی اگر بیعت ہی رہے گی تو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ جو ردی رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو بڑھاتا نہیں۔ پس تقویٰ عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو۔ یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔ اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیا ہے اب ہمیں کیا غم ہے۔ ہدایت بھی ایک موت ہے۔ جو شخص یہ موت اپنے پروار و کرٹا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے اور یہی اصفیاء کا عقائد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ یعنی پہلے اپنے آپ کو درست کرو، اپنے امراض کو دور کرو، دوسروں کی فکر مت کرو۔ ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو۔“

بہت عظیم الشان معرفت کا نکتہ ہے۔ رات کو جب اور کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا، صرف خدا دیکھ رہا ہوتا ہے اس وقت اپنے آپ کو درست کرو گے تو دن کی روشنی میں تم ہدایت دینے کے مستحق ہو گے۔ اس وقت سب لوگ سن رہے ہوں گے۔ تو سچی ہدایت وہی دے سکتا ہے جس نے رات کو اپنی اصلاح کی۔ لوگوں کی نظروں سے چھپ کر اپنی اصلاح کی اور پھر دن دھاڑے مجبور ہو کر وہ ہدایت دینے کے لئے نکلا ہے۔ نہ کہ نفس کی بڑائی کی خاطر۔ ”ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو۔“

جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں کسی جگہ بھی کوئی ایسی تکرار نہیں کہ جو اس مضمون کو بے کار اور زائد بنادے۔ ہر تکرار کے اندر ایک ایسا نکتہ معرفت بیان ہوتا ہے جو ایک نیا چشمہ جاری کر دیتا ہے۔

”خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے۔ آمین۔“ (الحکم جلد ۸ نمبر ۲۹، ۳۸ صفحہ ۶ تا ۸ بتاریخ ۱۰/۱۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس پر اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کیونکہ اب ویسے بھی عین وقت ہو چکا ہے۔ اب انشاء اللہ نماز کی تیاری کرتے ہیں۔

علم الابدان کی دنیا کا ایک عظیم شاہکار

ہو میو پیٹھی یعنی علاج بالمثل

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر دئے گئے لیکچروں کا مجموعہ (صفحات 902)

..... ملنے کا پتہ .....

نظارت نشر و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

ٹیلی فون نمبر: 01872-70749 فیکس: 01872-70105

واقفین نو کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔  
☆ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔  
☆ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اذ پر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

543105

**STAR CHAPPALS**

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY, KANPUR-1. PIN 208001



# سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - داعی الی اللہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان

تقریر جلسہ سالانہ 1985ء

کریگا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صوابی باتوں میں اور لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں اور وہ اخلاق جو ملک سے مٹ چکے تھے وہ آپ کی ذات کے ذریعہ دوبارہ قائم ہو رہے ہیں اور آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی باتوں میں لوگوں کے مددگار رہتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو شرک کا تارک ہو کر عیسائی ہو گیا تھا اور صحف انبیاء سے واقف تھا۔ حضرت خدیجہؓ نے ورقہ بن نوفل کو مخاطب کر کے کہا بھائی ذرا اپنے اس بھائی کے بیٹے سے ایک بات تو سن لو۔ اس نے کہا کیا معاملہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ماجرا سنا دیا جب ورقہ ساری کیفیت سن چکا تو بولا۔

”یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ پر وحی لاتا تھا۔ اے کاش مجھ میں طاقت ہوتی۔“

اے کاش اس وقت میں زندہ رہوں جب تیری قوم تجھے وطن سے نکالے گی۔“

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا اَوْ مُخْرِجِيْ هُمْ كَيْفَ مِیْرَی قَوْمٌ مَّجْهٌ نَّکَالٌ دِیْگِی؟ ورقہ نے جواب میں کہا:

”ہاں کوئی رسول نہیں آیا کہ اس کے ساتھ اسکی قوم نے عداوت نہ کی ہو اور اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو میں تیری قوم کو بدد کرونگا۔“

مگر ورقہ کو یہ دن دیکھنے نصیب نہ ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ کچھ عرصہ کے وقفہ کے بعد جو بڑی کشمکش کی حالت میں آپ نے گزارا پھر ایک روز آپ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا زملونی زملونی۔ حضرت خدیجہؓ نے جلدی سے کپڑا اٹھا دیا اور آپ لیٹ گئے۔ آپ کا لیٹنا تھا کہ ایک پر جلال آواز آپ کے کانوں میں پڑی جس کے الفاظ یہ تھے۔

يَا يٰهَیْہَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَأَنْذِرْ۔ وَذَبِكَ فَكُنْزٌ وَنَبَا بِنَا فَكُنْزٌ۔ وَالرُّجُزُ فَاهْجُزْ۔

ترجمہ: اے چادر میں لیٹے ہوئے شخص! اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈر اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے قلب کو پاک و صاف کر اور بڑی سے پرہیز کر۔

اب آپ کی طبیعت میں یکسوئی اور اطمینان تھا۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کو حق کی طرف بلانا شروع کیا اور شرک کے خلاف اور توحید باری تعالیٰ کی تائید میں تعلیم دینے لگے۔ شروع شروع میں آپ نے اپنے مشن کا حکم کھلا اظہار نہیں فرمایا بلکہ نہایت خاموشی کے ساتھ تبلیغ کاروائی کی اور صرف اپنے ملنے والوں کے حلقہ تک اپنی تعلیم کو محدود رکھا۔ جیسا کہ ذکر گزر چکا ہے سب سے پہلے ایمان لانے والی حضرت خدیجہؓ تھیں۔ جنہوں نے پیغام سنتے ہی ایمان لانے کی سعادت پائی اور ایک لمحہ کیلئے بھی شک نہیں کیا۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اور بچوں میں حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت خدیجہؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ کے علاوہ ایسے جلیل القدر اور عالی مرتبہ اصحاب کو بھی ایمان کی دولت ملی جن کا شمار

کو زندگی کے ہر موڑ پر ایک نہایت کامیاب داعی الی اللہ کی شکل میں پاتے ہیں۔ آپ گھر میں ہیں یا باہر۔ مقام امن میں ہیں یا مقام جنگ میں دوستوں میں ہیں یا دشمنوں میں غرض کہیں بھی ہیں ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے فرض منصبی سے غافل نہیں ہوئے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود داعی الی اللہ کے بلند ترین مقام پر فائز تھے بلکہ اپنے شاگردوں میں بھی یہ روح پھونک دی تھی کہ وہ داعی الی اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے میں لذت اور فخر محسوس کرتے تھے۔ کتنا آسان ہے یہ لفظ مگر کتنا مشکل ہے یہ عمل! ہزاروں ہزار درود و سلام ہو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے اس راہ میں انوع و اقسام کی تکالیف برداشت کیں۔ گھر سے بے گھر ہوئے۔ لہو لہان ہوئے اور عزیز و اقارب نیز عزیز ترین ساتھیوں کو نہایت بے رحمانہ طریق پر قتل کیا گیا۔ غرض آپ کو آپ کے مشن سے روکنے کیلئے خوف و دلاچ کے ہر دو میدان آپ کے لئے ہموار کئے گئے مگر نہ خوف آپ کو جہش دے سکا اور نہ دلاچ آڑ بن سکی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند درخشاں پہلو پیش کئے جاتے ہیں جس سے آپ کے داعی الی اللہ کے ارفع مقام کی نشان دہی ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی خاموشی و خفیہ تبلیغ

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کے دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ کیا میں خدا تعالیٰ کی اتنی بڑی ذمہ داری ادا کر سکوں گا؟ گھبراہٹ اور اضطراب کی حالت میں جلدی جلدی گھر پہنچے اور حضرت خدیجہؓ سے فرمایا۔ زملونی زملونی۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو۔ مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو۔ حضرت خدیجہؓ نے سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کپڑا ڈال دیا جب ذرا اطمینان ہوا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا ماجرا سنایا۔ حضرت خدیجہؓ نے جو اپنے محبوب خاوند کی حالت سے خوب واقف تھیں جن الفاظ میں آپ کو تسلی دی وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ بلا شک و شبہ حضرت خدیجہؓ سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں اور پوری مومنانہ فراست کے ساتھ ان الفاظ میں آپ کو تسلی دی:

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِفُكَ اللّٰهُ اَنْدَا۔ اِنَّكَ لَتَقْصِلُ الرُّجْمَ وَ تَحْمِلُ الْكَلَّ وَ تَقْسِمُ الْعُدُوْمَ وَ تَقْرَعُ الضُّعْفَ وَ نَعِيْنُ عَلٰی نَوَاصِبِ الْحَقِّ۔ (بخاری باب مدعوں کی)

ترجمہ: نہیں ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا بلکہ آپ خوش ہوں۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں

حرا کے اندر عبادت الہی میں مصروف تھے کہ یکتوت آپ کے سامنے ایک غیر مانوس ہستی نمودار ہوئی۔ اس ربانی رسول نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا اِقْرَأْ کہ پڑھ یعنی لوگوں کو سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا اَنَا بِقَارِئٍ کہ میں تو نہیں پڑھ سکتا فرشتہ نے جب یہ جواب سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا اور اپنے سینے سے لگا کر بھیجا اور پھر چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ مگر جناب رسالت مآب کی طرف سے پھر وہی جواب تھا پھر فرشتہ نے پکڑا اور زور سے بھیجا اور پھر چھوڑ کر کہا اِقْرَأْ مگر دوسرے پھر انکار تھا اس پر ربانی رسول نے آپ کو تیسری دفعہ پکڑا اور زور سے بھیجا گویا اپنی انتہائی کوشش سے اس معانقہ کے ساتھ آپ کے قلب پر اثر ڈالتا تھا اور پھر چھوڑ کر کہا:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ (حق آیت ۶۲۳)

یہ وہ قرآنی ابتدائی آیات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں۔ ان کا مفہوم یہ ہے کہ تمام دنیا کو اپنے رب کے نام پر جس نے تجھ کو اور کل مخلوق کو پیدا کیا ہے پڑھ کر آسمانی پیغام سنا دے۔ وہ خدا جس نے انسان کو ایسے طور پر پیدا کیا ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ اور اسکی مخلوق کی محبت کا بیج پایا جاتا ہے۔ ہاں سب دنیا کو یہ پیغام سنا دے کہ تیرا رب جو سب سے زیادہ عزت والا ہے تیرے ساتھ ہوگا۔ وہ جس نے دنیا کو علوم سکھانے کے لئے قلم بنایا ہے اور انسان کو وہ کچھ سکھانے کے لئے آمادہ ہوا ہے جو اس سے پہلے انسان نہیں جانتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں ہی آپ کے فرائض اور آئندہ آنے والی ذمہ داریوں سے آپ کو اجمالاً آگاہ کیا اور آئندہ چل کر وَدَاعِيَا اِلٰی اللّٰهِ بِاَذْنِهِ وَ سِرًا جَا مُنْفِرًا کے الفاظ سے آپ کو داعی الی اللہ کے مقام پر فائز فرما کر آپ کے فرائض منصبی کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا اور پھر بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ارشاد ربانی کے ذریعہ آپ کے فریضہ تبلیغ کو آپ کی بعثت کی اصل غرض قرار دیدیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ ہمارے آقا و مطاع سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے داعی الی اللہ کے بلند ترین مقام پر فائز ہو کر ارشاد ربانی بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ کے فریضہ کو جس احسن رنگ میں سرانجام دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جب ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر غور و فکر کی نظر ڈالتے ہیں تو آپ

يَا يٰهَیْہَا النَّبِيُّ اِنَّا اَزْ سَلْنٰكَ شَهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيْرًا۔ وَ دَاعِيَا اِلٰی اللّٰهِ بِاَذْنِهِ وَ سِرًا جَا مُنْفِرًا۔ (جناب آیت ۲۶-۲۷)

يَا يٰهَیْہَا الرُّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ اِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ۔ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ۔ (آیت ۶۸)

حرف اول:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا میں گمراہی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی جیسا کہ قرآن حکیم نے بھی ظہر الفساد فی البر و البحر کے الفاظ میں ان حالات کا ذکر کیا ہے۔ ایسے حالات دیکھ کر جو شخص سب سے زیادہ درد مند ہوا اس کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ فَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰی۔ (حق آیت ۸) کہ جب اس نے تجھے اپنی قوم کی محبت میں سرشار دیکھا تو ان کی اصلاح کا صحیح راستہ تجھے بتا دیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گمراہی کے ان المناک و دل سوز مناظر کو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو آپ کا قلب اطہر تباہ شدہ انسانیت کو بچانے اور ان کی ہدایت کیلئے تنہائی میں خدا کے حضور گریہ وزاری اور آہ و بکا کیلئے پگھلتا۔ چنانچہ ایک لمبے عرصہ تک آپ غار حرا میں عبادت اور دعا میں مصروف رہے۔ آپ کی یہ دعائیں ایک فانی فی اللہ کی انتہائی کرب و بلا کی دعائیں تھیں۔ ان دعاؤں کی کیفیت اور تاثیر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔ آپ فرماتے ہیں:

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الہی رنگ پڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے پینا ہو گئے اور گولگوں کی زبان پر الہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجیب باتیں دکھائیں کہ جو اس امی نیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَ اَلِہٖ بِعَدَدِ هَمِّہٖ وَ حَزْنِہٖ لِهٰذِہٖ الْاُمَّةِ وَ اَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلٰی الْاَبَدِ۔“ (برکات اللہ عامۃ ۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام داعی الی اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول غار



عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

خاموش اور خفیہ تبلیغ کا یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی خاص مرکز نہ تھا جہاں وہ جمع ہو سکتے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کی تبلیغ سے جو متلاشیان حق آتے ان سے آپ عموماً اپنے مکان پر ہی ملاقات فرماتے یا پھر شہر سے باہر کسی جگہ پر ملتے۔ اس دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے ابو عبیدہ الجراح، جعفر بن ابی طالب، عبیدہ بن حارث، ابو سلمہ بن عبد الاسد، عثمان بن مظعون، ارقم بن ارقم، عبد اللہ بن جحش، عبد اللہ بن مسعود، بلال بن رباح اور ابوذر غفاری جیسے قابل ذکر اصحاب کو ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ اس دور کے چند لوگ ہیں جن کے بارہ میں مکہ والوں کا یہ تاثر تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹے اور کمزور لوگ مانتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر جب شہنشاہ روم اہل قسطنطنیہ نے ابوسفیان سے پوچھا:

”أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضَعُفَاءُ هُمْ“

کہ کیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے لوگ مانتے ہیں یا کمزور اور چھوٹے لوگ؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا۔ ضَعُفَاءُ هُمْ کہ کمزور اور چھوٹے لوگ مانتے ہیں اس پر ہر قل نے کہا وَهْمُ أَتَّبِعُ الرَّسُولَ کہ اللہ کے رسولوں کو شروع شروع میں چھوٹے لوگ ہی مانا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی تبلیغ

### کا آغاز

1- یہ ابتدائی زمانہ اس طرح خفیہ تبلیغ میں گزر رہا تھا اور بعثت نبوی پر تقریباً تین چار سال گزر چکے تھے کہ اچانک ایسی حکم نازل ہوا فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ کہ جو تجھے حکم دیا گیا ہے وہ کھول کر لوگوں کو سنا دے۔ نیز یہ آیت اتری فَانذَرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈر۔ جب یہ احکام اترے تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے اور بلند آواز سے پکار کر اور ہر قبیلہ کا نام لیکر قریش کو بلایا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا:

”اے قریش! اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے کو تیار ہے تو کیا تم میری بات مانو گے؟“

سب نے کہا: ہاں! کیونکہ ہم نے تجھے ہمیشہ صادق القول پایا ہے۔

آپ نے فرمایا: تو پھر سنو! میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ اللہ کا عذاب نزدیک ہے۔

اس پر ایمان لاؤ تا اس سے بچ جاؤ۔“

جب قریش نے یہ الفاظ سنے تو ہنس پڑے اور ابو لہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہا: تَبَّ لَكَ الْهَذَا جَمَعْتَنَا کہ تو ہلاک ہووے کیا اسی غرض سے تو نے ہم کو جمع کیا تھا؟ پھر سب لوگ ہنسی مذاق کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔

2- پھر انہیں ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علیؑ کو ارشاد فرمایا کہ

ایک دعوت کا اہتمام کرو۔ چنانچہ جب دعوت کا اہتمام کیا گیا تو آپ نے اپنے سب قریبی رشتہ داروں کو مدعو کیا۔ جب لوگ کھانا کھا چکے تو آپ نے کچھ تقریر کرنی چاہی مگر ابو لہب نے کچھ ایسی بات کہہ دی کہ جس سے سب لوگ منتشر ہو گئے۔ دوسرے دن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ یہ موقع تو جاتا رہا اب پھر دعوت کا انتظام کرو۔ چنانچہ جب آپ نے سب قریبی رشتہ داروں کو دوبارہ مدعو کیا اور وہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:

”دیکھو میں تمہاری طرف وہ بات لیکر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلہ کی طرف نہیں لایا۔ پس اس کام میں میرا کون مددگار ہو گا؟“

سب خاموش تھے اور سب طرف ایک سناٹا کا عالم تھا کہ یک لخت ایک طرف سے تیرہ چودہ سال کا دبلا بچہ جسکی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اٹھا اور یوں بمکھلام ہوا:

”گو میں کمزور ہوں اور سب سے چھوٹا ہوں مگر میں آپ کا ساتھ دوں گا۔“

یہ آواز حضرت علیؑ کی تھی۔ حاضرین سب کھل کھلا کر ہنس پڑے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزوری پر ہنسی مذاق کرتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

3- اہل مکہ کو پیغام حق پہنچانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایک تبلیغی مرکز قائم ہونا چاہئے جہاں مسلمان نماز وغیرہ کیلئے جمع ہو سکیں اور امن و اطمینان اور خاموشی کے ساتھ تبلیغی سرگرمیاں تیز تر کی جاسکیں۔ اس غرض کیلئے ایک مرکزی حیثیت رکھنے والے دارال تبلیغ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ آپ نے اس غرض کیلئے ارقم بن ارقم کا مکان پسند فرمایا جو کوہ صفا کے دامن میں تھا۔ آپ اس میں مقیم ہو گئے۔ تمام مسلمان یہیں جمع ہوتے اور نمازیں پڑھتے۔ یہیں متلاشیان حق آتے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تبلیغ فرماتے۔ تاریخ اسلام میں یہ دارال تبلیغ خاص شہرت رکھتا ہے اور دارال اسلام کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں اندازاً تین سال مقیم رہے اور اپنے تبلیغی مشن کو جاری رکھا۔ مؤرخین کی رائے کے مطابق اس دارال تبلیغ میں ایمان لانے والوں میں سے سب سے آخری فرد حضرت عمرؓ تھے۔ جن کے ایمان لانے کے بعد مسلمانوں کو تقویت پہنچی اور وہ دار ارقم سے نکل آئے۔ حضرت عمرؓ کے علاوہ اس دارال تبلیغ میں جن احباب کو ایمان لانے کی سعادت ملی ان کا شمار بھی سابقین میں ہوتا ہے۔ چند قابل ذکر اصحاب کے اسماء اس طرح سے ہیں:

اول مصعب بن عمیر تھے جو اپنے خاندان میں نہایت عزیز و محبوب ترین شخصیت کے مالک تھے۔ پھر زید بن الخطاب تھے جو حضرت عمرؓ کے بڑے بھائی تھے۔ پھر عبد اللہ ابن ام مکتوم تھے جو نابینا تھے اور حضرت خدیجہؓ کے عزیزوں میں سے تھے۔ پھر اسی زمانہ میں عمار بن یاسر کو بھی ایمان کی سعادت نصیب

اہوئی۔ ان کے علاوہ ان کے والد یاسر اور والدہ سمیہ بھی اسی زمانہ میں ایمان لائے۔ علاوہ ازیں صہیب بن اسنان، ابو قلیہ اور ابو مولیٰ اشعری کو بھی اسی دارال تبلیغ میں ایمان لانے کی توفیق ملی۔

4- جب ہم دار ارقم سے آگے تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال تبلیغی سرگرمیوں اور اس کے لئے آپ کی تڑپ کو دیکھتے ہیں تو بلا روک ٹوک یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ صفحہ ہستی پر نہ کسی ماں نے ایسی عظمتوں اور رفعتوں والا کوئی داعی الی اللہ جنا اور نہ جن سکے گی۔

چنانچہ دارال تبلیغ دار ارقم کے قیام سے کچھ عرصہ قبل ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلم کھلا تبلیغ کا آغاز فرمادیا تھا اور مکہ کی گلیوں میں اسلام کا چرچا روز بروز جڑ پکڑتا جا رہا تھا۔ شروع شروع میں کفار مکہ ایک حد تک خاموش تھے مگر اب انہیں فکر ہوئی کہ کہیں یہ مرض زیادہ نہ پھیل جائے اور اسلام کا پودا سر زمین مکہ میں جڑ نہ پکڑ لے۔ چنانچہ اسلام کے جڑ کو اکھیر پھینکنے کا فیصلہ کیا۔ سرولیم میور ان کی اس خطرناک منصوبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”قریش نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ یا مذہب صفحہ دنیا سے مٹا دیا جائے اور اس کے متبعین بزور اس سے روک دیئے جائیں اور قریش کی طرف سے جب ایک دفعہ مخالفت شروع ہوئی تو پھر دن بدن ان کی ایذا رسانی بڑھتی اور آتش غضب تیز ہوتی گئی۔“

ایک طرف حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رب کریم کے ارشاد کی تعمیل میں رات دن تبلیغ حق میں مصروف تھے اور مسلمانوں کا دائرہ دھیرے دھیرے بڑھ رہا تھا گویا ایک طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم توحید کو بلند کیا اور دوسری طرف قریش مکہ کی مخالفت کی آگ بھڑکی چنانچہ نعرہ توحید کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی کوشش میں مخالفت کی آگ کو

خوب ہوا دی اور اس کے لئے سب سے پہلا حربہ یہ اختیار کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اشاعت دین سے روک دیا جائے۔ تانہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اس غرض کے لئے حق کے مخالفوں نے ایک منصوبہ کے تحت ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، عتبہ بن ربیعہ اور ابوسفیان وغیرہ پر مشتمل ایک وفد ابو طالب کے پاس بھیجا۔ جب وفد ابو طالب کے پاس پہنچا تو آپ سے مخاطب ہو کر یوں گویا ہوا:

”آپ ہماری قوم کے اندر معزز ہیں اسلئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے پیچھے کو روک دیں اور یا پھر آپ اس کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں اور اس کو چھوڑ دیں کہ آپس میں فیصلہ کر لیں۔“

جواب میں ابو طالب نے ان سے نہایت نرمی کے ساتھ باتیں کیں اور انہیں سمجھا بجا کر اور ان کے غصہ کو ٹھنڈا کر کے واپس کر دیا۔ چونکہ قریش مکہ کی مخالفت کی اصل وجہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغی سرگرمیاں تھیں جو دن بدن تیز تر ہوتی چلی گئیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے بھرپور کوشش کے

ساتھ جہاں پر مکہ والوں کو خدا واحد دیکھنا کا پیغام پہنچانا شروع کیا وہاں پر بتوں کی کمزوری اور ان کی لاچاری کا پردہ فاش کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ جب بتوں کے خلاف اور توحید کے حق میں اہل مکہ کو بار بار وعظ کیا جانے لگا اور شریف الطبع لوگوں کا رخ اسلام کی طرف ہونے لگا تو کفار مکہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ سرداران قریش جمع ہو کر آپ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اب تو معاملہ حد کو پہنچ گیا ہے۔ ہمارے قابل تعظیم معبودوں کی توہین کی جارہی ہے۔ انہیں رسوا کیا جا رہا ہے اور ہمارے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ آپ ہمارے رئیس ہیں اور آپ کی خاطر ہم نے آپ کے پیچھے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ نہیں کہا۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ کوئی قطعی اور آخری فیصلہ کر لیں۔ یا تو آپ اسے سمجھائیں اور اس سے پوچھیں کہ آخر وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اگر اسکی خواہش عزت حاصل کرنے کی ہے تو ہم اسے اپنا سردار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ دولت کا خواہش مند ہے تو ہم میں سے ہر شخص اپنے مال کا کچھ حصہ اس کو دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر اسے شادی کی خواہش ہے تو مکہ کی ہر لڑکی جو اسے پسند ہو اس کا نام لے ہم اس سے اس کا بیاہ کرانے کے لئے تیار ہیں۔ ہم اس کے بدلہ میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں اچاہتے کہ وہ ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دے۔ آپ اسے سمجھائیں اور ہماری تجویز کے قبول کرنے پر آمادہ کریں ورنہ پھر دو باتوں میں سے ایک ہوگی۔ یا آپ کو اپنا پیچھے چھوڑنا ہو گا یا آپ کی قوم آپ کو چھوڑ دیگی۔

یہ باتیں سن کر ابو طالب بے تاب ہو گئے کیونکہ یہ موقع ابو طالب کے لئے نہایت نازک تھا۔ انہوں نے اسی وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو ابو طالب نے آپ سے کہا۔

”اے میرے پیچھے بتوں کی توہین اور رسوائی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے میں تجھے خیر خواہی سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام لو اور اس کام سے باز آ جا ورنہ میں تمام قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔“

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا کہ اب ابو طالب کے پائے ثابت بھی لغزش میں ہیں اور دنیاوی اسباب میں سے سب سے بڑا سہارا مخالفت کے بوجھ کے نیچے دب کر ٹوٹنا چاہتا ہے مگر قربان جانیے اس مبلغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے ہاتھ پر بل تک نہ آیا اور نہایت اطمینان کے ساتھ فرمایا:

”اے میرے چچا یہ بتوں کی توہین اور رسوائی انہیں ہے بلکہ نفس الامار کا بیان ہے اور یہی تودہ کام ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے اور اگر اس راہ میں میرے لئے مرنا درپیش ہے تو میں موت کو بخوشی قبول کرتا ہوں۔ موت کا خوف مجھے تبلیغ حق سے روک نہیں سکتا۔ اور اے چچا اگر آپ کو اپنی کمزوری اور تکلیف کا خیال ہے تو بے شک آپ مجھے چھوڑ دیں مگر میں احکام الہی کے پہنچانے سے بھی نہیں روکوں گا۔“



اور خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند بھی لا کر دیدیں تو بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں رہوں گا اور میں اپنے کام میں لگا رہوں گا حتیٰ کہ خدا سے پورا کرے یا میں اس کوشش میں ہلاک ہو جاؤں۔“

آپ سچائی اور نورانیت سے بھرپور وقت آمیز تقریر کرنے کے بعد وہاں سے چل پڑے۔ ابھی آپ چند قدم ہی چلے تھے کہ پیچھے سے ابوطالب نے آواز دی۔ جب آپ واپس لوٹے تو دیکھا کہ ابوطالب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ابوطالب نے آپ کو مخاطب ہو کر کہا:

”جا اور اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں اور جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دوں گا۔“

5- جب سرداران قریش نے اپنے ہر تدبیر کے تانے بانے کو بکھرتے ہوئے انتہائی نامرادی و ناکامی کی حالت میں دیکھا اور اپنے خوف و دلچسپی کے ہر دو جال کو پاش پاش پایا اور اس پر مزید یہ کہ باوجود ہر چند کوشش کے ابوطالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کرنے میں ناکام رہے تو ان کی آتش غضب اور شدت کے ساتھ بھڑک اٹھی۔

ایک بار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محن کعبہ میں جب توحید کا اعلان فرمایا تو حق کے دشمنوں نے آپ کو گھیر لیا اور ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ اس واقعہ کی اطلاع جب آپ کے ربیب حارث بن ابی ہالہ کو ہوئی تو وہ آپ کو بچانے کے لئے دوڑے دوڑے آئے مگر مشتمل ہجوم میں سے کسی نے آپ پر تلوار سے وار کیا جس کے نتیجہ میں آپ وہیں شہید ہو گئے۔

پھر ایک دوسرے موقع پر جب سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو عقبہ بن ابی معیط نامی ایک بد بخت نے آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ اوندھے منہ زمین پر گر گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ جلدی جلدی وہاں پہنچ گئے اور اس شر سے آپ کو بچایا اور قریش کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنْ يَفْعَلْ لَكُمْ اللَّهُ“

کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ فرض جب قریش مکہ کے ظلم و ستم نے حد اعتدال کو بھی پار کر لیا اور مسلمانوں کا جینا دو بھر کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو فرمایا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ چنانچہ شروع شروع میں رجب ۵ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

جوں جوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد باری بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ کی تعمیل میں اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو تیز تر فرماتے جاتے مخالفت کی آگ اور بھی بھڑک جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے اب حضرت حمزہ بن عبدالمطلب جو آپ کے چچا تھے ایمان لائے اور مسلمانوں کو ان کے اسلام لانے سے غیر معمولی تقویت پہنچی۔ حضرت حمزہؓ کو اسلام

لانے ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک اور خوشی کا موقع دکھایا یعنی حضرت عمرؓ جو پہلے اشد مخالفین میں سے تھے مسلمان ہو گئے۔ ۶ نبوی میں حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش کا آتش غضب اور بھڑک گیا اور انہوں نے اس کے بعد باہم مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام بنو ہاشم کیا مسلمان یا کافر بھی شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ محصوریت کے عالم میں مسلمانوں کو مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا۔ ان کا حال پڑھ کر بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ بعثت کے دسویں سال تقریباً اڑھائی تین سال کے بعد محصوریت کا یہ المناک دور ختم ہوا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کی طرف سے انکار پر اصرار دیکھا اور ان کی مخالفت کو ترقی کرتے پایا تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ اہل طائف کو دعوت اسلام دی جائے۔ چنانچہ شوال ۱۰ نبوی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہؓ کو اپنے ہمراہ لیکر طائف کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے شہر کے رؤساء سے باری باری ملاقات کی مگر اس شہر کی قسمت میں بھی مکہ کی طرح اس وقت اسلام لانے کا مقدور نہ تھا۔ چنانچہ سب نے نہ صرف انکار کیا بلکہ پیغام حق کے ساتھ استہزا کیا۔ آخر آپ نے طائف کے ایک بہت بڑے رئیس عبدیلیل کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے بھی صاف انکار کر دیا اور شہر کے آوارہ اور ادبаш لوگوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر سے نکلے تو یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپ کے پیچھے ہو لئے اور آپ پر پتھر برسائے گئے۔ آپ کا سارا بدن لہو لہان ہو گیا۔ آپ کے وفادار خادم حضرت زیدؓ نے آپ کو بچانا چاہا مگر وہ خود بھی اس کوشش میں زخمی ہو گئے۔ برابر تین میل تک حق کے دشمن نے مبلغ اعظم سرکار دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر برساتے رہے اور آپ زخموں کا تاب نہ لا کر نڈھال ہو گئے۔ راہ خداوندی میں کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو آپ کو نہ پہنچائی گئی ہو مگر محبوب خدا کے پایہ ثبات کو دیکھتے کہ جسکی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے مشن سے غافل نہیں ہوئے۔

طائف کا یہ تبلیغی سفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ ہے چنانچہ سر ولیم مور لکھتا ہے:

”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفر طائف میں عظمت و شجاعت کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ایک تنہا شخص جسے اسکی قوم نے حقارت کی نظر سے دیکھا اور رد کر دیا وہ خدا کی راہ میں دلیری کے ساتھ اپنے شہر سے نکلتا ہے اور جس طرح یونس بن ممتی نیزی کو گھیرا گیا اسی طرح وہ ایک بت پرست شہر میں جاکر ان کو توحید کی طرف بلاتا اور توبہ کا وعظ کرتا ہے۔ اس واقعہ سے یقیناً اس بات پر بہت روشنی پڑتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے صدق و دعویٰ پر کس

درجہ ایمان تھا۔“

6- اہل طائف کے ظالمانہ سلوک کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور مطعم بن عدی کی مدد سے مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ کا طواف کر کے گھر تشریف لے گئے۔ قریش مکہ کی اشد ترین مخالفت اور اہل طائف کی ایذا رسانی ایسی تھی کہ بظاہر ان کے مسلمان ہونے کی بہت کم امید نظر آتی تھی۔ چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ دن بدن عرب کے قبائل کی طرف پھرتی جاتی تھی۔ چونکہ حج کے ایام میں دور دراز علاقہ سے لوگ مکہ میں آتے تھے اور اشہر حرم میں عکاظ جمعہ اور ذو الحجاز کے میلوں میں بھی عرب قبائل کی نمائندگی ہوتی تھی۔ لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر عرب قبائل کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی۔ بعض اوقات آپ کے ہمراہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ بھی ہوتے تھے۔ قریش مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تبلیغی سرگرمیوں میں بھی روڑا اٹکانا شروع کر دیا۔ کیونکہ قریش کے نزدیک عرب قبائل کا مسلمان ہونا ایسا ہی مضرت تھا جیسا کہ اہل مکہ۔ چنانچہ جہاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے ابو لہب جو آپ کا حقیقی چچا تھا آپ کے پیچھے ہو لیتا اور جہاں بھی آپ توحید کا اعلان فرماتے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے یہ شور کرنے لگتا اور لوگوں سے کہتا کہ اسکی بات نہ سنو۔ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے اور ہمارے دین میں بگاڑ کرنا چاہتا ہے۔ جب لوگ دیکھتے کہ گھر کا ہی آدمی مخالفت کرتا ہے تو پھر وہ تیز تر ہو جاتے۔ اور ابو جہل تھا کہ اس نے تو اپنا یہ معمول بنار کھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جدھر جاتے آپ کا تعاقب کرتا اور آپ کے جسم مبارک پر دھول ڈالتا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو وعظ فرماتے تو لوگوں سے کہتا کہ لوگو! اس کے فریب میں نہ آنا کیونکہ یہ چاہتا ہے کہ تم لات اور عریٰ کی پرستش چھوڑ دو۔

ایک دفعہ آپ بنو عامر بن حصصہ میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر آپ کے پیچھے کوئی مخالف قریش نہ تھا۔ چنانچہ آپ نے کھل کر توحید کی تبلیغ کی اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ جب آپ پیغام پہنچا کر فارغ ہوئے تو ان میں سے ایک شخص فراس نامی بولا کہ اگر یہ شخص میرے ہاتھ آجائے تو میں تمام عرب کو فتح کر لوں اور پھر آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ:

”اچھا یہ بتاؤ کہ اگر ہم نے تمہارا ساتھ دیا اور تم اپنے مخالفوں پر غالب آگئے تو تمہارے بعد حکومت اور خلافت ہم کو ملے گی یا نہیں؟“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”خلافت اور حکومت کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے“

فراس نے اس کے جواب میں کہا:

”خوب! تمام عرب کے سامنے سینہ سپر ہو کر ہم لڑیں اور حکومت غیر کے ہاتھ میں جاوے۔ جاؤ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں۔“

اس طرح بنو عامر بن حصصہ بھی ایمان کی دولت

سے محروم ہو گئے۔

ان سخت ترین ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے مختلف قبائل کا تبلیغی دورہ فرمایا اور بنو عامر بن حصصہ کے علاوہ بنو محارب۔ فزارہ۔ خسان۔ ذہل۔ حنیفہ۔ سلیم۔ عبس۔ کندہ۔ کلب۔ حارث۔ عذرہ۔ اور حضارمہ وغیرہ کو باری باری اسلام کی طرف بلایا مگر سب نے انکار کیا۔

اب حالت یہ تھی کہ ایک طرف قریش اسلام کے جانی دشمن تھے اور ہر وقت اسلام کو نیست و نابود کرنے کے فکر میں سرگرداں تھے اور دوسری طرف اہل طائف نے رسول خدا کے ساتھ صرف خدا کا نام لینے پر وہ ظالمانہ سلوک کیا کہ آپ زخموں کا تاب نہ لا کر زمین پر گر گئے باقی رہے عرب کے قبائل تو انہوں نے بھی قریش کے قدم پر قدم مارا اور حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اسلام کا یہ وہ دور تھا کہ دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی مشن کو ہر طرح سے کچل دینا چاہتا تھا۔ اور اسلام کو ہمیشہ ہمیش کیلئے نابود کر دینا چاہتا تھا۔ مگر اسلام خدا نے واحد لا شریک کا بھیجا ہوا دین تھا اور اس کے قیام اور حفاظت کی ذمہ داری بھی اسی نے لی تھی۔ لہذا ایسے زمانہ میں قادر مطلق خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ہی پر شوکت اور پر رعب الفاظ میں آئندہ اسلام کی ترقی اور غلبہ کی خوشخبریاں دیں۔ اسلام کے غلبہ سے متعلق ان الہی بشارتوں کو جب کفار مکہ نے سنا تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔ کیونکہ انہیں یہ یقین تھا کہ اسلامی چشمہ کے پانی کو ایک طرف سے قریش مکہ نے اور دوسری طرف سے اہل طائف نے اور باقی اطراف سے عرب کے قبائل نے باہم مل کر بند کر دیا ہے۔ اب اس کے آگے بہاؤ کی کوئی صورت نہیں ہے مگر خداوند تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ ان کے بند کا وہ کنارا جو شرب کی طرف تھا یکایک ٹوٹ گیا۔ اور اسلامی چشمہ کاپانی شرب کی جانب بہہ نکلا۔

شرب مکہ کے شمال کی طرف قریباً اڑھائی سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ہجرت کے بعد اس کا نام مدینہ الرسول پڑ گیا اور پھر دھیرے دھیرے مدینہ مشہور ہو گیا۔ مذہب کے اعتبار سے اسکی آبادی دو حصوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ایک مشرک تھے اور دوسرے یہودی مشرکوں کے دو گروہ تھے ایک اس کی کہلاتا تھا اور دوسرا خزرج یہی وہ دو قبیلے تھے جنہیں اسلام لانے کی سعادت نصیب ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں پناہ دینے کے باعث یہ انصار کے نام سے موسوم ہوئے۔

باقی

اگر آپ کے زیر مطالعہ کوئی ایسی کتاب رسالہ یا مضمون ہے جس کے معلق آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا تعارف قارئین بدر کے لئے از یاد علم اور دلچسپی کا موجب ہوگا تو حسب حال اس کا خلاصہ یا اس کے اہم اقتباسات (مع مکمل حوالہ) یا اس پر تبصرہ لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)



# حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے

## زمانہ میں جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد

مولانا محمد ایوب ساجد

اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان

کائنات پر طائرانہ نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسکی ترقی اور مقاصد کے حصول کیلئے خالق کائنات کے دو اصول یا جن کو دو نظام کہیں کار فرما ہیں ایک نظام مادی دوسرا نظام روحانی ہے۔ دونوں نظاموں کی ترقی اور منزل مقصود تک پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اصول اور ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ جو کہ ہر ترقی پذیر عنصر میں کار فرما نظر آتے ہیں۔ اگر زمین کی خشکی اور مردہ پن کو دور کرنے کیلئے آسمان سے بارش برساتا ہے جس سے یہ مردہ زمین زندہ ہوتی ہے تو بادل پیدا کرنے کیلئے سمندر بنائے ہیں اور بادلوں کو چلانے کیلئے ہوا کا نظام جاری فرمایا ہے۔

جوبادلوں کو اُس جگہ لے جا کر بارش کی صورت میں برساتے ہیں جہاں دھوپ سے زمین کی ہریالی ختم ہو چکی ہوتی ہے اور اپنی زندگی کیلئے بارش کے قطروں کو ترس رہی ہوتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کا نظام اُس مردہ زمین پر بارش برساتا ہے اور اُس میں بتدریج ہریالی آتی شروع ہوتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُس کا مردہ پن دور ہو جاتا ہے اور ہرے بھرے کھیت کی صورت میں خوشنما اور زندگی بخش نظر آتی ہے۔ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے یہاں کی ہر چیز روحانی منازل کو طے کرنے کا ذریعہ ہے۔ حدیث قدسی میں آتا ہے لَوْلَا كَلَّمَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكُ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرا ارادہ تجھے پیدا کرنے کا نہ ہوتا تو یہ زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔ گویا کہ روحانیت کے خاتم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گریوں کی خاطر ہی یہ کائنات معرض وجود میں آئی ہے۔

مذہب کی چھ ہزار سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ روحانی انقلابات جو اس کائنات کا مدعا ہے انسان کی تہیوریوں سے یا اس کے دھن دولت یا انسانی حربوں سے رونما نہیں ہوئے بلکہ آسمان سے ہی اس کے سامان پیدا کئے گئے اور ان روحانی مردوں کو زندگی بخشنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا نہتے بے یار و مددگار ان الہی فرستادوں کے ذریعہ جو عظیم انقلابات پیدا ہوئے وہ اپنی مثال آپ ہیں قرآن پاک اور احادیث نبویہ پر غور کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ باب نبوت شریعت اسلامیہ میں کھلا ہے۔ ظاہر ہے کہ نبوت کا دروازہ تو کھلا ہے لیکن امت مسلمہ میں صرف دو ہی نبی نظر آتے ہیں ایک خاتم الشرائع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور دوسرے آپ کے شاگرد کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور فرمایا لَنُيَسِّرَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيَّ کہ میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ

ﷺ نے فرمایا کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں آنے والا امام مسیح موعود ہوں گے۔

آقا و مطاع کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ضرورتوں کو اس طرح پورا فرمایا ہے کہ سورہ التحریم آیت نمبر ۱۳ میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ:- اور مومنوں کی حالت اللہ فرعون کی بیوی کی مانند بیان کرتا ہے کہ جبکہ اس نے اپنے رب سے کہا کہ اے خدا تو اپنے پاس ایک گھر جنت میں میرے لئے بھی بنادے اور مجھ کو فرعون اور اس کی بد اعمالیوں سے بچا اور اسی طرح (اُس کی) ظالم قوم سے نجات دے۔ اور پھر اللہ مومنوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا۔ اور اُس نے اُس کلام کی جو اس کے (رب نے) اس پر نازل کیا تھا تصدیق کر دی تھی اور اس (خدا) کی کتابوں پر بھی ایمان لائی تھی اور ہوتے ہوئے ایسی حالت پکڑی تھی کہ اُس نے فرمانبرداروں کا مقام حاصل کر لیا تھا۔ (ترجمہ:- از تفسیر صغیر سورہ تحریم آیت ۱۳)

خیر امت کے مومن مردوں کی مثال عورتوں سے دینا غور طلب بات ہے حضرت اسیرہ اور حضرت مریم کو ایک خصوصی امتیاز تھا کہ اللہ تعالیٰ اُن سے ہمکلام ہوتا تھا اور غیب کی خبریں ان کو دیتا تھا۔ گویا کہ اوصاف نبوت سے کامل طور پر وہ متصف تھیں لیکن وہ نبی نہیں کہلائیں۔

مسلمان مومنوں کی ان صاحب مکالمہ و مخاطبہ عورتوں سے مثال دیکر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد امت مسلمہ میں نیک و پاکباز خدا تعالیٰ کے دربار میں مقبول ترین بندوں کو حضرت اسیرہ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہ السلام کی طرح اوصاف نبوت ملیں گے لیکن نبی نہیں کہلائیں گے۔

ثم تكون الخلافة على منتهاج النبوة ثم سكت حدیث شریف میں سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور آخر میں ان خلفاء راشدین المحدثین کا بلند مقام بیان فرمایا ہے۔ جن کو قیامت تک اللہ تعالیٰ کھڑا کرتا رہیگا۔ اور اوصاف نبوت سے متصف ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جو مسلمان مومنوں کو قرآن پاک میں خلافت کی بشارات عطا فرمائی ہے یہ خلافت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام مسلمان مومنین میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے وصال کے بعد قائم فرمائی خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت کے طفیل وہ محیر العقول انقلاب دنیا میں رونما ہوا اور ہو رہا ہے جس کی بشارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ

کے اذن سے اس وقت دی تھی جبکہ آپ گوشہ نشین اور گمنامی کی حالت میں تھے فرمایا:-

”وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے“ (فتح اسلام صفحہ ۲۲۲)

گمنام بستی کی گمنامی سے جو الہی آواز بلند ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس دور میں آپ کی زیر نگرانی یہ آواز بستی کی گمنامی سے قصبوں تک قصبوں سے شہروں تک شہروں سے ضلعوں تک ضلعوں سے ملکوں تک پہنچ گئی تھی اور احمدیت کے پورے ہندوستان، افغانستان، مشرقی افریقہ، ترکی، طائف، مکہ اور آسٹریلیا میں لگ چکے تھے اور سعید روحیں بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے لگی تھیں۔

امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہی آپ ہی کے ذریعہ روزنامہ گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر الیگزینڈر رسل ویب بیعت کر کے اسلام قبول کر چکے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس دور میں ہی یہ مقدس جماعت چار لاکھ کی تعداد تک پہنچ گئی تھی۔ اور قادیان جو گمنام بستی تھی خلافت کا مرجع بنتی جا رہی تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مقدس میں ہی ترکی کے نائب سفیر جناب حسین کامی قادیان تشریف لائے اور حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست دعا کی۔

سب سے پہلے جس انگریز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی ان کا نام گرامی دیٹ خان تھا جن کے والد کا نام مسٹر دیٹ جان تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد قرآن پاک کے وعدہ کے موافق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت قائم فرمائی۔

اور پہلے خلیفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت ہی مخلص با وفا صحابی حضرت حکیم حاجی مولوی نور الدین صاحب ”منتخب ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بیان فرمایا۔

”خلافت کیسری کی دوکان کا سوداوا اثر نہیں۔ تم اس بکھیرے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تمکو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنادیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور

دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مردوں کی طرح سزا دیں گے۔۔۔“

(بدر نمبر ۲ جلد ۱۲ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء) جماعتی ترقی کیلئے یہ پہلا سنگ میل تھا کہ آپ کے دور میں خلافت کے بارہ ناپاک عزائم کا آپ نے جو انمردی سے قلع قمع فرمادیا اور خلافت کی حفاظت فرمائی۔ جس کے زیر سایہ آج کروڑ ہا لوگ بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں۔

آپ کے چھ سالہ عہد خلافت میں جہاں ہزاروں سعید روحیں احمدیت میں داخل ہوئیں اور احمدی دنیا کی تعداد چار لاکھ سے زائد ہوئی وہاں سلسلہ کے اموال میں احمدی پریس میں جماعت کی پبلک عمارتوں میں نمایاں ترقی ہوئی قرآن پاک سے ظاہر ہے کہ خلیفۃ اللہ کے چار اہم کام ہوتے ہیں۔

۱۔ تمکنت فی الدین۔ (۲) خوف کی حالت کو امن میں بدلنا (۳) عبادت کا قیام (۴) شرک سے اجتناب۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کمال حکمت صوفیانہ و عالمانہ انداز میں الہی منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دعویٰ پر معترضین کے اعتراضوں کے مدلل جوابات دئے دشمن اندرون و بیرون کی طرف سے جو خوف کی حالت پیدا کی گئی تھی جماعت کیلئے اسکو امن میں بدلا اور جماعت کو عبادات کے قریب اور شرک سے کوسوں دور کر دیا۔

احیائے اسلام کیلئے خلافت کی اہمیت سے کون واقف نہیں ہے۔ مخالفین احمدیت بھی خلافت کیلئے رورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت عظمیٰ جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی۔

جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع خلافت پر ہی ہوا اور سب نے ایک ہو کر آپ کی خلافت پر لبیک کہا اور بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ سے وابستہ ہو گئے دوسرا عظیم الشان کارنامہ آپ کے وہ خطبات اور تقاریر ہیں جن میں آپ نے منصب خلافت، اس کے مقام اور اہمیت کو واضح فرمایا۔ اور جماعت کو ایک خطرہ سے محفوظ فرمایا۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت اکاون سال پر محیط ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام خبر دیتے آئے ہیں وہاں ہمیں یہ بشارت بھی ملتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں ایک خاص شان رکھنے والا بیٹا پیدا ہو گا جو آپ کا خلیفہ ہو گا اور پپ کے خداداد مشن کو غیر معمولی طور پر ترقی دے گا حدیث کی کتاب مشکوٰۃ باب قرب الساعۃ میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس جلیل القدر شخص کے بارہ بشارات دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”بتزوج ویولد له“

کہ مسیح موعود مصلح آخر زمان شادی کرے گا



اور اس کی اولاد میں ایک خاص شان رکھنے والا بیٹا پیدا ہوا جس سے مسیح موعودؑ کے کام کو ترقی حاصل ہوگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والی مقدس وحی میں آپ کا لقب ”فضل عمر“ رکھا گیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ آپ کی شان شان فاروقی ہوگی اور حضرت عمرؓ کے خصائص سے آپ کو وافر حصہ ملے گا۔ یہاں پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قائم ہونے والی خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد قائم ہونے والی خلافت کی مشابہت اس قدر ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ شان فاروقی رکھنے والے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؒ ”مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے باوجود بعض لوگوں کی ناجائز کوششوں کے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت کو آپ کے سامنے جھکا دیا اور دشمنان دین و معاندین خلافت کو ذلیل کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام کے نظام داخلی نے غیر معمولی طور پر استحکام پکڑا چنانچہ ڈاک رسانی۔ پیکش زمین تجارت کی توسیع۔ مسافر خانے۔ بیت المال کا قیام قضاء وغیرہ امور حضرت عمرؓ کے عہد میں ظہور میں آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں بھی احمدیت کے نظام کو غیر معمولی طور پر استحکام نصیب ہوا۔ چنانچہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں کو بہ احسن انجام دینے کیلئے آپؑ نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی پہلے دفتری نظام کو شروع فرمایا اور نظارت اعلیٰ۔ دعوۃ و تبلیغ۔ تعلیم و تربیت۔ تالیف و تصنیف۔ امور عامہ۔ امور عامہ خارجہ۔ دارالقضاء۔ ضیافت۔ بیت المال۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ ہر صیغہ مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

اور خلافت ثانیہ سے پہلے یہ نظام نہیں تھا۔ پھر افراد جماعت کو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ تنظیم میں تقسیم فرمایا تا جماعتی ذمہ داریاں عمدہ طور پر انجام دے سکیں۔ دور فاروقیؓ میں جہاں اسلام کو عظیم فتوحات نصیب ہوئی ہیں۔ دور فضل عمرؓ میں بھی فتوحات کو شمار کرنا ممکن ہی نہیں محال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان فتوحات کے نتیجے میں زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی وسعت اور کامیابی کے بارہ میں الہاماً بتایا تھا۔ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“

اس موعود بیٹے سیدنا حضرت فضل عمرؓ کے بارہ میں الہاماً خبر دی تھی ”وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا“ اللہ تعالیٰ کے یہ دونوں الہام بڑی شان سے

آپ کے عہد سعید میں پورے ہوئے اور ان دونوں الہاموں کا بڑا گہرا تعلق معلوم ہوتا ہے۔ تبلیغ احمدیت اور وسعت جماعت کے وعدوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین کے کناروں تک پہنچایا تھا اور اس عظیم کام کیلئے حضرت مصلح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا اور آپ کو اس عظیم کام کی سعادت بخشی جس کے نتیجے میں آپ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے اور رہتی دنیا تک یہ شہرت قائم رہے گی۔ بلکہ دن بہ دن اس میں اضافہ ہی ہو چلا جائے گا۔ کیونکہ آپ نے وہ عظیم خدمات سرانجام دی ہیں کہ روئے زمین کو ہلا کر کھدیا۔

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں اس عزم مصمم کو آپ نے پورا فرمایا۔

اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے درخت کی شاخوں کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ برصغیر ہند و پاک کے علاوہ براعظم افریقہ کے بہت سے ممالک نامتجزیا یوگنڈا۔ غانا۔ سیرالیون۔ آئیوری کوسٹ۔ کینیا۔ گیمبیا۔ ٹانگانیکا۔ ماریشس اور یورپین ممالک انگلستان۔ جرمن۔ ہالینڈ۔ سوئزرلینڈ۔ سپین۔ سکندریہ۔ نیوزیڈلینڈ۔ سنگاپور۔ برما۔ سیلون۔ مسقط۔ شام۔ افغانستان۔ ایران۔ لبنان۔ اسرائیل وغیرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء کو احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آج سے پچاس سال قبل ایک تنہا فرد خدا تعالیٰ کی طرف بلائے کیلئے مبعوث ہوا۔ دنیا نے اس کی شدید مخالفت کی اور اس کے ختم کردینے کی پوری کوشش کی گئی۔ لیکن وہ دن بدن اپنے مشن میں کامیاب ہوتا گیا۔ اس کی وفات کے بعد اس کی خلافت قائم ہوئی پھر اس کی بھی شدید مخالفت کی گئی۔ اور آج وہ ایک بیچ ۲۵۔۵۰ سال میں لاکھوں پھلوں کی صورت اختیار کر گیا ہے اور اب ہم اس فصل کو کاٹ رہے ہیں۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے دامن سے وابستہ لوگوں کو ہر میدان میں فتح دی اور ان کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ۲۵ سال میں جماعت کہیں کی کہیں پہنچ گئی اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے تمام براعظموں میں اس عقیدہ کے ماننے والے لوگ موجود ہیں۔ آج ہم ایک معمولی جمعہ کیلئے جمع ہوئے ہیں اس میں اس جلسہ سالانہ سے چار گنا سے زائد احمدی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری سال ہوا۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں جماعت کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی تھی۔

خطبہ جمعہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء میں آپ نے فرمایا۔

”اگر پہلے ایک سے لاکھ ہوئے تو آج سے پچاس سال کے بعد وہ کروڑوں ضرور ہو جائیں گے۔ اگر آج سے ۲۵ سال پہلے جماعت دس بارہ گنا بڑھی تو اگلے ۲۵ سال میں کم سے کم دس بارہ گنے ضرور بڑھنی چاہیے۔“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں جماعت کی تعداد ۴ لاکھ تھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد مبارک میں جو کہ صرف چھ سال پر محیط تھا ایک لاکھ ہی شمار کریں تو یہ ۵ لاکھ اگلے ۲۵ سال میں دس بارہ گنا ہوئے کم عدد سے ہی ضرب دیں تو ۵۰=۱۰x۵ گویا کہ خلافت ثانیہ کے شروع کے ۲۵ سال میں یہ تعداد پچاس لاکھ ہو جاتی ہے اور اگلے پچیس سال میں پھر مزید پچاس لاکھ اس طرح جماعت کی کل تعداد خلافت ثانیہ میں ایک کروڑ بنتی ہے۔“

”آج سے پچاس سال کے بعد وہ کروڑوں ضرور ہو جائیں“ ۱۹۴۰ء سے پچاس سال ۱۹۹۰ء کو ہو جاتے ہیں۔ ۱۹۹۰ء یہ وہی دور ہے جس میں سے ہم گذر رہے ہیں اور جماعت لاکھوں سے ترقی کرتے ہوئے اب کروڑوں کی طرف جارہی ہے اور عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تعداد اربوں کا رخ خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں کرنے والی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے الفاظ مبارک، کہ اگلے پچاس سالوں میں کروڑوں ہو جائیں کس شان سے پورے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعودؑ کی خواہش کو کس قدر عزت بخشی کہ صرف ایک سال کے عرصہ میں ہی ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار سعید روحیں جماعت میں شامل ہوئیں یہ نظارہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کے موقع پر دنیا بھر کے لوگوں نے دیکھا۔ خلافت ثالثہ کے بابرکت دور میں اگرچہ جماعت کی تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی مشیت کے تحت خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں جماعت کی تعداد کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔ اور دنیا بھر میں ۱۶۰ ملکوں میں جماعت

کے مشن اور تنظیمیں قائم ہو چکی ہیں جو شب و روز تبلیغ اسلام اور تربیت میں مصروف ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے جن ۱۶۰ ملکوں میں احمدیت کے کھیت اگائے ہیں وہاں ان تمام روحوں کی سیرابی کیلئے اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسلم ٹیلیوژن کی نعمت عطا فرمائی ہے جس کی بدولت یہ احمدی براہ راست اپنے دل و جان سے پیارے آقا سے براہ راست تعلق پیدا کر کے روحانی پیاس بجھا سکتے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ انگریز کہتے تھے کہ ہم پر سورج غروب نہیں ہوتا کہ ہر جگہ ان کی حکومتیں قائم ہیں۔

آج دنیائے احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا حرف ہی ایک جماعت ہے جو خلافت کی برکت سے زمین و آسمان پر اپنی کندیں ڈال رہی ہے زمین پر اگر کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے آسمان پر اگر کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس کی صدائیں آسمان سے گونجتی ہوئی خطہ زمین کے طول و عرض میں پھیل جاتی ہیں۔ جہاں ہر جگہ عقیدہ تہذیب احمدی ان کو اپنے سینوں میں لیتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ”اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتا ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہاں میں بھی اونچا کرے“

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تحریری فرمائی ہے خلافت کے زیر سایہ دن بدن وہ دنیا میں پھیلتی جا رہی ہے اور مستحکم ہوتی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ خلافت کی اس عظیم نعمت سے ہمیں ہماری نسلوں کو قیامت و ابستہ رکھے اور متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## میدان تبلیغ کا ایمان افروز واقعہ

مکرم مولوی ظفر احمد گلبرگی مبلغ بیتاپور نے اپنی تبلیغی رپورٹ بھجواتے ہوئے لکھا ہے کہ: گذشتہ دورہ بیتاپور کے موقع پر ایک مقام کوریٹا میں تبلیغ کرتے ہوئے تین غیر احمدی علماء نے اس گاؤں میں بہت شر پھیلانے کی کوشش کی اس پر خاکسار ظہیر احمد خدام نگران تبلیغ یوپی نے بھرے مجمع میں ان سے کہا کہ آپ لوگ اس قسم کی شہودگی سے باز آجائیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ آپ سے پٹنے گا۔ چنانچہ اس واقعہ کے دو ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے ان تینوں علماء کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ ایک کے پٹے کا موڑ سانگیل سے ایک حادہ ہو گیا اس کا سر پھٹا اور شدید زخمی ہوا۔ دوسرا مولوی ایک چور کی لڑائی میں گرفتار ہوا۔ اور تیسرا ایک عورت کے الزام میں مملوث ہو کر جب گھر واپس آیا تو اسکی بیوی نے اسے جھاڑو مار کر گھر سے نکال دیا اور اس نے بذر ریحہ خلع علیہ کی اختیار کر لی۔ ظہیر خدام (محرر دعوت الی اللہ یوپی)

## درخواست دعا

خاکسار کی دینی و دنیوی ترقیات و صحت و تندرستی کیلئے اور میرے لڑکے شیخ چاند مجیب کے کاروبار کی ترقی کیلئے نیز بہترین داعی الی اللہ بننے کے لئے احباب سے عاجز و دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ الہیہ ہاتھ محبوب مگر، اندر ہر پردیش۔ طاعت۔ 50)



۲۰ رجب ۱۴۴۰ھ

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء

# یوم البیعة

محترم  
مولانا محمد حمید کوثر صاحب  
استاد جامعہ احمدیہ قادیان

وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ  
سیکھنے کیلئے اور گندی زبیت اور کاہلانہ اور غدارانہ  
زندگی کو چھوڑنے کیلئے مجھ سے بیعت کریں پس جو  
لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں۔  
انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا  
غموخار ہوں گا اور ان کا بار بکا کرنے کیلئے کوششیں  
کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں  
ان کیلئے برکت دے گا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر  
چلنے کیلئے بدل و جاں تیار ہوں۔ یہ ربانی حکم ہے جو  
آج میں نے پہنچا دیا ہے۔ اس بارہ میں عربی الہام یہ  
ہے اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ  
وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا  
الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ  
يَذُ اللَّهُ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ۔

آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کیلئے  
آپ نے دس شرائط مقرر فرمائیں (جو اسی اخبار میں  
دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیے) اتفاق کی بات ہے کہ  
۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ نے دس گیارہ بجے شب  
یہ شرائط بیعت تحریر فرمائیں اور اسی روز اور اسی  
وقت سیدنا میرزا بشیر الدین محمود (رضی اللہ عنہ)  
کی ولادت بھی ہوئی۔ اس طرح جماعت احمدیہ اور  
پسر موعود کی پیدائش تو ام ہوئی۔

## بیعت اولیٰ

آپ پہلے ہی بذریعہ اشتہار اعلان فرما چکے تھے  
کہ جو دوست بیعت کرنا چاہیں وہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۹ء  
کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ چنانچہ حضرت اقدس  
کے اشتہار پر جموں، خوست، بھیرہ، سیالکوٹ۔  
گوداسپور۔ گوجرانوالہ۔ پٹیالہ۔ جالندھر۔ انبالہ  
مالیر کوٹلہ وغیرہ اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ  
پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز لدھیانہ میں حضرت  
غنی عبد اللہ سنوریؒ کی روایت کے مطابق ۲۰  
رجب ۱۳۱۰ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت  
صوفی احمد جانؒ کے مکان واقع محلہ جدید میں ہوا۔  
وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کیلئے ایک رجسٹریار  
کیا گیا۔ جس کی پیشانی پر یہ لکھا گیا ”بیعت توہرائے  
حصول تقویٰ و طہارت رجسٹری میں ایک نقشہ تھا جس  
میں نام ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔

حضرت اقدس بیعت لینے کیلئے مکان کی ایک  
کچی کوٹھڑی میں (جو بعد میں دارالبیعت کے مقدس  
نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے اور دروازے پر حافظ  
حامد علی صاحبؒ کو مقرر کر دیا اور انہیں ہدایت دی  
کہ جسے میں کہتا جاؤں اُسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔  
چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نور  
الدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ حضرت اقدس نے  
مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور لمبی  
بیعت لی۔ ان دنوں بیعت کے الفاظ مندرجہ ذیل  
تھے۔

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور

اسلام کا نقشہ کھینچتے ہوئے خدا کے حضور عرض کرتا  
ہے۔

دین احمد کا زمانہ سے ملتا جاتا ہے نام  
قبر ہے اے میرے اللہ یہ ہوتا کیا ہے  
کس لئے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے  
دیر عیسیٰ کے اترنے میں خدایا کیا ہے  
عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجھ پر سب حال  
کیا کہوں ملت اسلام کا نقشہ کیا ہے  
رات دن فتنوں کی بوچھاڑ ہے بارش کی طرح  
گر نہ ہو تیری صیانت تو ٹھکانا کیا ہے  
(الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۳۳)

☆ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے تحریر کیا۔  
یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے  
ضم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ  
سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام  
کے ابتدائی حالات کا کچھ ذکر اس مضمون کے شروع  
میں کیا گیا ہے جیسے ہی آپ اپنی جوانی کے سالوں  
میں داخل ہوئے آپ نے اسلام پر ہونے والے  
اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ شروع فرمادیا۔  
۱۸۸۰ء میں آپ نے اپنی معرکہ الآراء تصنیف  
برائین احمدیہ کا پہلا حصہ تصنیف فرمایا۔ اس وقت  
تک آپ کا نہ تو کوئی دعویٰ تھا اور نہ اس سلسلہ میں  
کسی قسم کا اعلان۔ لیکن بعض نیک اور متقی مسلمانوں  
کی دور بین نگاہوں نے یہ دیکھ لیا کہ اسی انسان سے  
اسلام کی بعثت ثانیہ کی کرن طلوع ہو رہی ہے۔  
چنانچہ لدھیانہ کے مشہور صوفی بزرگ نے آپ کو  
مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر  
تم مسیحا بنو خدا کیلئے  
نیز آپ سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ لوگوں سے  
بیعت لیں اور ایک جماعت کی بنیاد رکھیں۔ لیکن  
حضرت اقدسؒ اس سے انکار فرماتے رہے اور یہ  
جواب دیتے رہے ”لَسْتُ بِمَأْصُورٍ“ میں مامور  
نہیں ہوں یعنی مجھے ابھی تک اللہ کی طرف سے ایسا  
کوئی حکم نہیں ملا۔

بیعت لینے کا حکم و اعلان  
۱۸۸۸ء کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
لوگوں سے بیعت لینے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس ارشاد  
الہی کے مطابق آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو بذریعہ  
اشتہار اعلان فرمایا۔

”میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو  
عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں  
کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں

مسلمانوں کے سینکڑوں جگہ گوشے عیسائیت کی  
لیٹ میں آگئے۔ اور جو بظاہر مسلمان نظر آ بھی  
رہے تھے اُن کی اکثریت عملی اور اعتقادی اعتبار سے  
دن بدن اسلام کی اصل تعلیم و روح سے دور ہوتی  
چلی جا رہی تھی۔ بعض اپنے اور غیر یہ محسوس کرنے  
لگے تھے کہ اگر اس سیل رواں کو روکا نہ گیا تو شاید  
کچھ عرصہ بعد ہندوستان میں بھی اندلس کی طرح  
مسلمانوں کا صفایا ہو جائے گا۔ چنانچہ اُس زمانہ میں  
مسلمانوں کی انتہائی بدتر صورت حال کے بارے میں  
چند معتبر شخصیات کی تحریرات پیش خدمت ہیں۔

☆ مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک  
لطم کو پارہ پارہ کر دیا اور اُن کے تمام امتیازات کو صفحہ  
ہستی سے مٹا دیا۔ (آزاد مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۵۱ء)  
☆ مولانا حالی نے ۱۸۷۹ء میں لکھا۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی  
ایک اسلام کا رہ گیا نام باقی  
☆ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے لکھا۔

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود  
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود  
مسلمانوں کی ایسی افسوسناک و خطرناک و  
دردناک صورت حال دیکھ کر مسلمانوں کی طرف  
سے بغض دعائیں اور التجائیں کی جانے لگیں۔  
چنانچہ اُس زمانہ میں ایک کتاب ”فون حرمین“ شائع  
ہوئی۔ اُس کے مصنف آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں عرض کرتے ہوئے تحریر  
کرتے ہیں۔

”خدا را ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے  
نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخر الزمان کو  
جلد بھیجے تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان اور  
ایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو اور ضلالت کا  
نقدان ہو۔ یا رسول اللہ! اب عقل اور اسباب  
ظاہری کا سہارا جاتا رہا تو قوی بے کار ہو گئے ہمتیں  
پست ہو گئیں۔ خونخواران تثلیث نے ان کو قعر  
مذلت میں اس طرح دھکیل دیا کہ اب پھر ابھرنے  
کی صورت نظر نہیں آتی۔ اے نبی اللہ بتائیے کہ  
شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا  
کہاں پائے گی اور کیونکر امام موعود علیہ السلام کے  
حضور اپنی فریاد پہنچائے گی اب دل کے زخم کی ٹپک  
اور سوزش ناقابل اظہار ہے۔“

اسی طرح ایک مولوی شکیل احمد سہوانی ۱۳۰۹  
ہجری مطابق ۱۸۹۲ میں اہل اسلام کی خطرناک  
حالت سے خائف و دہشت زدہ ہو کر مسلمانوں اور

ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی  
امت کے ہر فرد کو بڑے واضح الفاظ میں یہ حکم دیا تھا  
فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ زُجِرُوا وَخَبَرُوا عَلَى الثَّلَجِ  
فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِي

(سنن ابن ماجہ الجہاد فی کتاب القہن۔ باب خروج المہدی)  
کہ جب تم امام مہدی (علیہ السلام) کو دیکھو تو  
اس کی بیعت کرو، اگرچہ کہ بیعت کرنے کیلئے تمہیں  
برف پر سے گھٹنوں کے بل ریگتے ہوئے چلنا پڑے۔  
کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے خلیفہ اور مہدی ہوگا۔  
چنانچہ سیدنا محمد المصطفیٰ ﷺ کی ہجرت کے  
۱۲۴۹ سال بعد ۱۲ شوال ۱۵۵۰ ہجری میں مشرق  
پنجاب (بھارت) کے ایک گاؤں قادیان میں  
سکونت پذیر ایک فارسی خاندان کے گھر میں ایک  
بچہ پیدا ہوا جس کا نام ”غلام احمد“ رکھا گیا۔ اپنی  
طبیعت کے اعتبار سے عام بچوں سے مختلف یہ بچہ  
آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگا۔ مگر دیکھنے والے  
محسوس کر رہے تھے کہ بچہ کوئی عام انسان نہیں  
ہے۔ بچپن سے ہی اُس کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کی  
طرف غیر معمولی رجحان اس پروان چڑھ رہے  
طفل کے روشن مستقبل کی غمازی کر رہا تھا۔ اس  
طفل کے والد محترم نے بچے کی تعلیم کا انتظام اُس  
زمانہ میں میسر و سائل کے مطابق کیا۔ تین مدرسین  
نے اردو۔ عربی۔ فارسی وغیرہ کی ابتدائی تعلیم دی۔

دوسری طرف ہمارے ملک ہندوستان پر سات  
سمندر پار سے آئی ہوئی انگریز قوم نے قبضہ کر رکھا  
تھا۔ ابتدا میں جب یہ قوم ایسٹ انڈیا کمپنی کے زیر  
عنوان ہندوستان میں داخل ہوئی تو یہاں کے  
جگڑتے اور خراب ہوتے ہوئے سیاسی اور اقتصادی  
حالات کو مزید بدتر بنانے کی سوچی سمجھی اور کامیاب  
و موثر کوششیں کی اور اس طرح آہستہ آہستہ دہلی کی  
عنان حکومت انگریز قوم کے ہاتھوں میں آگئی۔  
ابتدائی طور پر انگریز قوم نے ہندوستان کے اقتدار پر  
قبضہ کرنے کے بعد حالات کو درست کیا اور عدل و  
انصاف قائم کیا۔ لیکن شروع میں امن و انصاف  
قائم کرنے والی عیار قوم وقت کے ساتھ ساتھ  
ہندوستانی قوم پر غلامی کی طنائیں کسنے لگی۔ جسمانی  
طور پر غلام ہندوستانی قوم کو اُس وقت شدید جھکا لگا  
جب کہ اُن کے مذہب اور دین کو تبدیل کروانے کی  
مذموم کوششیں شروع کی گئی۔ مغرب سے مسیحیت  
کو پھیلانے کیلئے پادری اور مناد فوج در فوج  
ہندوستان میں داخل ہونا شروع ہوئے۔ ان  
پادریوں کی منظم اور گمراہ کن سازش کا سب سے  
پہلا شکار انحطاط کے مارے ہوئے مسلمان ہوئے۔



خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں استغفر اللہ ربی۔

## بیعت کے بعد نصائح

حضرت اقدس کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے تھے۔ چند نصائح بطور نمونہ درج ہیں۔

”اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہیے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام نظر حفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعلیم کی جائے اور عملاً اس تعلیم کا ثبوت دیا جائے۔“

”ہمہ وجہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہیے کہ شرک لازم نہ آئے ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دست درکار دل بایار والی بات ہونی چاہئے۔“

”دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیوں کہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کیلئے ہمت اور کوشش سے تیار ہو۔“

”قتلہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شربہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہیے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے۔“

بعض لوگ بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرمائیں۔ اس کا جواب اکثر یہ دیا کرتے تھے کہ نماز سنوار کر پڑھا کر اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں۔ اور قرآن شریف

بہت پڑھا کریں۔ آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں۔ سورہ فاتحہ پڑھا کریں۔ درود شریف لاحول اور سبحان اللہ پڑھا دمت کریں۔ اور فرماتے تھے کہ بس ہمارے وظائف تو یہی ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۱۷۴)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے جب بیعت کا آغاز فرمایا تو قرآن مجید اور بزرگان امت کی بہت سی پیشگوئیاں کمال صفائی سے پوری ہو گئیں۔ ان میں سے چند کا ذکر درج ذیل ہے۔

☆ حضرت اقدس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فروری مارچ ۱۸۸۸ء کو بیعت لینے کا حکم دیا۔ اور یہ ہجری سال ۱۳۰۵ھ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورہ نور آیت استخفاف میں فرماتا ہے۔ وَعَذَلَلْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمُ لَعَلِّي اللَّهُ نِيْلًا مِّنْ مَّيْنِهِمْ سَيَذَرِيَنَّهُمْ فِي خَلَائِفِهِمْ يُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ أَفَرَأَيْتُمْ لِيَخْلَفْتُمْ فِي الْأَرْضِ وَهُمْ لِيُخْلِفَنَّهُمْ لَعَلِّي اللَّهُ يَسْخَرَكُم مِّنْهُمْ فَتَعْلَمُونَ

عربوں میں یہ طریق تھا کہ وہ حروف ابجدیہ کو عدد بیان کرنے کیلئے استعمال کیا کرتے تھے۔ او

الف سے ایک مراد ہے ”ب“ سے دو اور ”ج“ سے تین ”د“ سے چار وغیرہ۔ اب اس اصول کے مطابق اگر ہم لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کے عدد بنائیں تو مندرجہ ذیل شکل بنتی ہے۔

ل ی س ت خ ل ف ن م  
۳۰۵ = ۳۰ + ۵ + ۵۰ + ۸۰ + ۳۰ + ۶۰۰ + ۳۰۰ + ۶۰ + ۱۰ + ۳۰

۱۳۰۵ھ وہی سال ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بیعت لینے کا حکم دیا۔

☆ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انصار مہدی کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔

لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَہَا كُنُوْزٌ لِّیْسَتْ مِنْ ذَّهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ وَلٰكِنْ بَہَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ عَرَفُوْا اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ وَهُمْ اَنْصَارُ الْمَهْدٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ

(کفایۃ الطالب فی مناقب علی ابن طالب) یعنی اللہ عزوجل کے ہاں سونا چاندی کے علاوہ اور بھی خزانے ہیں اور وہ مومن مرد ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عرفان حاصل ہے اور وہ مہدی آخر الزمان علیہ السلام کے انصار ہوں گے۔

☆ السید السند الشیخ سلیمان الحسینی البلخی المتوفی ۱۲۹۲ھ بحری کتاب ینائج المودۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ یبایعۃ العارفون من اهل الحقائق عن شہود و کشف

یعنی اہل حقائق میں سے عارفین نشانات کے مشاہدہ اور انکشاف الہی کے تحت اس کی بیعت کریں گے وہ سلسلہ جس کی بنیاد ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں رکھی گئی تھی۔ آج ایک سو دس سال کے بعد دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا ہے ہر سال لاکھوں انسان اس میں داخل ہو رہے ہیں ہم خاص طور پر ان مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں جو کہ اپنے آپ کو سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت میں بیعت کر کے ضرور شامل ہو جائیں۔ کیوں کہ یہ حکم ہر مسلمان کیلئے تھا۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد المسیح الموعود و المہدی الموعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اے مسلمانو اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی

طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنیاد ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سہ شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے بارگ کو جس کی راہبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی ابھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔

(ازالہ اوہام اول صفحہ ۳۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۳۔ ۱۰۵)



## انعامی مقالہ نویسی

دری سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے انعامی مقالہ نویسی کیلئے ”قرآن نے دنیا کے علوم کو کیا دیا“ کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ نگاروں کو یہ گائیڈ لائن دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ عنوان کے تحت قرآن کریم میں مذکورہ علوم علم جغرافیہ، علم طبیعیات، علم کیمیا، علم نجوم اور علم طبابت کے تعلق سے قرآنی آیات کے حوالہ سے اپنا مقالہ مرتب کریں

مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰ روپے۔ ۱۰۰۰ روپے۔ اور ۵۰۰ روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حدیث نبوی اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى الْمُنْتَهٰی ترجمہ۔ تم علم حاصل کرو پگھوڑے سے لیکر قبر تک۔ یعنی ہر مسلمان کو پیدائش سے لیکر قبر میں جانے تک علم کے حصول کیلئے جدوجہد کرنی چاہیے۔ تحریری کام میں حصہ لینے سے انسان کے علم میں گراں قدر اضافہ ہوتا ہے۔ انگریزی کی ایک ضرب الشل میں یہ بات ٹھیک کہی گئی ہے۔

Reading makes an informed man' writting makes a perfect man"

افراد جماعت سے گزارش ہے کہ وہ خود بھی قرآن مجید میں ان علوم کے بارے بغور مطالعہ کریں اپنے بچوں کو بھی اس تحقیقی مضمون پر مقالہ لکھنے کی تحریک کریں۔ خود بھی اس مقابلہ میں شامل ہوں۔

### شرائط مقالہ

- ☆ مضمون کم از کم ۱۰۰۰ الفاظ پر مستند ہونا چاہئے۔ جو عربی اردو ہندی یا انگریزی زبان میں لکھا جاسکتا ہے۔
  - ☆ مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔
  - ☆ مقالہ خوشخط، صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں تحریر کیا جائے۔
  - ☆ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔
  - ☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔
  - ☆ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں ہے۔
- مورخہ ۲۸ فروری ۲۰۰۰ تک مقالہ بذریعہ رجسٹری ڈاک بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

## اعلان دعا

میرے بچوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود رشید صوبائی صدر لیجہ احمدیہ - اعانت - 100/)



# نومبا تعین اور ہماری ذمہ داریاں

محترم مولانا  
محمد انعام صاحب غوری  
ناظر و موعود تبلیغ قادیان

واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تاکہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے آج سے دس سال پہلے ۱۱ مئی ۱۹۹۰ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ اس سے ملتا جلتا اور کئی پہلوؤں سے ذرا مختلف نظام جماعت احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا جس کا نام وقف عارضی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ اس پروگرام سے آنکھیں بند کئے رہی ہے۔ حضور انور نے جماعت کو متنبہ فرمایا تھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے افراد کے شامل ہونے کی خوشخبری عطا فرما رہا ہے وہاں اگر ہم ان کی تربیت سے غافل رہیں اور بروقت اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا تو نہ صرف یہ جماعت اور نومبا تعین کے لئے خطرہ ہے بلکہ آئندہ بنی نوع انسان کیلئے بھی خطرات درپیش ہو سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت کریمہ کے ضمن میں فرمایا قرآن کریم کی نصیحت یہ ہے کہ پہلے ان (واقفین عارضی) کو بلاؤ۔ اُن کی کچھ تربیت کرو۔ پھر اُن کو واپس بھیجو۔ واقفین عارضی کیلئے یہ ضروری ہے کہ انہیں ضرور تعلیم دی جائے۔ حضور نے فرمایا ہندوستان میں آج کل خدا کے فضل سے کثرت سے تبلیغ ہو رہی ہے اور جوق در جوق بعض جگہ لوگ حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان سب جگہوں میں وقف عارضی کے نظام کو دوبارہ زندہ کرنا ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں ممکن ہے جہاں آپ کو اساتذہ مہیا ہو سکتے ہیں اور کم سے کم محنت سے زیادہ سے زیادہ بہترین انتظام جاری کیا جاسکتا ہے۔ وہاں آپ یہ نظام جاری کر دیں۔ خدام اور انصار اور لجنات قرآن کریم سکھانے اور نمازیں سکھانے کے اپنے پروگرام میں اس مضمون کو پیش نظر رکھیں۔ اس طریق پر جب ہم کام کریں گے تو انشاء اللہ جس کثرت کے ساتھ دنیا میں اسلام پھیلے گا۔ اسی رفتار کے ساتھ ساتھ اسلام کا روحانی نظام مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔ اور جو شخص بھی اسلام میں داخل ہو گا وہ خدا کے فضل سے کامل طور پر ایک ایسے نظام کا حصہ بن جائے گا جو اس کو سنبھالنے والا ہو گا اور نئے آنے والوں کو سنبھالنے والا ہو گا۔ یہ نہیں ہو گا کہ کچھ لوگ داخل ہو گئے۔ رپورٹوں میں ذکر آگیا۔ نعرہ بکبیر بلند ہو گئے اور پھر دو سال چار سال کے بعد نظر ڈال کے دیکھیں تو پتہ چلا کہ وہ سارے علاقے آہستہ آہستہ عدم تربیت کا شکار ہو کر واپس اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ وہ خطرات ہیں جن کے پیش نظر قرآن کریم نے حیرت انگیز طور پر ایسی خوبصورت نصیحت ہمارے سامنے رکھی ہے کہ جس کے اندر ہماری ساری تربیتی ضرورتیں پوری ہوتی ہوئی دکھائی دیتی

کو یاد رکھنا چاہئے جو اُس نے سورۃ النصر میں اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہونے والے دور کے متعلق ارشاد فرمایا تھا کہ:-

”جب اللہ کی مدد اور کامل غلبہ آجائے گا اور تو اس بات کے آثار دیکھ لے گا کہ اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوں گے۔ اُس وقت تو اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کرنے میں بھی مشغول ہو جائیو اور (مسلمانوں کی تربیت میں جو کوتاہیاں ہوئی ہوں اُن پر) اس (خدا) سے پردہ ڈالنے کی دعا کیجو۔ وہ یقیناً اپنے بندے کی طرف رحمت کے ساتھ لوٹ لوٹ کر آنے والا ہے۔“ (سورہ نصر آیات ۳۲-۳۱)

اس میں محض زبانی طور پر تسبیح و تحمید اور استغفار کا ورد کرتے رہنے کی ہدایت نہیں ہے بلکہ ان نئے آنے والوں کے حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لینے کی ہدایت ہے کیونکہ اس جائزہ کے نتیجے میں کہیں تو نومبا تعین کے اخلاص اور استقامت کے ایسے ایمان افروز واقعات نظر آئیں گے جن کو دیکھ کر سن کر بے ساختہ دلوں سے خدا کی حمد و ثنا کے ترانے بلند ہوں گے اور کہیں اُن کے اندر ایسی کمزوریاں نظر آئیں گی جو زیادہ تر نفس پرست مولویوں یا بگڑے ہوئے معاشرہ کی پیداوار ہوں گی۔ ان کو دیکھ کر اصلاحی اقدامات کے ساتھ ساتھ اپنی کم مائیگی پر نظر کر کے استغفار کرنا ایک جزو لازم ہو جائے گا۔ پس آج کل جماعت احمدیہ کو بھی اس لحاظ سے نومبا تعین کے حالات کا تجربہ کرتے رہنے اور پھر تسبیح و تحمید اور استغفار کے حکم پر عارفانہ رنگ میں عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا رہے۔

## نومبا تعین کی تربیت کا

### سنہری اصول

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:-

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً  
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ  
لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ  
إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝  
(سورہ توبہ آیت ۱۲۲)

ترجمہ:- اور مومنوں کیلئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر) تعلیم دین کیلئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہو کہ اُن کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو

اچکے ہیں الحمد للہ۔ اور اگر ہم صرف ہندوستان کی بات کریں تو ہندوستان کے طول و عرض میں اس سال سترہ لاکھ دس ہزار سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔ ان میں سے اکثر وہ غریب اور سادہ لوح مسلمان ہیں جو مولویوں کے ستائے جاہلیت کے مارے اسلام کے بنیادی ارکان سے بھی ناواقف ہیں۔ لیکن صدیقی فطرت رکھنے والے یہ سادہ اور مخلص لوگ نفس پرست ملاؤں کے پیچھے سے آزاد ہو کر سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں اس امید پر داخل ہوئے ہیں کہ وہ جو محض نام کے مسلمان رہ گئے تھے اب انہیں حقیقی اور باعمل مسلمان بنایا جائے۔ اور یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کیلئے حضرت مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا ہے چنانچہ آپ کو ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہامیہ بتایا گیا کہ:-

چو دور خسروی آغاز کردند  
مسلمان را مسلمان باز کردند  
حضور علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:-  
”دور خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے کہ جب دور خسروی یعنی دور مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے۔ ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ تو اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔“

(تذکرہ طبع اول ۱۹۳۵ء صفحہ ۵۳۳)  
پس آئیے! نومبا تعین جن میں سے اکثر نام کے مسلمان ہیں۔ اُن کی تعلیم و تربیت کر کے انہیں حقیقی مسلمان بنانے کے عظیم جہاد میں ہم سب جو پرانے اور پیدائشی احمدی خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں مقدور بھر حصہ لے کر دنیا اور آخرت کی حسانت حاصل کریں۔

ذیل میں نومبا تعین کی تربیت کے چند اہم ذرائع اور نومبا تعین کیلئے اپنے دلوں میں محبت اور الفت پیدا کرنے والے چند امتیازی امور کا ذکر کیا جاتا ہے:-

## تسبیح و تحمید اور استغفار کا حکم

سب سے پہلے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے اُس فرمان

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دو عظیم الشان القاب بیان فرمائے ہیں ایک ”عبد اللہ“ دوسرے ”داعی الی اللہ“ (سورہ احزاب آیت ۴۷) چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی عبادت کا ایسا حق ادا کیا کہ اس سے بڑھ کر عبادت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اور اپنے اس معبود حقیقی کی طرف لوگوں کو بلانے کا بھی ایسا حق ادا کیا کہ اس سے بڑھ کر دعوت الی اللہ کی بجا آوری کا تصور بھی ممکن نہیں۔ اس لحاظ سے ہم علی وجہ البصیرت یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے تمام مراتب آنحضرت ﷺ کی ذات پر ختم ہو گئے اور دعوت الی اللہ کے تمام سلیقے بھی آپ کی ذات پر ختم ہو گئے۔ اب تو صرف آپ کے نقش قدم پر چلنے کی راہ کھلی ہے جتنی کوئی ہمت کر لے جتنا کوئی زور لگالے اور اللہ کی عبادت اور دعوت الی اللہ کی منازل طے کرے وباللہ التوفیق۔

احمدی احباب جانتے ہیں کہ ہمارے اولوالعزم پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کس زور کے ساتھ دعوت الی اللہ کی اس مبارک تحریک کو نئے سرے سے نافذ فرمایا ہے۔ کس کس طرح اس کی ضرورت۔ اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ بے شمار مجالس اور خطبات میں کس سوز و گداز کے ساتھ احباب جماعت کو اس مہم میں جٹ جانے کی ترغیب دلائی۔ کس کس طرح احباب جماعت اور عہدیداروں کو بیدار کیا اور اُنکی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں باغوں میں جا اُتارا اور دکھایا کہ دیکھو کس طرح درخت پھلوں سے لدے پڑے ہیں اور سمجھایا کہ اب پھلوں کے اُتارنے کا زمانہ آگیا ہے۔ اگر اب بھی ان درختوں سے پھل نہ اُتارو گے تو پھر یہ پھل جانور کھا جائیں گے یا گل سڑ جائیں گے یا چور اُچکے لے اڑیں گے۔!! بالآخر جماعت کے ایک طبقہ کو بات سمجھ آگئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جذبہ اطاعت کے ساتھ قوت عمل عطا ہوئی اور پھل اُترنے شروع ہوئے اور آج ایسا بابرکت دور آگیا ہے جس کا نقشہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس شعر میں کھینچا ہے کہ

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے  
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میوؤں سے لد گئے  
اللہ تعالیٰ نے آج یہ نظارہ دکھایا ہے کہ صرف سال رواں میں ساری دنیا میں ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد نفوس جماعت احمدیہ کی آغوش میں



☆۔ نو مبالغین کی تربیت کیلئے سب سے اہم امر جس کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اُن صوبوں میں خاص طور پر جہاں بکثرت لوگ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں وہاں ایسے تربیتی مراکز قائم کئے جائیں جہاں ایک گروہ آئے اور کچھ عرصہ وہاں رہ کر ضروری تعلیم و تربیت حاصل کر کے واپس چلا جائے پھر دوسرا گروہ آجائے اس طرح یہ سلسلہ سارا سال چلتا رہے یہ نظام پورے طور پر ابھی تک نافذ نہیں ہو سکا ہے۔ بعض صوبوں میں جزوی طور پر اور وقتی طور پر تربیتی کلاسز لگائی جا رہی ہیں۔ لیکن باقاعدہ تربیتی مراکز کے قیام کا منصوبہ ابھی تکمیل کے مراحل سے گزر رہا ہے بعض جگہوں پر اراضی خریدی جا چکی ہیں۔ بعض جگہوں پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف اسی سال ہندوستان میں سترہ لاکھ سے زائد نفوس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں تو ان کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ مستقل سارا سال کام کرنے والے تربیتی مراکز جلد از جلد قائم ہو کر کام کرنے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

اس میں شک نہیں کہ نو مبائعین میں سے اکثر غریب اور کم پڑھے لکھے بلکہ اکثر ان پڑھ ہوتے ہیں لیکن اگر غور سے ان کے حالات کا مشاہدہ کیا جائے تو صاف نظر آ جاتا ہے کہ یہ لوگ نہایت سادہ مگر اخلاص رکھنے والے اور سیرت صدیقی سے حصہ پانے والے ہیں۔ زیادہ کچھ نہ جانتے ہوئے بھی ایسی استقامت دکھاتے ہیں کہ پرانے احمدیوں کو ابتر مندی محسوس ہوتی ہے۔ بعض افراد کو جماعت


آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حقیقت  
افروز کلام کو سمجھتے ہوئے اگر ہم نو مبائعین سے  
محبت کریں اور اُن سے تواضع اور انکساری کے  
ساتھ پیش آئیں اور اُن کی تربیت کیلئے محنت کریں  
تو بہت اُمید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری  
کمزوریوں کو دور فرمائے گا اور ہماری خطاؤں سے  
صرف نظر فرما کر ہم پر بھی اپنی پیار کی نظر فرمائے  
گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔  
آمین۔

معائنہ احمدیہ، شیر اور قنفذ پر در مفید ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

**اَللّٰهُمَّ مَرْقَهُمْ كُلَّ مُرَقٍّ وَسَحِّقَهُمْ تَسْحِيقًا**

اے اللہ! انہیں پار چارہ کر دے، انہیں پس گر کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔



پاک محمد مصطفیٰ بنیوں کا سردار

جیج درود اس محسن پر تو دن میں سو بار

وہ جس سے خدا کی محبت خدا کرے  
جس سے تو کو دیکھ لڑت خدا کرے  
خدا کی حمد پر شہادت خدا کرے  
ایمان کی بوند میں حلاوت خدا کرے

ہمارے سید و مولا نہیں محتاج غیروں کے  
قیامت تک بس اب دورہ اُنہی کے فیض کا ہوگا  
جو اپنی زندگی ان کی غلامی میں گزارے گا  
بے گار رہنا ہے قوم فخر الٰہی سے ہوگا

ہم نے خدمت خلق اپنے مریضوں کا علاج  
دعا۔ دوا۔ صدقہ۔ پانیر  
دعائے حاجت

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

دعائے حاجت احمدیہ عالمی انجمن  
جماعت احمدیہ امریش

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE



# تحریک دعوت الی اللہ اور اُس کے شیریں ثمرات

## حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زریں ارشادات کی روشنی میں

مولانا محمد یوسف انور  
استاد جامعہ احمدیہ  
قادیان

آئندہ بھی شدید مخالفت ہونے اور  
جماعت کی فتح یابی پر حضور اقدس کا  
یقین اعلان

اس خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلہ رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور کسی دنیا کی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جودانی مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور نشان مٹا دے گا ان کا دنیا سے جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی۔ فرمایا

ہر احمدی ایک مبلغ کی صورت نظر آنا چاہیے

یہ دور سب سے زیادہ وقت کی قربانی چاہ رہا ہے اور بار بار میں جماعت کو متوجہ کر رہا ہوں کہ مجھے ہر احمدی ایک مبلغ کی صورت نظر آنا چاہیے۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے آپ کو ایک مبلغ سمجھیں اور تبلیغ کیلئے باقاعدہ اپنا وقت قربان کریں۔ ہر زائد وقت کو اپنے خدا کا وقت سمجھتے ہوئے لذت کے حصول کو کم کرتے چلے جائیں رفتہ رفتہ اور ان اوقات کو تبلیغ کیلئے وقف کر دیں اور رفتہ رفتہ آپ دیکھیں گے کہ تبلیغ میں جو لذت آپ کو حاصل ہوگی وہ ساری دوسری لذتوں پہ غالب آجائے گی۔۔۔

سب سے اہم تدبیر اس وقت تبلیغ ہے فرمایا کیونکہ دشمن جس چیز پر حملہ کرے بیدار مغز قوموں کا کام ہے کہ تجزیہ کر کے معلوم کریں کہ اُس کے حملے کا رخ کیا تھا اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہے اُس سمت میں پوری قوت اور پوری شان کے ساتھ ابھر کر سامنے آنا چاہیے یہ ہے زندگی کا اسلوب اور موجودہ تحریک کا اگر آپ تجزیہ کریں تو انہوں نے جماعت کی تبلیغ پر حملہ کیا ہے جماعت کی مرکزیت پر حملہ کیا ہے اور ان وسائل پر حملہ کیا ہے جن وسائل کو ہم احمدیت کو پھیلانے کیلئے استعمال کیا کرتے تھے تو اس کا حقیقی جواب ایک زندہ قوم کی طرف سے تو یہی ہونا چاہیے کہ اچھا تم کہتے ہو ہم تبلیغ بند کر دیں ہم اس سے اتنا زیادہ کریں گے اتنا زیادہ قوت کے ساتھ اب ابھریں گے اس میدان میں کہ تم سے سنبھالا نہیں جائے گا۔ کہاں کہاں پیچھا کرو گے؟ ہر طرف احمدیت نئی شان کے ساتھ نئی نشوونما کے مناظر دکھاتے ہوئے ابھرتی چلی جائے گی یہ جواب ہے اور یہ جواب اب وقتی قربانی کو نہیں چاہتا ایسے جوش کو نہیں چاہتا کہ آج

اگست ۱۹۸۳ء پھر ایک اور جگہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں..... نظام جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان مسائل کو عمومی طور پر پیش نظر رکھ کر انفرادی طور پر ہر شخص کی راہنمائی کرے۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو ہونے والا ہے اس کا آغاز بھی پوری طرح اکثر جگہ پر نہیں ہوا تو پھر میں کیوں نہ آپ کو بار بار یاد کراؤں یہ تو سال کی بات ہے دو مہینے رہ گئے یا کم رہ گئے صدی میں کتنا وقت رہ گیا ہے باقی۔ اور اگلی ساری صدی کو ہم نے پیغام بھیجنا ہے اپنی طرف سے کہ آنے والی صدی اور اس کے بعد آنے والی صدیوں! ہمارے عشق اور ہماری قربانیوں نے تمہیں بھی حصہ دیا ہے اس لئے تم ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا یہ پیغام ہے جو ہماری آج کی احمدیت کی دنیا نے کل کی احمدیت کی دنیا کو دینا ہے اس لئے کمر ہمت کس لیں۔ (خطبہ جمعہ ۱۶ جون ۱۹۸۷ء)

فریضہ تبلیغ میں افراد جماعت کا جوش و

خروش اور قربانی کے مظاہرے

حضور انور نے فریضہ تبلیغ کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ساری دنیا سے روزانہ جو خطوط ملتے ہیں ان کو پڑھ کر انسان ایک اور ہی عالم میں پہنچ جاتا ہے اور ایسے حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے ہیں کہ میری زبان ساتھ نہیں دیتی۔ مجھ میں قوت بیان نہیں کہ میں آپ کو بتا سکوں کہ دلوں پر کیا واردات گذر رہی ہے اور کس طرح لوگ اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔ مائیں کیا اور بچے کیا بوڑھے کیا اور جوان کیا ساری جماعت ایک ہی فدایت اور عشق کے عجیب جذبے سے سرشار ہو کر دین کی راہ میں قربانیاں کرنے کیلئے تڑپ رہی ہے اور قربانیاں کرنے کے باوجود بھی پیاس نہیں بجھ رہی۔ یہ ایک عجیب بات دیکھی ہے حیرت انگیز قربانیاں پیش کرتے ہیں اور ساتھ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ مزا نہیں آیا۔ جو چاہتے تھے دیا نہیں ہو سکا دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جان ہے وہ بھی لے لے۔ یہ وہ جماعت ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ دنیا کے پردے پر کوئی نظیر نہیں ہے۔ فرمایا وہ جماعت آج کچھ اور ہے جس کو احرار نے مٹانے کی کوشش کی تھی سینکڑوں گنا زیادہ طاقتور ہے آج اس سے جتنی اس وقت تھی ۱۹۳۴ء میں آج جس جماعت کو مٹانے کی یہ کوشش کر رہے ہیں میں یقین دلاتا ہوں کہ کل یہی جماعت سینکڑوں گنا بڑھ کر ابھرے گی اور چھوٹے چھوٹے ممالک وہم بھی نہیں کر سکیں گے کہ ہم اکیلے اس جماعت کے اوپر حملہ کرنے کا بھی خیال کر سکتے ہیں۔۔۔

۱۹۹۸ء

داعی الی اللہ کی تحریک کا اعلان فرماتے ہوئے حضور اقدس ایدہ اللہ نے مختلف خطبات جمعہ اور خطابات میں احباب جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا ”اگر میری حقیقی خوشی اور دعا حاصل کرنا چاہتے ہو تو کامیاب داعی الی اللہ بنیں“ پیغام بر موقوفہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ۱۹۸۴ قادیان۔

پھر فرمایا ”میرا پیغام یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں۔“ خطاب ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء بحوالہ بدر ۱۹۸۷ء پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۱ء میں جماعت کو مخاطب ہو کر فرمایا ”دعوت الی اللہ ایک وسیع نظام کا نام ہے۔ اس میں جماعت کی انتظامیہ کو بھرپور حصہ لینا ہوگا اسلام کے خلاف کوئی کارروائی ہو اور اُس کے جواب میں فوری کارروائی نہ ہو اس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔ اس تیزی سے اس کے متعلق کارروائی ہونی چاہیے جیسے بجلی کی سرعت سے کام کیا جاتا ہے۔“

حضور کی تمنا

ایک خطبہ جمعہ میں آپ فرماتے ہیں ”میری تو دن رات کی یہ تمنا ہے دن رات دل میں ایک آگ لگی ہوئی ہے میں کیسے بھول سکتا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ مجھے یاد کرو اتار دے گا۔ اور میں یاد رکھوں گا۔ اور آپ کو بھی یاد کرو اتار دے گا۔ لیکن اگر آپ نے غفلت کی وجہ سے اس بات کو بھلا دیا تو یہ یاد رکھیں کہ آپ خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اس لئے نہ خود بھولیں نہ دوسروں کو بھولنے دیں“ آج جماعت کی سب سے اہم ذمہ داری خدا کا پیغام دوسروں تک پہنچانا ہے۔ خطبہ جمعہ ۲۸ اگست ۱۹۹۸ء

یقین کامل

فرماتے ہیں ”خوشی اور مسرت اور عزم یقین کے ساتھ آگے بڑھو، تبلیغ کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزار ہا سینوں میں یہ لوجہ رہی ہے۔ اس کو بجھنے نہیں دینا اس کو بجھنے نہیں دینا۔ تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا تم اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والا کرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم اس شمع کے امین بنے اور ہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ نو بلند تر ہوگی اور پھیلے گی سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام اتار کیوں کو آجالوں میں بدل دے گی خطبہ جمعہ ۱۲

الہی جماعتوں کا طرہ امتیاز ابتداء سے یہی چلا آیا ہے کہ باوجود شدید مخالفتوں اور نامساعد حالات کے دین الہی کی اشاعت و توسیع میں مصروف رہتی ہیں انہی الہی جماعتوں میں سے موجودہ دور میں جماعت احمدیہ بھی اسی مقصد کے پیش نظر بفضلہ تعالیٰ اپنے پیارے آقا خلیفہ وقت سے وابستگی کے نتیجے میں ہر قسم کی قربانی دیتے ہوئے اشاعت دین اور دعوت الی اللہ میں دن رات مصروف عمل ہے جس کے طفیل رحمت باران کی طرح جماعت احمدیہ کو شیریں ثمرات و برکات حاصل ہو رہی ہیں آج کی اشاعت میں جس عظیم الشان موضوع پر اس عاجز کو مضمون تحریر کرنے کیلئے ہدایت ملی ہے درحقیقت وہ اپنے اندر ایک عظیم وسعت رکھتا ہے میرا قلم ان تمام شیریں ثمرات کا جو دعوت الی اللہ کے رنگ میں موجودہ پیارے امام ایدہ اللہ کی بابرکت قیادت کی کامل راہنمائی میں جماعت احمدیہ کو موسلا دھار بارش کی طرح حاصل ہوئے اور ہو رہے ہیں ان چند سطور میں احاطہ نہیں کر سکتا۔

دعوت الی اللہ اور پیارے آقا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زریں ہدایات و ارشادات

قبل اس کے کہ آج کے اس اہم موضوع پر دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات کا تذکرہ کیا جائے مناسب اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں جو زریں ہدایات و ارشادات مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جماعت کو فرمائے اختصار کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے۔ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو خلافت رابعہ کا آغاز ہوا اور جنوری ۱۹۸۳ء کو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے باقاعدہ طور پر دعوت الی اللہ کی بابرکت تحریک فرمائی۔

ارشاد حضور انور: فرمایا ”آج اگر دنیا کا ہر احمدی یہ عزم کر لے کہ اس نے اپنے نفس کی قربانی داعی الی اللہ کے رنگ میں خدا کے حضور پیش کرنی ہے اور خدا کی طرف بلانا ہے تو وہ انقلاب جو ہم سے دور بھاگتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے وہ ایک مقام پر ٹھہر گیا ہے پھر وہ پلٹا ہے پھر وہ آپ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ کی طرف جھپٹتا ہوا نظر آئے گا تب کوئی نہیں کہہ سکے گا کہ ہم انقلاب کی طرف بڑھ رہے ہیں یا انقلاب ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔ پس دوستوں کو چاہیے کہ وہ داعی الی اللہ بننے کا عزم کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے خطبہ جمعہ ۲۸ فروری



آپ کہیں گے کہ ہمارا سب کچھ حاضر ہے لے لویہ  
ساری زندگی کے متعلق فیصلہ کو چاہتا ہے ایسا فیصلہ  
جو ہر روز دماغ پر حاوی ہو جائے یا آپ کے وجود پر  
قبضہ کر لے جو آپ سے روز مطالبہ کرے اور آپ  
کو اکسائے تبلیغ کرنے پر اور آپ سے پوچھا کرے  
سونے سے پہلے کہ آج تم نے اپنے عہد کو پورا  
کرنے کی طرف کتنے قدم آگے بڑھائے؟ اور ہر صبح  
اپنے نفس سے انسان محاسبہ کرے کہ آج رات میں  
نے زیر تبلیغ لوگوں کیلئے کتنی دعائیں کیں؟ اور کیا کیا  
تدبیریں سوچیں اُن کے لئے؟ تو زندگی پر ایک  
حاوی مضمون کی طرح چھا جائے مقصد زندگی بن  
جائے قبضہ کر لے آپ کے تصورات پر آپ کے  
جذبات پر اس طرح مبلغ بنا کرتے ہیں۔



## تصاویر واقفین و واقفات نوبھارت (قسط نمبر 5)

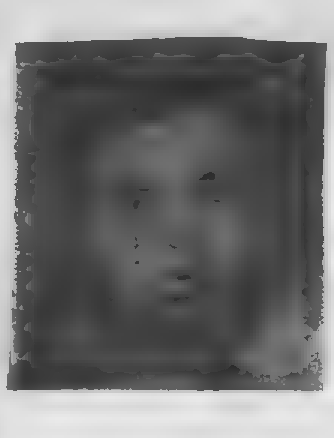
وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل بچے اور بچیوں کی تصاویر کی پانچویں قسط شائع کی جا رہی ہے۔ جن والدین کے لڑکے یا لڑکیاں تحریک وقف نو میں شامل ہیں اور ان کے فوتو تاحال اخبار بدر میں شائع نہیں ہوئے ان سے درخواست ہے کہ اپنے وقف نو میں شامل بچے بچی کی دو عدد پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وھائٹ فوتو دفتر شعبہ وقف نو تحریک جدید قادیان کو بھجوا دیں تاکہ آئندہ شائع ہونے والی قسط میں وہ تصاویر شائع ہو سکیں۔



نہیر احمد جلیل ولد عبد الجلیل پٹنگاڑی کیرل  
(8565A)



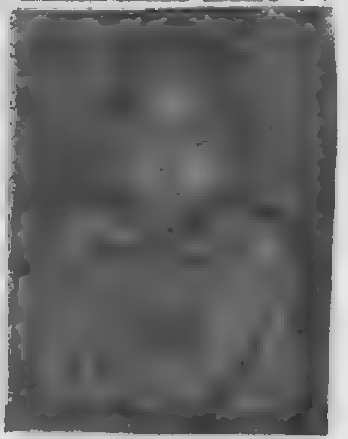
مقیب الرحمن ولد سرف علی احمد نراریہ  
آرام (10267 A)



راشید محمود ولد خالد محمود قادیان  
(967 C)



عبد الرحمن احمد ولد شوکت انصاری سیلف  
سلسلہ (8364A)



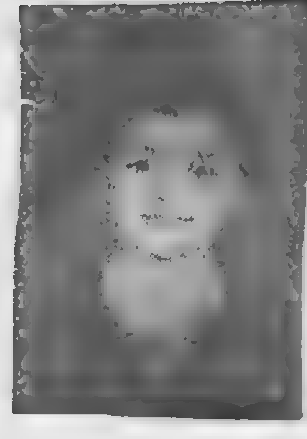
شاہد علی بن وند شیخ عطاء اللہ بن مین  
سلسلہ (1559B)



اسمہ انیسرہ بنت بی. اے. اعجاز پٹنگاڑی  
کیرل (4626A)



حسین الرحمن ولد حبیب الرحمن پٹنگاڑی  
کیرل (812A)



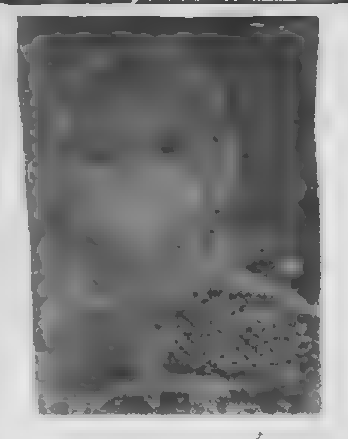
شامید بنت عبد الحمید پٹنگاڑی کیرل  
(10547A)



نشان احمد ولد عبد الحمید پٹنگاڑی  
کیرل (10547A)



یاسر حسن قریشی بنت محمد یوسف قریشی  
حیدر آباد (1658B)



فہیم الدین احمد ولد ظفر الدین کر ڈاہلی  
ازبک (10540A)



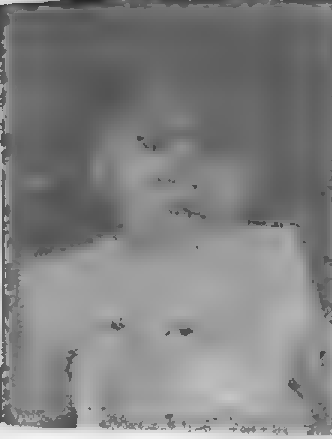
سید علیہ النور بنت امس. اے. حبیب  
بھونیشور ازبک (3555B)



آصفیہ الرحمن ولد عزیز الرحمن سوگندو  
ازبک (2855A)



احمد ناجد احمد دنام ایجر  
قادیان (10399 A)



شادیہ عقیل بنت عقیل احمد معلم  
بھونیشور (5427A)



ارسلان احمد ولد محمد برکت اللہ بھگور  
کرنٹک (10461A)



محمود احمد ناصر بن محمد رفیق لوہار کہ پوچھ  
کشمیر (4731A)



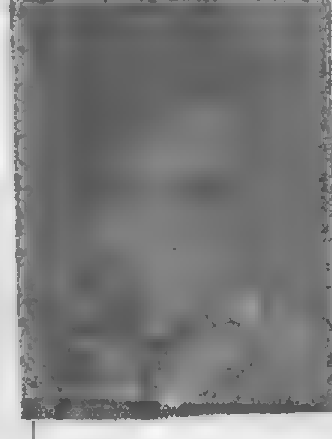
آفاق احمد ولد رفیق احمد تھوئی بنی بھار  
(4699B)



قدیمہ نصرت بنت منور احمد موکی بھنی  
بھار (11018 A)



بھیر احمد ولد محمد عبد الجب جید رگبار  
آندھرا (1130A)



ضوان احمد ذکی ابن منیر احمد قریشی ساکن  
امریکہ (1100C)



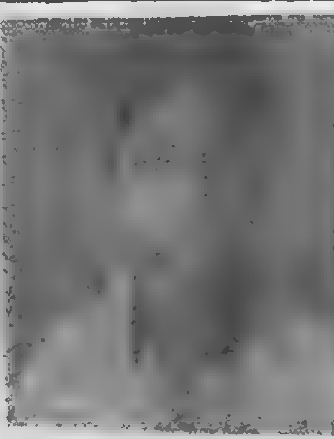
اسمہ النور عروب بنت وسم احمد سکندر رگبار  
آندھرا (8567A)



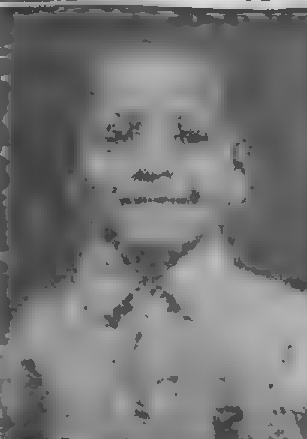
احسان احمد طلحہ ولد وسم احمد سکندر رگبار  
آندھرا (8567A)



صفیان احمد طارق ولد وسم احمد سکندر رگبار  
آندھرا (8567A)



نور الدین خان ولد کمال الدین خان  
کر ڈاہلی ازبک (7496A)



کے ناصر احمد ولد کے ناصر احمد  
قادیان (8645A)



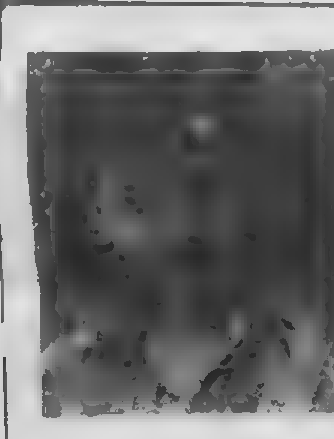
کے ظافر احمد ولد کے ناصر احمد  
قادیان (8645A)



مہر احمد ولد مظفر احمد بھگلی  
قادیان (11294)



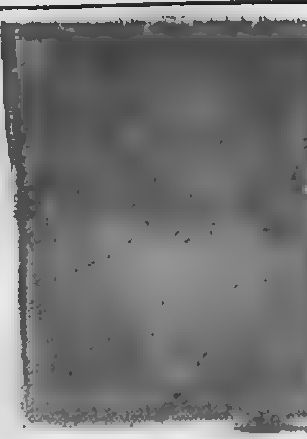
علیہ النور بنت عبد الواسع چار کوٹ  
کشمیر (1292 B)



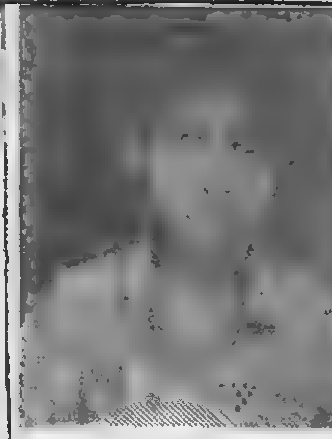
محمد طارق احمد ولد محمد افضل خان یاری  
سرینگر کشمیر (10816 A)



سید اعجاز الدین ولد سید انور الدین  
سوگندو ازبک (717 C)



علیم احمد ولد سید سلیم احمد سکندر رگبار  
آندھرا (11057A)



سید احمد ابراہیم ولد سید ابوالحسن حیدر رگبار  
آندھرا (4600A)



## ایک گل میں سمٹ گئی ہے بہار ایم ٹی

اے کے ذریعہ روحانی نظارے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریباً ۱۶۰ سے زائد ممالک کے احمدی ایک مالا میں ایم ٹی اے کے ذریعہ پردے گئے ہیں۔ پیشگوئی کے مطابق مشرق و مغرب کے احمدی ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں محبتیں بڑھ رہی ہیں دکھ بانٹے جا رہے ہیں۔ اور تمام عالم احمدیت ایک خاندان کی شکل اختیار کر گیا ہے اور ان کی تمام تقریبات عالمگیر ہو گئی ہیں۔ خطبہ جمعہ جلسہ سالانہ لندن۔ جرمنی۔ جلسہ سالانہ قادیان۔ عالمی بیعت درس قرآن۔ مجالس علم و عرفان۔ اردو کلاس۔ لقاء مع العرب۔ ہومیو پیتھی کلاس اور دیگر اجلاس اور مختلف دنیا کے روحانی پروگرام ہر روز ایم ٹی اے کے ذریعہ اکناف عالم میں دیکھے اور سنے جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ایم ٹی اے جماعت احمدیہ کی بنیادی ضرورت کے طور پر سامنے آیا ہے اور اسے تبلیغ و تربیت کے دونوں فوائد کا محققہ حاصل ہو رہے ہیں اور خدا کی مخلوق اس سے مستفید ہو رہی ہے۔

یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو پیارے آقا نے ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے نئے دور کا آغاز کرتے ہوئے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا ”یہ وہ دن ہے جب ایم ٹی اے اپنے ایک روشن دور میں داخل ہونا تھا اور چوبیس گھنٹے مسلسل خدائے واد کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا جانا تھا۔“

فرمایا کہ کل پرسوں کی بات ہے کہ ہم ریڈیو کی باتیں کرتے تھے۔۔۔ کجاوہ دن اور کجاوہ تین سال کے عرصہ میں یہ احمدیت کے قافلے کا پھلا لگتا ہوا سفر جو پہلے زمین پر چھلا نکلیں مارتا اب آسمان پر اڑنے لگا ہے اور آسمان سے پھر زمین پر اترتا ہے۔ اور پیغام دیکر اپنے سفر پر رواں دواں ہو جاتا ہے۔ خطبہ جمعہ یکم اپریل ۱۹۹۶ء۔

اسی طرح ایک دشمن احمدیت دینی جماعتوں کیلئے لمحہ فکریہ کے عنوان سے پاکستان کی دینی جماعتوں اور سربراہوں کو اس جماعت احمدیہ کی ترقی سے روکنے کیلئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی دعوت دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۲۵ اگست ۱۹۹۲ء کو روزنامہ جنگ لاہور کی اس خبر نے چونکا دیا۔ حیران ہوں کہ باطل پرست ستاروں پر کندیں ڈال رہے ہیں۔

مرزا طاہر احمد کا خطاب سیارے کے ذریعہ چار براعظموں میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔۔۔ ہمارا عالمی روحانی اجتماع عرفات کے موقع پر ہوتا ہے توجہ کی پوری کیفیت اور حرکات و سکنات سیارے کے ذریعہ بعض ایشیائی ممالک پر بمشکل پہنچائی جاتی ہیں کسی ملک کے سربراہ کی تقریر یا خطاب سیارے کے ذریعہ دنیا بھر میں کبھی ٹیلی کاسٹ نہیں کیا گیا۔ نہ سمجھو گے تو مت جاؤ گے اے پاکستانی مسلمانو! بحوالہ

بدر ۱۹ جون ۱۹۹۶ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ شعر ان حالات کی عکاسی کرتا ہے۔

یہ مدائے فقیرانہ حق آشنا چمکتی جائے گی شش جہت میں سدا تیری آواز اے دشمن بد نوا و قدوم دور دو تین پل جائے گی برطانیہ میں چونتیس سال سے جماعت احمدیہ اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتی ہے۔ لیکن جب سے حضور اقدس ہجرت کر کے لندن تشریف لے گئے ہیں اس وقت سے اس جلسہ کا رخ ہی بدل گیا ہے۔ اب اس کی شان اور عظمت ہی کچھ اور ہے اب بنفس نفیس پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ خود اس میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں احمدیت کے پروانے دنیا کے مختلف ممالک سے اب اس میں شرکت کرتے ہیں اور یہ جلسہ براہ راست سیارے کے ذریعہ اکناف عالم میں ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ کیلئے باعث برکت اور

مخالفین کیلئے باعث ندامت

۳۲ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر جو ۲۵-۲۶-۲۷ جولائی ۱۹۹۶ء اسلام آباد میں منعقد ہوا پیارے حضور نے بصیرت افروز خطاب فرمایا کہ یہ سال جماعت کیلئے نصرتوں اور برکتوں کا سال رہا اور مخالفین کیلئے غموں کا سال تھا۔ یہی وہ سال تھا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کو لیکھرام کے قتل کے الزام سے بری قرار دیا گیا اور عین سو سال بعد ۹۷ میں مجھے ضیاء الحق کے قتل کے الزام سے پاکستانی حکومت نے بری قرار دیا۔ اس طرح وہ مولوی جھوٹے ثابت ہوئے جو کہ مجھے ضیاء الحق کے قتل کا ملزم خیال کرتے تھے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ مہلے کا سال ہے جسے برطانیہ سمیت دنیا کے کئی ممالک کے مولویوں نے قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیت کے نابود ہونے کیلئے دعائیں کی تھیں چنانچہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ یہ سال جماعت احمدیہ کیلئے عظیم الشان برکتوں کا سال رہا اور مخالف مولوی سخت ناکام اور خدا کے غضب کا شکار ہوئے۔

حضور نے پاکستان کے ایک معاند احمدیت کی ہلاکت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی ہلاکت سے پاکستان میں ماتم پڑ گیا اور مہلے کے ۸ دن کے اندر ہی یہ ہوا سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی بم دھماکہ میں ہلاکت کا ذکر پاکستان کے اخباروں میں آیا۔ مزید ۳۰ افراد ہلاک ہوئے۔ کل ۹۶ مولویوں کی اس سال وفات ہوئی۔ جن میں ۵۵ قتل کئے گئے۔ ۲۶۴۴ افراد دہشت گردی اور بم کے دھماکوں میں مارے گئے گینگ ریپ کے ۲۹۲ واقعات کی رپورٹیں درج ہوئیں اخبارات پکار اٹھے گزشتہ چار سال میں اتنے لوگ نہیں مارے گئے جتنے اس سال ۹۷ کے پہلے چار مہینوں میں ہلاک ہوئے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر یہ فضل فرمایا کہ اب تک ۱۵۳

ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے اور صرف اس سال ۳۰ لاکھ سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ (بدر ۱۳ اگست ۹۷)

مہابلہ میں جماعت احمدیہ کی

ایک عظیم الشان فتح

حضور انور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں مغربی افریقہ کے ایک ملک گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھنے والی شدید مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے سٹیٹ ہاؤس کے امام فاتح کے چیلنج کو قبول کرنے کے متعلق بیان فرمایا تھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ صرف ایک ہفتہ کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی تقدیر نے میدان مہابلہ میں گیمبیا کے امام فاتح کو عبرتناک شکست اور خوفناک ذلت کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے اس بات کا اعلان حضور اقدس نے آج کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ حضور نے فرمایا صدر گیمبیا کی جامع نے خود اعلان کیا ہے کہ امام جامع ایک خبیث ترین انسان ہے۔ اس نے احمدیت کے خلاف جھوٹ بولے ہیں۔ اس نے فساد برپا کیا ہے میں متنبہ کرتا ہوں کہ اسے بتادیا جائے کہ کبھی اس کو کسی پلیٹ فارم پر احمدیت کے خلاف بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

گیمبیا کے وزیر نے جو پہلے احمدیوں کے خلاف تھاب اعلان کیا ہے کہ احمدیوں کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ امام فاتح اس سارے فساد کا بانی مہانی تھا اس کی گندی زبان نے گیمبیا کو پھاڑ کر رکھ دیا ہے اس کی خبیثانہ باتوں نے گیمبیا کو سیکور حکومت سے ایک مذہبی جنونی حکومت میں تبدیل کر دیا ہے۔ بحوالہ بدر ۱۸ ستمبر ۱۹۹۶ء

بادشاہوں کا قبول احمدیت

اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت میں سعید روحوں کو فوج در فوج اس طرف لا رہا ہے اور معزز ہستیوں پر بھی صداقت احمدیت آشکار ہو رہی ہے۔ اور وہ بھی مسلم احمدیہ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ مغربی افریقہ کے دو بادشاہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے جن کو ۱۹۸۸ء کے جلسہ لندن کے موقع پر اسٹیج پر بلا کر حضرت مسیح موعودؑ کے پٹروں کا تبرک حضور نے عطا فرمایا جس کو انہوں نے خوشی سے قبول کر کے شکریہ ادا کیا۔

تمام دنیا میں اس سال پچاس لاکھ سے

زائد افراد کا قبول احمدیت۔ جلسہ

سالانہ برطانیہ میں ۱۵ ہزار احمدی

پروانوں کی شمولیت

اس سال ۳۳ واں جلسہ سالانہ جو ۳۱ جولائی یکم ۲۸ اگست ۱۹۸۸ء اسلام آباد ٹلفورڈ میں منعقد ہوا۔ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ حضور اقدس نے دوسرے روز دنیا بھر میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کی گزشتہ سال کی تبلیغی و تربیتی اور

مالی خدمات کا ایمان افروز تفصیلی تذکرہ فرمایا۔

حضور نے فرمایا فریج سپیکنگ ممالک میں بیعتوں کی رفتار غیر معمولی طور پر بڑھ رہی ہے۔ فرمایا اب تک ان ممالک میں ۵۶۵۰۵۵۲ بیعتوں کی تعداد ہو چکی ہے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال ہندوستان میں ۶۳۹۴۴۹ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ جبکہ گزشتہ ۵ سالوں میں ساڑھے گیارہ لاکھ تھیں اور سال ۹۳ میں صرف ۲۰۰۰ حضور نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سال دنیا میں نصف کروڑ سے زائد لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ ان میں ۹۳ ممالک کی ۲۲۳ اقوام شامل ہیں۔ دنیا بھر میں ۶۷ ممالک میں ۱۰۹۳ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں ۲۵۶۲ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ جن میں ۱۸۹۴ میں نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے ۱۰۶۶ مساجد عطا ہوئیں جن میں ۹۴۶ مساجد اماموں سمیت عطا ہوئیں۔

پیارے حضور کی دلی تمنا اور دُعا قبول

ہو گئی خدا تعالیٰ نے حضور اقدس کی

قیادت میں صرف اسی ایک سال میں

ایک کروڑ سے زائد پروانے عطا کئے

اس سال جلسہ سالانہ یو کے جو ۳۰ جولائی ۲۸ اگست ۹۹ منعقد ہوا کے موقع پر پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ساری دنیا سے آنے والے گواہ ہیں کہ خدا کی قسم جماعت احمدیہ کی سچائی سب دنیا پر روشن ہو چکی ہے آج تک کسی مذہبی جماعت کو یہ توفیق عطا نہیں ہوئی کہ ایک سال میں ایک کروڑ سے زائد ہندوگان خدا کے دل خدا کے قدموں میں پیش کر سکے۔ آپ دیکھیں گے کہ دن بدن جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی حضور اقدس نے فرمایا اس سال پہلے روز کی حاضری اٹھارہ ہزار پانچ سو ہے۔ حضور نے کئی سال پہلے خدا سے یہ دُعا کی تھی کہ اے خدا تو میری قیادت میں ہی ایسا کر کے ایک کروڑ افراد جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز

اپنے خطاب میں حضرت امیر

المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعوت الی

اللہ کے ثمرات کا کچھ یوں تذکرہ فرمایا

حضور انور نے چند مثالیں ملک وار بیان فرمائیں تاکہ ان کو سن کر احباب جماعت کے ایمان بڑھیں۔

ہندوستان:- فرمایا ہندوستان میں اس سال

۱۰۲۶ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں ۸۷۱ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے ہندوستان گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی نئے علاقوں میں نفوذ اور جماعتوں کے قیام کے لحاظ سے ساری دنیا میں سر فہرست ممالک میں شامل ہے۔



ہندوستان میں بنی بنائی مساجد بھی عطا ہو رہی ہیں۔  
امسال ایسی ۷۲ مساجد عطا ہوئی ہیں نئی مساجد کی تعمیر کا منصوبہ بھی جاری ہے۔ دوران سال ۱۳ نئی مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ ۹ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۸۳ ہو گئی ہے۔  
دعوت الی اللہ کے میدان میں ہندوستان میں ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد سترہ لاکھ دس ہزار چونتیس ہے الحمد للہ۔

**گھانا:** گھانا میں امسال ۱۲۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں ۸۵ مقامات پر باقاعدہ نظام قائم ہو چکا ہے۔ ۱۳۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے ۱۱۹ مساجد تعمیر کی ہیں گیارہ بنی بنائی عطا ہوئیں۔ اس سال دو تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد ۷۹ ہو گئی ہے۔

**آئیوری کوسٹ:** اللہ کے فضل سے امسال ۱۱۰۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں ۹۸ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۴۲۶ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ سردست ایک نئی مسجد کی تعمیر وہ مکمل کر سکے ہیں۔ ۴۲۵ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ آئیوری کوسٹ کے چودہ ریجن میں مرحلہ وار مساجد کی تعمیر کا منصوبہ جاری ہے۔ تین مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ دوران سال ۷ تبلیغی مراکز قائم کر نیکی توفیق ملی ہے۔ کل تعداد ۳۱ ہو گئی ہے۔ امسال یہاں تبلیغی مہمات کے دوران ۴۷۳ چیفس احمدی ہوئے ہیں اور ۱۵۰۹ ائمہ۔

**بورکینا فاسو:** امسال ۶۷۷ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ جن میں ۲۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۸۱۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے دو کی تعمیر انہوں نے خود مکمل کی ہے۔ باقی ۸۰۸ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ تین مساجد زیر تعمیر ہیں۔

مختلف رینجرز میں مرحلہ وار تعمیر کا پروگرام جاری ہے۔

☆ اس وقت بورکینا فاسو میں مساجد کی کل تعداد ۱۶۸۸ ہو چکی ہے۔

☆ دوران سال ایک نئے تبلیغی مرکز کی تعمیر ہوئی ہے۔

☆ ۲۶۰ چیفس نے احمدیت قبول کی اور ۸۱۱۔

امام احمدیت میں داخل ہوئے امسال صرف ڈوئی (Doni) کے علاقہ میں بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ ۳۵ ہزار ۵۰۹ ہے۔ بحوالہ بدر ۱۷ اکتوبر ۹۹۔ اس کے علاوہ متعدد ایمان افروز واقعات بھی حضور اقدس نے بیان فرمائے ہیں جو کہ بدر کے شمارہ 39/40 میں شائع ہوئے ہیں۔

چندوں کے لحاظ سے آج جماعت احمدیہ جو کسی زمانے میں سینکڑوں میں پھر ہزاروں میں اور پھر لاکھوں میں اور پھر کروڑوں میں پہنچ گئی۔ اب اللہ کے فضل سے ارب کی حدود کو پار کر گئی ہے۔ الحمد للہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا کی رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آسمان سے جب خدا کی

رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے تو چھتیاں اس کو روک نہیں سکتیں سائیاں تان کر بھی کبھی آسمانی بارشوں کی راہ میں کوئی حائل ہوا ہے۔ ان کی چھتیاں بے کار گئیں احمدیت کے اوپر فضلوں کے نازل ہونے کی راہ میں ان کے سائبان جو انہوں نے تانے وہ بھی سارے بے کار ثابت ہوئے اگر کنکریٹ کی چھتیں یہ تعمیر کر سکتے ہیں تو ساری دنیا میں تعمیر کریں مگر خدا کی قسم آسمان سے نازل ہونے والا فضل چھتیں پھاڑ کر بھی آپ پر نازل ہوتا رہے گا۔ اور ہمیشہ نازل ہوتا رہے گا۔ اور کوشش کے بعد بڑھے گا اور ہر ظلم کے بعد زیادہ ہو گا اور ہر روک آپ کی ترقی کی رفتار کو تیز کرتی چلی جائیگی آپ خدا کے فضلوں کے وارث بنائے کیلئے پیدا کئے گئے اور خدا کے فضلوں سے محروم کرنے والا کوئی پیدا نہیں ہوا۔

## تبلیغ اسلام کی علمبردار ایک جماعت آئن ایڈم سن کی نظر میں

آئن ایڈم سن جو برطانیہ کے مشہور صحافی ہیں نے ایک کتاب A Man of God لکھی ہے جس کا اردو ترجمہ چوہدری محمد علی صاحب ایم نے کیا ہے وہ اپنی اس کتاب میں بعنوان تبلیغ اسلام کی علمبردار جماعت کے تعلق سے رقمطراز ہیں۔ احمدیت درحقیقت ایک تبلیغی تحریک ہے جس کا بنیادی مقصد ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام بنانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ایک سادہ لیکن موثر اور منسلک نظام کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ یہ تحریک رضاکارانہ طور پر پیش کی گئی رقوم وصول کرتی ہے اور ان رقوم کو جماعت کی خصوصاً اور بنی نوع انسان کی عموماً مذہبی اخلاقی اور سماجی فلاح و بہبود اور تبلیغی مساعی پر خرچ کرتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ نظام سادہ اس وجہ سے ہے کہ اس کی روح رواں صرف ایک شخصیت ہے یعنی خلیفہ وقت اور وہی اس کے مختار اعلیٰ ہیں۔ اور مفصل اس لحاظ سے کہ یہ ایک ہمہ جہت نظام ہے۔ جس نے متعدد فلاحی اور اصلاحی پروگراموں کا بوجھ اپنے شانوں پر اٹھایا ہوا ہے۔ جس کی بجا آوری اور تکمیل کی خاطر بہت سے مخصوص قسم کے گروپ کمیٹیاں اور ایسوسی ایشن تشکیل دی گئی ہیں۔ جو آہستہ آہستہ ایک نہایت مخلص اور موثر نظام کی شکل اختیار کر چکی ہیں ابتلاؤں اور مصائب کے پے در پے حملوں نے اس نظام میں غیر معمولی قسم کی قوت برداشت اور چلک بھی پیدا کر دی ہے۔ ایک مرد خدا صفحہ ۲۴۳

## خلیفہ وقت کی اطاعت

موصوف اپنی اس کتاب میں اپنے خلیفہ کی اطاعت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک احمدی نوجوان کو اپنے ہائی سکول کے امتحان میں اعلیٰ درجے میں اعزاز کے ساتھ پاس ہونے کی امید تھی وہ اپنے حسب نشاء کوئی سا کورس بھی یونیورسٹی میں منتخب کر سکتا تھا اس کا جی

چاہتا تھا کہ وہ قانون پڑھے اور وکالت کا پیشہ اختیار کرے۔ حسن اتفاق سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی ان دنوں امریکہ کے دورے پر تشریف لائے ہوئے تھے چنانچہ اس نوجوان نے آپ سے مشورہ مانگا اور راہنمائی کی درخواست کی آپ نے مشورہ دیا کہ بہتر ہو گا کہ آپ ڈاکٹر بنیں فرمایا کہ وکیلوں کی بجائے ہمیں ایسے ڈاکٹروں کی زیادہ ضرورت ہے جو خدمت خلق کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بھی سرانجام دیں۔ افریقہ۔ جنوبی امریکہ چین روس وغیرہ ممالک میں وکلاء کی اتنی ضرورت نہیں جتنی ڈاکٹروں کی ہے۔ جب اس نوجوان سے پوچھا گیا کہ آپ کو حیرت تو نہیں ہوئی اور ناگوار تو نہیں گذرا کہ آپ کو اس قسم کا مشورہ دیا جا رہا ہے کیا یہ خالصتاً ذاتی نوعیت کا معاملہ نہیں تھا؟ اس نے بلا توقف جواب دیا۔ ہرگز نہیں اس کے برعکس مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ میرے پیارے امام نے اپنے انتہائی مصروف وقت میں سے میری راہنمائی کیلئے کچھ وقت دیا۔ انہیں خوب معلوم تھا کہ میرے لئے مفید ترین راستہ کون سا ہے جس پر چل کر میں جماعت کی خدمت کے قابل ہو سکوں گا۔“

موصوف لکھتے ہیں خلیفہ وقت کی اطاعت اور ان کے ارشادات کی تعمیل صمیم قلب سے اور رضاکارانہ طور پر کی جاتی ہے اس میں کسی قسم کا جبر یا دباؤ کا عمل دخل نہیں ہوتا یہ وہ اطاعت نہیں جو خوف سے پیدا ہوتی ہے اس کا سرچشمہ محبت ہے۔ ایک مرد خدا صفحہ ۲۴۶-۲۴۷

## دعوت الی اللہ

آئن ایڈم سن ہی اپنی اس کتاب میں دعوت الی اللہ کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں کہ اپنے خطبات کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی ایدہ اللہ کی زبان پر ایک بار ایک ایسا جملہ جاری ہوا جو ان کے عمل کے ایک رکن کو بہت پسند آیا اس نے یہ جملہ چھپو کر تقسیم کر دیا آج یہی جملہ دنیا بھر کی تمام احمدی مساجد اور مشنوں کے نوٹس بورڈوں پر آویزاں ہے۔

آپ نے فرمایا تھا ”روزانہ بلا ناغہ رات سونے سے پہلے اپنے احتساب کے عمل کو ایک فرض قرار دے لو اور تنہائی میں اپنی ان مساعی کی قدر و قیمت کا صحیح صحیح اندازہ لگانے کی کوشش کرو جو تم نے دن بھر میں اللہ تعالیٰ کا پیغام اوروں تک پہنچانے کے سلسلے میں کیا۔“

مقصد اس نصیحت کا یہ تھا کہ اپنی اپنی جگہ ہر شخص اپنے طور پر اس نعمت پر خاموشی سے عمل پیرا ہو جائے یہی وہ نعمت تھی جس پر عمل پیرا ہونے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی ایدہ اللہ خود بھی عمر بھر کوشاں رہے۔ لیکن کبھی کبھار ان کے متبعین نے خاموشی کے رخ پر سے پردہ اٹھاتے ہوئے آپ کے عہد خلافت کے کارہائے نمایاں کو کھل کر بیان کرنے کی کوشش بھی کی ایک ایسے ہی موقع پر سیرالیون کی کابینہ کے ایک رکن وزیر نے برطانیہ

میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور کامرانوں کا سرعام یوں ذکر کیا۔

میراملک سیرالیون ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی آبادی صرف چالیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے ہم متعدد مسائل سے دوچار ہیں جن میں سے بہت سے مسائل وہاں کی مذہبی تنظیموں کے پیدا کردہ ہیں لیکن جماعت احمدیہ کا دامن بالکل بے داغ ہے اور اس کا اس قسم کے مسائل سے دور کا بھی تعلق نہیں تعلیمی اداروں کو ہی لے لیجئے جماعت کے زیر انتظام چلنے والے ادارے ایک ممتاز حیثیت کے مالک ہیں ان کی قابل رشک شہرت ہی کا نتیجہ ہے کہ ہر سال ان میں داخلہ لینے والے امیدواروں میں بڑا سخت مقابلہ ہوتا ہے اور پھر قابل ذکر بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ سیرالیون میں بالکل بے غرض اور بے لوث خدمات بجالا رہی ہے ان کی خدمت خلق کی مساعی کے ساتھ کسی قسم کے سیاسی یا اقتصادی مقاصد واسطہ نہیں ہیں۔

اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا۔ جماعت کے زیر اہتمام ۹۰ نوے پرائمری سکول ہیں تین ہسپتال اور ایک اخبار کامیابی سے چل رہے ہیں ۱۶۹ جماعتیں ہیں تقریباً ۴۵۰ مساجد۔ ۱۳ تبلیغی مراکز اور ایک جامعۃ المہترین ہے غیر ممالک سے آنے والے بارہ مشنری کام کر رہے ہیں جبکہ بارہ مقامی بھی ہیں۔

گیمبیا کے ایک وزیر کے بقول وہاں پر ہر چار زیر تعلیم طلباء طالبات میں سے ایک طالب علم جماعت احمدیہ کے زیر انتظام چلنے والے سکولوں میں تعلیم پاتا تھا۔

افریقہ میں مجموعی طور پر جماعت احمدیہ اس وقت ۲۸ ہسپتالوں ۳۷ ثانوی سکولوں ۴۴ جونیر سینڈری سکولوں اور ۲۰۴ پرائمری سکولوں کا خرچ برداشت کر رہی ہے۔ (ایک مرد خدا صفحہ 328/329) گھانا میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے انٹرنی جنرل نے مندرجہ ذیل الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

ہمارے ہاں جماعت احمدیہ ایک انتہائی مفید پروگرام پر مرحلہ وار عمل کر رہی ہے۔ ۱۰۲ پرائمری پانچ ثانوی مدارس ایک ٹریننگ کالج اور پانچ ہسپتال جماعت کی انتھک قربانیوں کے مرہون منت ہیں۔ ہمارے نوجوان طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے وظائف دیئے جا رہے ہیں اور ابھی پچھلے دنوں جماعت احمدیہ گھانا کے مشن نے ایک قابل قدر زرعی پروگرام کا آغاز کیا پہلے تو وہ فرط جذبات سے مغلوب ہو کر ر کے پھر پر زور انداز میں کہنے لگے لیکن آپ نے سب سے گرامی خدمت جو ہمارے ملک کی کی ہے وہ مثالی نوجوان طلباء ہیں جو آپ کے تعلیمی ادارے پیدا کر رہے ہیں۔ یہ نوجوان سچائی، دیانت، منکسر المزاجی، ایثار اور قربانی کی اعلیٰ صفات

باقی صفحہ (29) کالم (4-3) پر ملاحظہ فرمائیں



# خلافت رابعہ کا مبارک دور اور عالمی بیعت

فخر احمد چیمہ مدرس مدرسۃ المعلمین قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَّهُمْ الْجَنَّةُ (توبہ۔ آیت ۱۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کے اموال اور ان کی جانیں خرید لی ہیں اس بدلے میں کہ وہ انہیں آخرت میں دائمی جنت عطا کریگا۔ اسلام کے اس فلسفہ کو تصویری شکل دیتے ہوئے آنحضورؐ جب بھی کسی شخص کو اسلام میں داخل کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر مخصوص الفاظ میں اس سے توحید اور سچائی کا اقرار بیعت لیتے۔ کسی گزشتہ مذہبی تاریخ میں ایسا طریق نہیں ملتا۔ ارشاد خداوندی ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ اِيْذًا لِّلّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یعنی جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ کے مطابق دراصل یہ اقرار خدا تعالیٰ کی طرف سے لیا جاتا ہے۔ اگرچہ کہ مباح ظاہری طور پر رسول اللہ صلعم کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے لیکن دراصل تمام نومبائعین کا یہ اقرار خدا سے ہوتا ہے۔ بیعت لینے کا یہ طریق ابتداء اسلام سے آنحضور صلعم کی وفات کے بعد بھی جاری رہا۔ بعض دفعہ انفرادی بیعت کے علاوہ اجتماعی بیعت بھی ہوتی تھی جیسے بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ تاریخ اسلام کا نہایت اہم واقعہ ہے۔ اسلام کی نشاۃ اولیٰ سے بھی بیعت اور غلبہ اسلام کا اثاثہ رشتہ ہے۔ خلفاء راشدین نے بھی اپنے اپنے عہد میں اس سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے لکھو کھبہ اشخاص کو اسلام میں داخل فرمایا۔ نیز ابتداء خلافت میں تمام مسلمانوں سے اور بعد ازاں نئے داخل ہونے والوں سے بیعت لیتے رہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی بد نظمی اور تفرقہ نے ان کو خلافت و امامت جیسی نعمت سے محروم کر دیا اور چونکہ بیعت کا تعلق ایک حقیقی امام اور خلیفہ کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ لہذا یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ آنحضور صلعم کی بہت سی پیشگوئیوں کے مطابق اور گزشتہ بزرگان امت کے اقوال کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے بابرکت وجود سے دوبارہ شروع ہونا مقدر تھا اور اس کیلئے ابتدا سے چودھویں صدی کا وقت معین تھا۔ گزشتہ بزرگان امت میں سے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب نے جنہیں رأس المفسرین بھی کہا جاتا ہے علامات زمانہ مسیح پاک علیہ السلام یہ بیان فرمائی ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

وعلامت این قصہ آنس کہ پیش ازین ماہ رمضان کہ گزشتہ باشد دروی دو کوف

شس و قمر واقعہ شدہ باشد و در وقت بیعت آوازے از آسمان شود باین عبارت ہذا خلیفۃ اللہ المہدی فاسمعوا لہ واطیعوا وایں آواز خاص و عام آسمان بہمہ بشنوند (قیامت نامہ صفحہ ۴ مطبوعہ مجتہبائی واقعہ دہلی)

یعنی اس امر کی (یعنی مسیح کی آمد کی) علامت یہ ہے کہ اس سے قبل ماہ رمضان گزر چکا ہو اس میں چاند اور سورج کے گرہن واقع ہو چکے ہوں گے۔ اور بیعت کے وقت ان الفاظ میں آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور وہ سب لوگ اس کی آواز کو سنیں گے۔

الغرض یہ کہ ٹھیک ان علامات کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا اور جیسا کہ کہا گیا تھا کہ مسیح دجال کو لد کے مقام پر جا پکڑے گا۔ ویسا ہی ظہور میں آیا جبکہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کے دن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلی بیعت لدھیانہ محلہ جدید کے مقام پر لی اس دن چالیس سعید روحوں نے توحید حقیقی کو دنیا پر قائم کرنے اور غلبہ اسلام کے دن کو نزدیک تر لانے کی بیعت کی۔

یہ وہ انتہائی مبارک دن تھا جب غلبہ اسلام کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس سے قبل حضرت اقدس مسیح موعودؑ دس شرائط تحریر فرما کر بذریعہ اشتہار اُسے تشہیر دے چکے تھے۔ اور اس بات کی وضاحت بھی فرما چکے تھے کہ ہر بیعت کنندہ سچے دل سے ان تمام شرائط کی پابندی کرنے کا وعدہ کرے۔ الغرض اس طرح یہ سلسلہ بیعت جس کی ابتدا ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہوئی تھی حضرت اقدس کے بعد آج تک جاری ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی بیعت کرنے والوں کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ چکی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کئی بشارتیں دی تھیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

حضورؑ کے بعد خلفاء کرام کے زمانہ میں بیعت کرنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی رہی اور جماعت احمدیہ ترقی کی منازل کو طے کرتی ہوئی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

آج ہم خلافت رابعہ کے اس مبارک دور میں سے گزر رہے ہیں جس کا آغاز ۱۹۸۲ء میں ہوا ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی اس امر کو بھانپ لیا کہ آج دنیا کو اگر کسی طرح امن حاصل ہو سکتا ہے تو اسلام کے جھنڈے تلے جمع

ہو کر ہی حاصل ہو سکتا ہے اور اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ تبلیغ کی جائے آپ نے فرمایا کہ ہر احمدی اپنے آپ کو مبلغ سمجھے نیز فرمایا کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ سال میں وہ ایک احمدی ضرور بنائے گا۔

اس وقت دنیا میں لاکھوں عیسائی مبلغ کام کر رہے ہیں اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ کے چند مبلغین کے ذریعہ وہ تبلیغ نہیں ہو سکتی تھی جو اس تحریک کے ذریعہ سے ہوئی اور ہو رہی ہے آج لاکھوں داعین الی اللہ دن رات تبلیغ اسلام میں کوشاں ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء خلافت میں ایک روایا دیکھی تھی جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام تھا کہ آپ ایک مقصد کو پانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ آپ کے مددگار پیدا کر دے گا۔ حتیٰ کہ آپ کے ساتھ لاکھوں کام کرنے والے ہو جائیں گے۔ اس روایا میں دراصل دعوت الی اللہ کی تحریک کی کامیابی کی طرف اشارہ تھا۔ یہ روایا آج بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ جبکہ ساری دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں داعین الی اللہ حضور کے معاون و مددگار ہیں۔ اگرچہ کہ خلافت رابعہ میں جماعت کو ہجرت بھی کرنی پڑی اور عارضی طور پر مرکز بھی تبدیل کرنا پڑا۔ لیکن اس کے عوض اللہ تعالیٰ کی طرف سے انصاف و انعام بھی جماعت پر کثرت سے نازل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک ایک سال میں ترقیات کی وہ وہ منازل طے کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو اس سے قبل گزشتہ سو سال میں بھی طے نہ ہو پائی تھیں۔

۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء کا دن جماعت کیلئے بہت مبارک ثابت ہوا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ پہلی مرتبہ براہ راست مارشس میں سنائے جانے کا انتظام ہوا۔ مارشس دنیا کا ایک کونہ ہے اور حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی ایک نئی شان سے پوری ہوئی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس طرح سے براہ راست خطبات کا سلسلہ شروع ہوا اور آج ایم ٹی اے کے نام سے جماعت کا اپنا ایک سیٹلائٹ ہے جو دن رات تبلیغی پروگرام نشر کرتا ہے۔

## عالمی بیعت

یلم اگست ۱۹۹۳ء کا دن تاریخ عالم میں ہمیشہ سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ یہ ایک ایسا تاریخ ساز لمحہ تھا اور سارا عالم ایک ایسی تاریخ ساز تقریب میں شامل ہونے جا رہا تھا جو اس سے قبل کسی آنکھ نے نہ دیکھی تھی اور نہ کبھی کسی مذہبی تاریخ میں یہ

تقریب منعقد ہوئی تھی۔ اس دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو لاکھ چار ہزار تین صد آٹھ افراد سے بیعت لیکر انہیں جماعت احمدیہ میں شامل فرمایا یہ افراد داعین الی اللہ کی کوششوں سے ایک ہی سال میں جماعت میں داخل ہوئے تھے۔

اس تقریب کی خصوصیت پر تھی کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ یہ تقریب ساری دنیا میں نشر کی گئی اور جہاں جہاں بھی احمدی افراد موجود تھے انہوں نے ٹیلیویژن کے ذریعہ اس تقریب میں شامل ہو کر بیعت کی اور اس طرح سے یہ ایک ایسی منفرد تقریب تھی جس کی مثال کسی گزشتہ مذہبی تاریخ میں نہیں ملتی۔ نیز ساری جماعت ہائے احمدیہ نے بھی ایک مرتبہ اپنے امام کے ہاتھ پر بیک وقت تجدید بیعت کی۔

عالمی بیعت کے موقعہ پر دنیا نے عجیب دلکش و دل فریب نظارہ دیکھا کہ کس طرح پانچ براعظموں کے یورپی ایشیائی افریقی امریکی اور آسٹریلیائی باشندوں کے نمائندے حضرت امیر المؤمنین کی پانچ انگلیوں کو تھامے خدائی توحید کے قیام اور بنی نوع انسان کو وحدت کے رشتہ میں پروانے کیلئے بیعت کے الفاظ دہرا رہے ہیں۔ سیٹلائٹ کے ذریعہ ہونے والی یہ عالمی بیعت کی تقریب جماعت احمدیہ کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے گزشتہ بزرگان امت وائمہ سلف نے امام مہدی کے بارے میں لکھا ہے کہ امام مہدی کی صداقت کی ایک یہ دلیل ہوگی کہ اُس کے زمانے میں آسمان سے آواز آئے گی۔ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اس کی بیعت کرو اور اُس آواز کو ہر خاص و عام سنے گا چنانچہ اس میں ایم ٹی اے کی طرف اشارہ تھا نیز عالمی بیعت کی تقریب نے اس پیشگوئی کو صد فیصد رنگ میں پورا کر دیا۔ الغرض وہ دن جماعت کیلئے بہت بابرکت ثابت ہوا یعنی ایک طرف تو ایک ہی سال میں دو لاکھ چار ہزار تین صد آٹھ افراد احمدیت قبول کر رہے تھے تو دوسری طرف ایک عالمی رابطے کے ذریعہ ساری جماعت اس تقریب میں شامل تھی دراصل حکمت الہی اس میں اشارہ کر رہی تھی کہ اس بات کی فکر نہ کرو کہ ایک ہی سال میں اس قدر لوگوں کی تربیت کیونکر ہوگی۔ یعنی ایم ٹی اے ہی ان کی تربیت کا ذریعہ بھی بنے گا۔ اس تقریب کے ذریعہ کئی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ جن کا ذکر آگے ہو گا۔

## عالمی بیعت مختصر تاریخ و کوائف

جیسا کہ قبل ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کہ یکم اگست ۱۹۹۳ء کو سب سے پہلی عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی یعنی اب تک کل سات عالمی بیعت کی تقاریب منعقد ہو چکی ہیں۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز منعقد ہونے والی یہ تقریب جلسہ کی روح رواں ہوتی ہے۔ جس میں پانچ براعظموں کے پانچ نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کی انگلیاں تھامے ہوئے



اقرار بیعت کرتے ہیں اور ان کے بعد دو ترجمی تقاروں میں بیٹھے ہوئے لوگ کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ان سے جسمانی رابطہ رکھتے ہیں۔ اور اس طرح باقی پنڈال کے لوگ ان کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ بیعت کے الفاظ انگلش میں ادا کرتے ہیں جبکہ پنڈال میں بیٹھے ہوئے باقی تمام لوگ اسے اپنی اپنی زبان میں ترجمہ کر کے دوہراتے ہیں۔ اسی طرح سیٹلائٹ کے ذریعہ بھی مختلف جگہوں پر یہ انتظام ہوتا ہے کہ وہاں بھی مقامی زبانوں میں مترجمین ترجمہ کرتے ہیں اور دوسرے لوگ اس کے مطابق دوہراتے ہیں۔ ابتداء میں جب حضور انور ایدہ اللہ عالمی بیعت کیلئے تشریف لائے تو فرمایا کہ آج میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کوٹ پہنا ہوا ہے۔ یہ سبز رنگ کا کوٹ آپ کے بہت استعمال میں رہا ہے اور میں نے چاہا کہ آپ کو اس برکت میں بھی شامل کروں۔

یکم اگست ۱۹۹۳ء میں ہونے والے پہلی عالمی بیعت میں ۲ لاکھ چار ہزار تین صد آٹھ افراد نے بیعت کی اس وقت پنڈال میں ۶۰ زبانوں میں بیعت کے الفاظ ترجمہ کر کے دوہرائے گئے یہ بھی یاد رہے کہ یہ تقریب نماز ظہر سے قبل منعقد کی جاتی ہے اور اس کے معابد نماز ہوتی ہے۔ تا اللہ تعالیٰ کے اس بے حد فضل و احسان کے نتیجہ میں معابد اس کا شکر یہ ادا کرنے کا موقع ملے۔

۱۹۹۴ء میں جب دوسری عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی تو اس وقت ۹۳ ممالک کی ۱۵۵ اقوام اور ۱۲۰ زبانیں بولنے والے چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو صد چھ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت پائی۔ ۱۹۹۵ء میں ۸ لاکھ پچاس ہزار دو صد چورائے افراد نے عالمی بیعت کی تقریب کے موقع پر جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی جبکہ اس وقت پنڈال میں ۳۵ زبانوں میں ترجمہ کر کے بیعت کے الفاظ دوہرائے گئے نیز جماعت احمدیہ عالمگیر نے مقامی طور پر اپنی اپنی زبانوں میں بھی اس کے ترجمہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس عالمی بیعت کے موقع پر بھی حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا وہ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے گذشتہ سال یہ دعا کی تھی کہ اے خدا اگر تیری نظر میں ہمارے اندر دو گنا ہونے کی استطاعت ہے تو ہمیں دو گنا ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔ لہذا آج اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال سے دو گنی تعداد میں سعید روحوں کو جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمادی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد حضور نے بیعت لی اور لمبی پرسوز دعا کردائی جس کے معابد نماز ادا کی گئی۔

۱۹۹۶ء میں اللہ تعالیٰ نے ۹۴ ممالک کی ۱۸ اقوام کے ۱۶ لاکھ دو ہزار سات صد اکیس افراد کو جماعت احمدیہ عالمگیر میں داخل ہونے کی سعادت

عطا فرمائی۔ اس سال حضور انور ایدہ اللہ نے بیعت لینے کے بعد فرمایا کہ اب ہم اس کے بعد خدا کے حضور سجدہ تشکر ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر بے حد فضل و احسانات ہیں ان کا بدلہ تو نہیں اتارا جاسکتا۔ لیکن تشکر کے طور پر عالمگیر جماعت نے بیک وقت ساری دنیا میں سجدہ کیا۔ یہ بھی ایک ایمان افروز نظارہ تھا جو زمین و آسمان نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا۔ توحید الہی کے قیام کا یہ ایک ایسا نظارہ تھا جس کے بیان کیلئے الفاظ متحمل نہیں ہو سکتے۔

عالمگیر سجدہ تشکر عالمی بیعت کی دین ہے ۱۹۹۷ء میں ۹۶ ممالک کی ۲۲۱ اقوام کے تیس لاکھ چار ہزار پانچ صد افراد نے عالمی بیعت کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شمولیت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان نو مبائعین سے توحید الہی کے قیام اور ساری دنیا کو اُمت واحدہ اور ایک لڑی میں پروانے کی بیعت لی۔ یہ عالمی بیعت ایک نیا ریکارڈ تھا۔ آج تک دنیا کی کسی بھی مذہبی جماعت میں ایک سال میں تیس لاکھ سے زائد افراد کی شمولیت نہیں ہوئی تھی جماعت احمدیہ نے یہ ایک نیا ریکارڈ دنیا میں بنایا۔

۱۹۹۸ء میں منعقد ہونے والی عالمی بیعت چھٹی عالمی بیعت تھی اس موقع پر ۹۳ ممالک کی ۲۲۳ اقوام کے پچاس لاکھ سے زائد افراد نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت فرمائی۔ اس عالمی بیعت کے بعد عالمگیر سجدہ تشکر کیا گیا۔ یہ سعادت بھی محض اور محض جماعت احمدیہ کو حاصل ہے کہ وہ ہر نئی ایجاد کو خدا تعالیٰ کی عبادت کی خاطر استعمال میں لانے کیلئے کوشاں ہے۔ عالمگیر سجدہ تشکر بھی سیٹلائٹ کے بغیر ممکن نہ تھا۔

یکم اگست ۱۹۹۹ء کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت اس وجہ سے حاصل ہوئی کہ ساتویں عالمی بیعت کے موقع پر پہلی مرتبہ ایک کروڑ سے زائد لوگ ایک سال کے اندر اندر جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہ سال جماعت احمدیہ کیلئے بہت بابرکت ثابت ہوا۔

اس سال ساتویں عالمی بیعت کے موقع پر پنڈال کے اندر کئی زبانوں میں بیعت کے الفاظ دوہرائے جارہے تھے عالمگیر طور پر بھی ساری دنیا میں جماعت مقامی زبان میں الفاظ بیعت دوہرا رہی تھی۔ اب تک کل سات عالمی بیعت ہو چکی ہیں الغرض اب تک صرف اور صرف عالمی بیعت کے ذریعہ ہی دو کروڑ سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے چند سال قبل ہی پیشگوئی کے رنگ میں فرمادیا تھا کہ آئندہ کروڑوں لوگ سال میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں کہ :-

”اب جو زمانہ آگیا ہے اس میں تو خدا کے فضل سے جماعت کروڑ سے بہت آگے بڑھ چکی ہے اور

ایسے دن آنے والے ہیں جبکہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ یکم مئی ۱۹۹۸ء)

نیز اس سے بھی قبل فرمایا تھا کہ :-

”میں وہ دن دیکھ رہا ہوں جب اس صدی سے پہلے کروڑوں کی تعداد میں ایک ایک سال میں احمدی ہوں گے۔ خطبہ جمعہ فرمودہ

(۲۲ ستمبر ۱۹۹۵ء مطبوعہ بدر یکم فروری ۱۹۹۶ء)

آج سے چند سال قبل تک جماعت کے مخالفین جماعت کی تعداد کو لیکر ہنسی ٹھٹھا کیا کرتے تھے اور اگر کبھی کسی احمدی کی طرف سے یہ دعویٰ کر بھی دیا جاتا کہ جماعت کی تعداد ایک کروڑ ہے تو اسے انتہائی تخرانہ رنگ دیا جاتا کہ انتہائی قلیل ہے چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں ایسے ہی اعتراضات کا رد کرتے ہوئے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے عہد خلافت میں بھی ایک کروڑ لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔

اس سال جب عالمی بیعت کے موقع پر ایک کروڑ لوگ مسلسل احمدیت میں داخل ہوئے تو مخالفین کے اس اعتراض کا رد بھی ہو گیا اور خدا کی تقدیر نے مخالفین کو یہ ایک عظیم الشان نشان دکھایا ہے کہ ایک کروڑ نو مبائعین کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی گواہی دینا یہ ایسا نشان ہے جو کسی بھی سعید الفطرت انسان کے قبول حق کیلئے کافی ہے۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں اک نشان کافی ہے گردل میں ہو خوف کردگار عالمی بیعت ایک ایسا نشان ہے جس کی پیشگوئی آج سے دو ہزار سال قبل بائبل میں کردی گئی تھی۔ چنانچہ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں ان کی برکت سے ان کے حواری مختلف زبانوں میں کلام کرنے لگ پڑے۔ یہ دراصل آئندہ زمانے کے بارے میں ایک پیشگوئی تھی جو عالمی بیعت کے ذریعہ پوری ہوئی۔ چنانچہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ دوہرا رہے ہوتے ہیں تو اس وقت پنڈال میں بھی اور جہاں جہاں Antena set ہیں وہاں بھی مقامی لوگ اپنی اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کرتے ہیں اور پھر باقی لوگ ترجمہ کے ساتھ ساتھ اپنی اپنی زبان میں ان الفاظ کو دوہراتے ہیں۔ پنڈال میں یہ نظارہ انتہائی ایمان افروز ہوتا ہے۔

اسی طرح بائبل میں برناباس کی انجیل باب ۸۲ میں لکھا ہے کہ ”عورت نے کہا اے آقا شاید تو ہی مسیح ہے؟“ یسوع نے جواب دیا بیشک میں اسرائیل کے گھرانے کی طرف نجات کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں مگر میرے بعد ساری دنیا کی طرف خدا کا بھیجا ہوا مسیح آئے گا۔ جس کے لئے خدا نے دنیا بنائی ہے اور

تب ساری دنیا میں خدا کی عبادت ہوگی اور رحمت ملے گی۔ یہاں تک کہ جشن کا سال جواب ہر سو برس آتا ہے مسیح کی بدولت ہر سال اور ہر جگہ آنے لگے گا۔

(اردو ترجمہ صفحہ ۱۲۴-۱۲۵ مترجم آسی ضیائی پبشر اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور طبع پنجم جولائی ۱۹۸۷ء)

اس حوالہ میں ہر سال اور ہر جگہ کے الفاظ غور طلب ہیں جن سے عالمی بیعت کی طرف اشارہ ہے۔ الغرض عالمی بیعت احمدیت اور اسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔ اس کی خبر گذشتہ صحیفوں میں دی گئی تھی۔ اس کے ذریعہ بے شمار اعتراضات کی تردید بھی ہوئی۔ جن میں سے صرف ایک اعتراض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

غیر احمدی علماء کی طرف سے عوام الناس کو عموماً یہ نہایت جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگا کر جماعت سے دور کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ غیر احمدی علماء یہ کہا کرتے تھے کہ احمدی جب کسی کو قادیانی بناتے ہیں تو اسے نعوذ باللہ قرآن مجید کے اوپر سے گزارتے ہیں۔ اگرچہ کہ یہ انتہائی بے بنیاد اور حقیقت سے دور الزام تھا لیکن عوام الناس کو دھوکا دینے اور مشتعل کرنے کیلئے اس کا سہارا لیا جاتا تھا۔ لیکن جب سے عالمی بیعت کی تقریبات منعقد ہونا شروع ہوئیں۔ اس قسم کے اعتراضات کا رد خود بخود ہو گیا۔ یہ تقریب ان اعتراضات کو زائل کرنے کا باعث بھی بن گئی بلکہ بے شمار سعید روحوں کے قبول حق کا موجب ہوئی۔

عالمی بیعت احمدیت کی صداقت کا ایک جیتا جاتا ثبوت ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؑ نے سورۃ فجر کی تفسیر کرتے ہوئے یہ اشارہ دیا تھا کہ ۱۹۹۰ء کے بعد جماعت کی تائید میں ایک ایسا نشان ظاہر ہو گا جو یوم الفرقان کی طرح حق و باطل میں امتیاز کر دیگا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ :- اس حصہ آیت میں ایک اور صدی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو دس تاریک راتوں کے بعد کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے معابد اسلام کی ترقی نہ ہوگی۔ بلکہ ایک صدی کا ابھی وقفہ ہو گا۔ اب اگر ۱۸۹۰ء کو فجر مان لو تو یہ صدی ۱۹۹۰ء تک چلتی ہے۔

اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہو گا۔ اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی۔ بہر حال احمدیت کو اس وقت تک ایسے رنگ میں غلبہ میسر آجائے گا کہ دشمن اس کو محسوس کرنے لگ جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم تفسیر سورۃ فجر)

عالمی بیعت صداقت احمدیت کا ایک ایسا چمکتا نشان ہے جسے دیکھ کر مصنفین خود محسوس کرنے لگے ہیں بلکہ مخالفین کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ الہی جماعتوں کی یہ نشانی ہوا کرتی ہے کہ ان کے ابتلاء مصائب ان کی ترقی کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ عالمگیر جماعت کی قربانیوں کا ثمرہ ہے کہ آج باقی صفحہ (39) پر ملاحظہ فرمائیں

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کا ظہور - ۱۳۱۳ اصحاب احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں آنحضرتؐ کی عبارت لکھتے ہیں:

”در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدْعَةُ وَيُصَدِّقُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَ يَجْمَعُ أَصْحَابَهُ مِنْ أَقْصَى الْبِلَادِ عَلَى عِدَّةِ أَهْلِ بَنْدَرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةِ عَشَرَ جَلًّا وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ (أَيُّ مَطْبُوعَةٍ) فِيهَا عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِأَسْمَائِهِمْ وَ بِلَادِهِمْ وَ خِلَافِهِمْ“ یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اسکے دوست جمع کرے گا جنکا شمار اہل بدر کے شمار کے برابر ہوگا۔ یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور انکے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔ (انجام آتھم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی اگرچہ ”مئینہ کمالات اسلام“ کے ذریعہ سے بھی (جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ۱۳۲۷ اصحاب کبار کے نام شائع کئے تھے) پوری ہو چکی تھی مگر معین شکل میں یہ پیشگوئی انجام آتھم کے ذریعہ سے ظہور پذیر ہوئی۔ کیونکہ اس میں آپؐ ۳۱۳ کی فہرست شائع فرمائی جو آپؐ کے دعویٰ مہدویت پر ایک آسمانی نشان تھا حضور علیہ السلام نے اس فہرست میں ہندوستان کے مختلف اصحاب کے علاوہ شام طائف بغداد مبارہ افریقہ اور لندن کے بعض اصحاب کے نام بھی درج فرمائے ہیں۔ یہ فہرست چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرتی ہے۔ لہذا ذیل میں درج کی جاتی ہے:

## ۱۳۱۳۔ اصحاب احمد کی فہرست

- ۱۔ فشی جلال الدین صاحب پشتر
- ۲۔ مولوی حافظ فضل دین صاحب
- ۳۔ میاں محمد دین پٹواری بلانی
- ۴۔ قاضی یوسف علی نعمانی مدہ البلیت
- ۵۔ مرزا امین بیگ صاحب مدہ البلیت
- ۶۔ مولوی قطب الدین صاحب
- ۷۔ فشی روز اصحاب
- ۸۔ میاں محمد خان صاحب
- ۹۔ فشی ظفر احمد صاحب
- ۱۰۔ فشی عبدالرحمن صاحب
- ۱۱۔ فشی فیاض علی صاحب
- ۱۲۔ مولوی عبد لکریم صاحب
- ۱۳۔ سید جاد شاہ صاحب
- ۱۴۔ فشی وزیر الدین صاحب
- ۱۵۔ فشی گوہر علی صاحب
- ۱۶۔ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی
- ۱۷۔ میاں نبی بخش صاحب رفوگر
- ۱۸۔ میاں عبدالخالق صاحب رفوگر
- ۱۹۔ میاں قطب الدین خان صاحب۔ مس گر
- ۲۰۔ مولوی ابو الحمد صاحب
- ۲۱۔ مولوی حاجی حکیم نور الدین صاحب مدہ ہر روز وجہ
- ۲۲۔ مولوی سید محمد احسن صاحب امر وہہ
- ۲۳۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب مدہ ہر روز وجہ
- ۲۴۔ صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی۔
- ۲۵۔ نعمانی قادیانی سابق سر سادی مدہ البلیت
- ۲۶۔ سید ناصر نواب صاحب دہلوی
- ۲۷۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی مدہ البلیت
- ۲۸۔ صاحبزادہ منظور محمد صاحب مدہ البلیت
- ۲۹۔ حافظ حاجی مولوی احمد اللہ خاں مدہ البلیت
- ۳۰۔ سینٹھ عبدالرحمن صاحب حاجی اللہ رکھام مدہ البلیت
- ۳۱۔ میاں جمال الدین سیکھواں مدہ البلیت
- ۳۲۔ میاں خیر الدین سیکھواں مدہ البلیت
- ۳۳۔ میاں امام الدین سیکھواں مدہ البلیت
- ۳۴۔ میاں عبدالعزیز پٹواری مدہ البلیت
- ۳۵۔ فشی گلاد دین
- ۳۶۔ قاضی ضیاء الدین صاحب

- ۳۷۔ میاں عبداللہ صاحب پٹواری
- ۳۸۔ شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم۔
- ۳۹۔ سابق لیس دفعہ اور سالہ نمبر ۱۲ چھاونی
- ۴۰۔ مولوی مبارک علی صاحب امام
- ۴۱۔ مرزا نایاب بیگ صاحب
- ۴۲۔ میرزا یعقوب بیگ صاحب
- ۴۳۔ میرزا ایوب بیگ صاحب مدہ البلیت
- ۴۴۔ میرزا خدائش صاحب مدہ البلیت
- ۴۵۔ سردار نواب محمد علی خاں صاحب رئیس
- ۴۶۔ سید محمد عسکری خاں صاحب سابق اکبر اسٹنٹ
- ۴۷۔ میرزا محمد یوسف بیگ صاحب
- ۴۸۔ شیخ شہاب الدین صاحب
- ۴۹۔ شہزادہ عبدالحمید صاحب
- ۵۰۔ فشی حمید الدین صاحب
- ۵۱۔ میاں کرم الحی صاحب
- ۵۲۔ قاضی زین العابدین صاحب
- ۵۳۔ مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار
- ۵۴۔ محمد انوار حسین خان صاحب
- ۵۵۔ شیخ فضل الہی صاحب
- ۵۶۔ میاں عبدالعزیز صاحب
- ۵۷۔ مولوی محمد سعید صاحب
- ۵۸۔ مولوی حبیب شاہ صاحب
- ۵۹۔ حاجی احمد صاحب
- ۶۰۔ حافظ نور محمد صاحب
- ۶۱۔ شیخ نور احمد صاحب
- ۶۲۔ مولوی جمال الدین صاحب
- ۶۳۔ میاں عبداللہ صاحب
- ۶۴۔ میاں اسماعیل صاحب
- ۶۵۔ میاں عبدالعزیز صاحب نو مسلم
- ۶۶۔ خواجه کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ مدہ البلیت
- ۶۷۔ مفتی محمد صادق صاحب
- ۶۸۔ شیر محمد خاں صاحب
- ۶۹۔ فشی محمد افضل صاحب لاہور
- ۷۰۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خاں صاحب گورنمنٹ
- ۷۱۔ میاں کریم الدین صاحب مدرس
- ۷۲۔ سید محمد اسماعیل دہلوی طالب علم
- ۷۳۔ بلو تاج الدین صاحب اکاؤنٹنٹ
- ۷۴۔ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر
- ۷۵۔ فشی نبی بخش صاحب
- ۷۶۔ فشی معراج الدین صاحب

- ۷۷۔ شیخ مسیح اللہ صاحب
- ۷۸۔ فشی جوہری نبی بخش صاحب مدہ البلیت
- ۷۹۔ میاں محمد اکبر صاحب
- ۸۰۔ شیخ مولا بخش صاحب
- ۸۱۔ سید امیر علی شاہ صاحب سار جٹ
- ۸۲۔ میاں محمد جان صاحب
- ۸۳۔ میاں شادی خاں صاحب
- ۸۴۔ میاں محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار
- ۸۵۔ میاں عبداللہ خاں صاحب برادر نواب خاں صاحب
- ۸۶۔ مولوی برہان الدین صاحب
- ۸۷۔ شیخ غلام نبی صاحب
- ۸۸۔ بلو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک
- ۸۹۔ فشی رحیم بخش صاحب میونسپل کشر
- ۹۰۔ فشی عبدالحق صاحب کراچی والا
- ۹۱۔ حافظ فضل احمد صاحب
- ۹۲۔ قاضی امیر حسین صاحب
- ۹۳۔ مولوی حسن علی صاحب مرحوم
- ۹۴۔ مولوی فیض احمد صاحب
- ۹۵۔ سید محمود شاہ صاحب مرحوم
- ۹۶۔ مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین
- ۹۷۔ رحمن شاہ صاحب
- ۹۸۔ میاں جان محمد صاحب مرحوم
- ۹۹۔ فشی فتح محمد مدہ البلیت۔ زدار
- ۱۰۰۔ شیخ محمد صاحب
- ۱۰۱۔ حاجی محمد صاحب مرحوم
- ۱۰۲۔ فشی پیر بخش صاحب مرحوم
- ۱۰۳۔ شیخ عبدالرحمن صاحب نو مسلم
- ۱۰۴۔ حاجی عصمت اللہ صاحب
- ۱۰۵۔ حاجی محمد بخش صاحب
- ۱۰۶۔ فشی ابراہیم صاحب
- ۱۰۷۔ فشی قمر الدین صاحب
- ۱۰۸۔ حاجی محمد امیر خان صاحب
- ۱۰۹۔ حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم
- ۱۱۰۔ قاضی خواجہ علی صاحب
- ۱۱۱۔ فشی تاج محمد خان صاحب
- ۱۱۲۔ سید محمد ضیاء الحق صاحب
- ۱۱۳۔ شیخ محمد عبدالرحمن صاحب عرف شعبان
- ۱۱۴۔ فلیطہ رجب دین صاحب تاجر
- ۱۱۵۔ پیر محمد خدائش صاحب مرحوم
- ۱۱۶۔ حافظ مولوی محمد یعقوب خاں صاحب



۱۱۵..... شیخ چراغ علی نمبردار  
۱۱۶..... محمد اسماعیل غلام کبریا صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب  
۱۱۷..... امروہی  
۱۱۸..... احمد حسن صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب  
۱۱۹..... سید محمد صاحب حاجی اللہ رکھتا ہے  
۱۲۰..... سید محمد صاحب حاجی اللہ رکھتا ہے  
۱۲۱..... سید محمد صاحب حاجی اللہ رکھتا ہے  
۱۲۲..... حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی  
۱۲۳..... سید محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھتا ہے  
۱۲۴..... مولوی سلطان محمود صاحب  
۱۲۵..... حکیم محمد سعید صاحب  
۱۲۶..... مفتی قادر علی صاحب  
۱۲۷..... مفتی غلام دستگیر صاحب  
۱۲۸..... مفتی سراج الدین صاحب ترمذی بکھیری  
۱۲۹..... قاضی غلام مرتضیٰ صاحب اکسیر اسٹینٹ کمشنر حال پشاور مظفر گڑھ  
۱۳۰..... مولوی عبدالقادر خاں صاحب  
۱۳۱..... مولوی عبدالقادر صاحب  
۱۳۲..... مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم  
۱۳۳..... مولوی غلام حسین صاحب  
۱۳۴..... مولوی غلام نبی صاحب مرحوم  
۱۳۵..... مولوی محمد حسین صاحب  
۱۳۶..... مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی  
۱۳۷..... مولوی سید محمد تقی صاحب اکسیر اسٹینٹ علی گڑھ ضلع فرخ آباد  
۱۳۸..... مفتی صادق حسین صاحب مختار  
۱۳۹..... شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی  
۱۴۰..... میاں عبدالعلی  
۱۴۱..... مفتی نصیر الدین صاحب لوئی  
۱۴۲..... قاضی محمد یوسف صاحب  
۱۴۳..... قاضی فضل الدین صاحب  
۱۴۴..... قاضی سراج الدین صاحب  
۱۴۵..... قاضی عبدالرحیم صاحب فرزند سید  
۱۴۶..... قاضی ضیاء الدین صاحب  
۱۴۷..... شیخ کرم الہی صاحب کلرک ریلوے  
۱۴۸..... میرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم  
۱۴۹..... میاں غلام محمد طالب علم پشاور  
۱۵۰..... مولوی محمد فضل صاحب  
۱۵۱..... ماسٹر قادر بخش صاحب  
۱۵۲..... مفتی الہ بخش صاحب  
۱۵۳..... حاجی ملا نظام الدین صاحب  
۱۵۴..... عطاء الہی  
۱۵۵..... مولوی نور محمد صاحب بانٹ  
۱۵۶..... مولوی کریم اللہ صاحب  
۱۵۷..... سید عبدالہادی صاحب سولن  
۱۵۸..... مولوی محمد عبداللہ خاں صاحب  
۱۵۹..... ڈاکٹر عبدالکیم خان صاحب  
۱۶۰..... ڈاکٹر یوسف خاں صاحب  
۱۶۱..... ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب  
۱۶۲..... غلام نبی الدین خاں صاحب فرزند ڈاکٹر یوسف خاں صاحب  
۱۶۳..... مولوی صفدر حسین صاحب  
۱۶۴..... خلیفہ نور دین صاحب  
۱۶۵..... میاں اللہ داتا صاحب  
۱۶۶..... مفتی عزیز الدین صاحب  
۱۶۷..... سید مہدی حسین صاحب

۱۶۸..... مولوی حکیم نور محمد صاحب  
۱۶۹..... حافظ محمد بخش مرحوم  
۱۷۰..... چوہدری شرف الدین صاحب  
۱۷۱..... میاں رحیم بخش صاحب  
۱۷۲..... مولوی محمد افضل صاحب کملہ  
۱۷۳..... میاں اسماعیل صاحب  
۱۷۴..... مولوی غلام جیلانی صاحب  
۱۷۵..... مفتی امانت خاں صاحب  
۱۷۶..... قادی محمد صاحب  
۱۷۷..... میاں کرم داد محمد بہتیت  
۱۷۸..... حافظ نور احمد  
۱۷۹..... میاں کرم الہی صاحب  
۱۸۰..... میاں عبدالصمد صاحب  
۱۸۱..... میاں غلام حسین صاحب  
۱۸۲..... میاں نظام الدین صاحب  
۱۸۳..... میاں محمد صاحب  
۱۸۴..... میاں علی محمد صاحب  
۱۸۵..... میاں عباس خان  
۱۸۶..... میاں قطب الدین صاحب  
۱۸۷..... میاں اللہ دین خاں صاحب  
۱۸۸..... محمد حیات صاحب  
۱۸۹..... محمد دم مولوی محمد صدیق صاحب  
۱۹۰..... عبدالغنی صاحب فرزند رشید مولوی بہان الدین صاحب  
۱۹۱..... قاضی چراغ الدین  
۱۹۲..... میاں فضل الدین صاحب  
۱۹۳..... میاں علم الدین صاحب  
۱۹۴..... قاضی میر محمد صاحب  
۱۹۵..... میاں اللہ دین صاحب  
۱۹۶..... میاں سلطان محمد صاحب  
۱۹۷..... مولوی خاں ملک صاحب  
۱۹۸..... میاں الہ بخش صاحب  
۱۹۹..... مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس  
۲۰۰..... مفتی میراں بخش صاحب  
۲۰۱..... مولوی احمد جان صاحب مدرس  
۲۰۲..... مولوی حافظ احمد دین  
۲۰۳..... مولوی عبدالرحمن صاحب  
۲۰۴..... میاں مراد دین صاحب  
۲۰۵..... میاں ابراہیم صاحب  
۲۰۶..... سید محمود شاہ صاحب  
۲۰۷..... محمد جو صاحب  
۲۰۸..... مفتی شاہ دین صاحب  
۲۰۹..... مفتی روشن دین صاحب  
۲۱۰..... حکیم فضل الہی صاحب  
۲۱۱..... شیخ عبداللہ دیوان چند صاحب بکپور  
۲۱۲..... مفتی محمد علی صاحب  
۲۱۳..... مفتی انام الدین صاحب کلرک  
۲۱۴..... مفتی عبدالرحمن صاحب کلرک  
۲۱۵..... خواجہ جمال الدین صاحب بی اے لاہور  
۲۱۶..... مفتی مولا بخش صاحب کلرک  
۲۱۷..... شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی  
۲۱۸..... عالم شاہ صاحب  
۲۱۹..... مولوی شیر محمد صاحب جوہن  
۲۲۰..... میاں محمد اسحق صاحب لاہور  
۲۲۱..... میرزا اکبر بیگ صاحب  
۲۲۲..... مولوی محمد یوسف صاحب  
۲۲۳..... میاں عبدالصمد صاحب

۲۲۴..... مفتی عطاء محمد صاحب  
۲۲۵..... شیخ مولا بخش صاحب  
۲۲۶..... سید خلیفہ علی شاہ صاحب ڈی پی انکپور  
۲۲۷..... مفتی رستم علی صاحب کورٹ انکپور  
۲۲۸..... سید احمد علی شاہ صاحب  
۲۲۹..... ماسٹر غلام محمد صاحب  
۲۳۰..... حکیم محمد دین صاحب  
۲۳۱..... میاں غلام نبی الدین صاحب  
۲۳۲..... میاں عبدالعزیز صاحب  
۲۳۳..... مفتی محمد دین صاحب  
۲۳۴..... مفتی عبدالحمید صاحب لوطہ  
۲۳۵..... میاں خدا بخش صاحب  
۲۳۶..... مفتی حبیب الرحمن صاحب  
۲۳۷..... محمد حسین صاحب  
۲۳۸..... مفتی زین الدین محمد ابراہیم انکپور  
۲۳۹..... سید فضل شاہ صاحب  
۲۴۰..... سید ناصر شاہ صاحب سب اور سیر  
۲۴۱..... مفتی عطاء محمد صاحب  
۲۴۲..... شیخ نور احمد صاحب  
۲۴۳..... مفتی سرفراز خاں صاحب  
۲۴۴..... مولوی سید محمد رضوی صاحب  
۲۴۵..... مفتی فضل الرحمن صاحب معہ اہلیہ  
۲۴۶..... حافظ محمد سعید صاحب  
۲۴۷..... مستری قطب الدین صاحب  
۲۴۸..... مستری عبدالکریم صاحب  
۲۴۹..... مستری غلام الہی صاحب  
۲۵۰..... میاں عالم دین صاحب  
۲۵۱..... میاں محمد شفیع صاحب  
۲۵۲..... میاں نجم الدین صاحب  
۲۵۳..... میاں خادم حسین صاحب  
۲۵۴..... ابو غلام رسول صاحب  
۲۵۵..... شیخ عبدالرحمن صاحب نو مسلم  
۲۵۶..... مولوی سردار محمد صاحب  
۲۵۷..... مولوی دوست محمد صاحب  
۲۵۸..... مولوی حافظ محمد صاحب  
۲۵۹..... مولوی شیخ قادر بخش صاحب  
۲۶۰..... مفتی اللہ داد صاحب کلرک  
۲۶۱..... میاں حاجی دریاں  
۲۶۲..... حافظ مولوی فضل دین صاحب  
۲۶۳..... سید ولد علی صاحب بھور  
۲۶۴..... سید رمضان علی بھور صاحب  
۲۶۵..... سید جیون علی صاحب پٹول  
۲۶۶..... سید فرزند حسین صاحب  
۲۶۷..... سید اہتمام علی صاحب  
۲۶۸..... حاجی نجف علی صاحب  
۲۶۹..... شیخ گل صاحب  
۲۷۰..... شیخ خدا بخش صاحب  
۲۷۱..... حکیم محمد حسین صاحب  
۲۷۲..... میاں عطاء محمد صاحب  
۲۷۳..... میاں محمد دین صاحب  
۲۷۴..... میاں محمد حسن صاحب عطار  
۲۷۵..... سید نیاز علی صاحب بدایوں  
۲۷۶..... ڈاکٹر عبدالشکور صاحب  
۲۷۷..... شیخ حافظ الدین صاحب بی اے  
۲۷۸..... میاں عبداللہ خان  
۲۷۹..... میاں شامت خان  
۲۸۰..... مولوی عبدالکیم صاحب

۲۸۱..... قاضی عبداللہ صاحب	کوٹ قاضی	۲۹۳..... عبدالکریم صاحب مرحوم	چمارو	۳۰۵..... مستری اسلام احمد صاحب	بھیرہ
۲۸۲..... عبدالرحمن صاحب پٹواری	سنوری	۲۹۴..... عبدالوہاب صاحب	بغدادی	۳۰۶..... حسینی خان صاحب	الکباد
۲۸۳..... برکت علی صاحب مرحوم	تھہ غلام نبی	۲۹۵..... میاں کریم بخش صاحب مرحوم و مقفور	جہانپور ضلع لدھیانہ	۳۰۷..... قاضی رضی الدین صاحب	اکبر آباد
۲۸۴..... شہاب الدین صاحب	تھہ غلام نبی	۲۹۶..... عبدالعزیز صاحب عرف عزیز الدین	نامک	۳۰۸..... سعد اللہ خان صاحب	الکباد
۲۸۵..... صاحب دین صاحب	نحال مہجرات	۲۹۷..... حافظ غلام محی الدین صاحب	بھیرہ حال قادیان	۳۰۹..... مولوی عبدالحق صاحب ولد مولوی فضل حق صاحب مدرس	
۲۸۶..... مولوی غلام حسن مرحوم	دیناگر	۲۹۸..... محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس	کانکاریلوے	۳۱۰..... مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم حافظ دفتر پولیس	سامانہ پٹیالہ
۲۸۷..... نواب دین صاحب مدرس	دیناگر	۲۹۹..... احمد دین صاحب	چک کھاریاں	۳۱۱..... رجب علی صاحب پنشنر	جہلم
۲۸۸..... احمد دین صاحب	منارہ	۳۰۰..... محمد امین کتاب فروش	جہلم	۳۱۲..... ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر	ساکن جھوئی کٹہہ ضلع الکباد
۲۸۹..... عبداللہ صاحب قرآنی	لاہور	۳۰۱..... مولوی محمود حسن خان صاحب مدرس ملازم	پٹیالہ	۳۱۳..... میاں کریم اللہ صاحب سار جنٹ پولیس	الکباد
۲۹۰..... کرم الہی صاحب کپانڈر	لاہور	۳۰۲..... محمد رحیم الدین	حبیب والہ	۳۱۴..... میاں کریم اللہ صاحب سار جنٹ پولیس	جہلم
۲۹۱..... سید محمد آقندی	ترکی	۳۰۳..... شیخ حرمت علی صاحب کراچی	الکباد		
۲۹۲..... عثمان عرب صاحب	طائف شریف	۳۰۴..... میاں نور محمد صاحب	غوث گڑھ پٹیالہ		

واستہ ہیں جیسے ایک تخم زمیں میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا۔ لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہو تا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور بجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۷۳)

### صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں

”واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو“

”جو شخص مجھ سے بچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیروں بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اس کی شفاعت کرے گی۔ سوائے دے تمام لوگوں جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔“

”ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔“

تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ ہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ (کشتی نوح)

### بقیہ صفحہ: ( 24 )

ایک اقتباس تحریر کر کے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔  
تبلیغ کا مقصد یہ ہے کہ جس کو تم  
مسلمان بناؤ وہ تم سے محبت کرنے لگے

حضور انور نے فرمایا دیکھو تبلیغ کا مقصد یہ نہیں  
کہ پھل حاصل کرو اور پھر ان کو چھوڑتے چلے جاؤ  
تبلیغ کا مقصد یہ ہے کہ کسی شخص کو جب تم مسلمان  
بناتے ہو تو ایسا مسلمان بناؤ کہ وہ تم سے محبت کرنے  
لگے تمہارا عاشق ہو جائے اور اتنا گہرا رابطہ تم سے  
پیدا ہو جائے کہ کانہ ولی خیم گویا وہ  
جاں نثار دوست بن گیا ہے۔ اس رنگ میں جب  
آپ نے غیروں کی تربیت کرنی ہے تو یاد رکھیں کہ  
جو آپ کا جاں نثار دوست ہے وہ آپ کے رنگ  
پکڑے گا۔ جیسے احمدی آپ ہیں ویسا ہی وہ بنے گا۔  
اس لئے بہت ہی ضروری ہے کہ آپ کی محبت کے  
نتیجہ میں وہ نقصان نہ اٹھا جائے آپ کی بدعاتیں  
اس میں منتقل نہ ہو جائیں آپ کی لغزش اس کی  
لغزشیں نہ بن جائیں آپ کی کمزوریاں اس کی  
کمزوریاں نہ ہو جائیں پس تبلیغ کا مضمون بہت گہرا  
مضمون ہے (خطبہ جمعہ ۹ جولائی ۱۹۹۲ء) اللہ تعالیٰ  
ہمیں حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے  
ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

سے متصف ہو کر ان اداروں سے فارغ التحصیل  
ہوتے ہیں اور باسانی بیچانے جاسکتے ہیں (بحوالہ ایک  
مرد خدا۔ صفحہ ۳۳۱-۳۳۰)

اگلی صدی کے اختتام تک دین اسلام  
تمام دنیا پر غالب آجائے گا  
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے تربیتی  
سیمینار منعقد ۹ جولائی ۹۹ بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ  
میں فرمایا کہ یہ سال کئی پہلوؤں سے احمدیت کی  
تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ ایک بات یقینی  
ہے کہ ہم اتنی چیزیں سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ  
سپیڈ بھی بڑھ رہی ہے اور ایکسپلوشن بھی، اس طرح  
سے امید ہے کہ اگلی صدی کے اختتام تک انشاء اللہ  
تعالیٰ تمام دنیا پر اسلام غالب آجائے گا۔ فرمایا کہ ہم  
اس وقت خاک ہو چکے ہوں گے۔ مگر ہم یقین سے  
کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا  
ہوئی ہے حضور نے فرمایا کہ یہ میری خواب ہے۔  
میں ان خوابوں میں رہتا ہوں میں جانتا ہوں کہ ہم  
ان خوابوں کو حقیقت کے روپ میں دیکھیں گے۔  
پس یہ وہ تقدیر ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔  
(بحوالہ اخبار بدر ۹ ستمبر ۹۹) آخر میں تبلیغ ہی کے  
سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

### بقیہ صفحہ: ( 4 )

گالیاں نکال دی ہوگی تو ان باتوں سے ہوتا بھی کیا ہے مگر اس کو تکلیف سمجھتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ  
بیعت کرنے کی وجہ سے مجھے یہ تکلیف پہنچی غرض بعض لوگ ذرا سی مخالفت کی بھی برداشت نہیں کر سکتے  
اصل میں انہوں نے بیعت کی حقیقت ہی کو نہیں سمجھا۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۱-۱۴۰)

### بیعت کرنا اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے

بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہیں بلکہ یہ تو اپنے آپ کو فروخت کر دینا ہے خواہ ذلت ہو نقصان ہو کچھ  
ہی کیوں نہ ہو کسی کی پروانہ کی جاوے۔ مگر دیکھو اب کس قدر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں  
بلکہ خدا تعالیٰ کو آزمانا چاہتے ہیں۔ بس یہی سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمیں مطلقاً کسی قسم کی تکلیف ہونی چاہئے  
اور ایک پر امن زندگی بسر ہو حالانکہ انبیاء اور قطبوں پر مصائب آئے اور وہ ثابت قدم رہے مگر یہ ہیں کہ ہر  
ایک تکلیف سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ بیعت کیا ہوگی گویا خدا تعالیٰ کو رشوت دینی ہوئی۔ ہر ایک شخص کو جو  
ہمارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے جان لینا چاہئے کہ جب تک آخرت کے سرمائے کا فکر نہ کیا جاوے کچھ نہ بنے گا  
اور یہ ٹھیکہ کرنا کہ ملک الموت میرے پاس نہ پہنچے میرے کنبے کا نقصان نہ ہو میرے مال کا بال بیکانہ ہو ٹھیک  
نہیں ہے۔ شرط وفادار کھلاوے اور ثابت قدمی اور صدق سے مستقل رہے اللہ تعالیٰ مخفی راہوں سے اس کی  
رعایت کرے گا اور ہر ایک قدم پر ان کا مددگار بن جاوے گا۔ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۷)

### بیعت کے بعد حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو یہ استخفاف ہے

ایک شخص نے بیعت کی درخواست کی اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا  
مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی  
جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے بیعت باز میچہ اطفال نہیں ہے درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر  
موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے پہلے تعلقات  
معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۵۷)

### بیعت گناہ کے زہر کیلئے تریاق ہے

پس بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور  
گناہوں پر ایک خط نچ پھیر دیتی ہے۔ دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا  
ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے  
بار بار توبہ کرتا ہے اور بار بار توبہ کرتا ہے مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے جب وہ سچے دل سے  
کرے گا تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہوگی وہ خدا خود اسے قوت دے گا اور آسمان سے ایک طاقت  
ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ اپنی توبہ اور مامور کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق  
ہے۔ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۴۳)

### بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو

یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہو تا جب تک کہ حقیقی بیعت  
کے مفہوم کو ادا نہ کرے اس وقت تک یہ بیعت بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے  
حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو۔ اور اس پر  
تدبیر کرو۔ اور پھر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔  
بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے  
نواہی سے بچتے رہو۔ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۰۴)

### بیعت کی برکات اور تاثیرات کیلئے عاجزی و انکساری شرط ہے

یہ بیعت جو ہے اس کے معنی اصل میں اپنے تئیں بچ دینا ہے۔ اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے



# سیر الیون میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ اور حیرت انگیز کامیابیاں

## تائید الہی کے بعض ایمان افروز واقعات

سیر الیون مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جو کہ بحیرہ اوقیانوس کے کنارے واقع ہے اس کی آبادی تقریباً پچاس لاکھ ہے قدرتی خوبصورتی کے لحاظ سے اس کا نمایاں پہلو جنگلات دریا اور ندی نالے اور قدرتی بزمہ سے لدے ہوئے پہاڑ ہیں۔

یہاں کی پیداوار زیادہ تر چاول۔ کسادہ۔ کوکو۔ کافی اور پھلوں میں ناریل۔ آم اور مالے مشہور ہیں قدرتی وسائل جو کہ آمدن کا بنیادی ذریعہ ہیں ان میں ڈائمنڈ۔ سونا اور دوسری دھاتیں شامل ہیں یہ ملک برطانیہ کے تحت رہا ہے اور ۱۹۶۲ء میں آزاد ہوا ۱۹۶۲ء میں مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب مرحوم نیر۔ مبلغ سلسلہ غانا جاتے ہوئے تھوڑا عرصہ یہاں ٹھہرے اور پیغام حق پہنچانا شروع کیا لیکن باقاعدہ پہلے مبلغ جو یہاں آئے وہ مولانا الحاج نذیر احمد صاحب علی مرحوم ہیں جو ۱۹۳۷ء میں شمال کے ضلع کامبا کے ایک ٹاؤن روکو پور میں پہنچے تو ایک شخص مسٹر کمار صاحب نے دیکھتے ہی سینے سے لگالیا کیونکہ مسٹر کمار صاحب نے چار سال قبل آپ کو خواب میں دیکھا تھا اس طرح روکو پور میں احمدیت کا جو بیج مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے آنے سے پہلے ہی خواب کی بنا پر بویا گیا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و خلفاء کی دعاؤں اور مولانا موصوف اور بعد میں آنے والے مبلغین کرام کی انتھک محنت اور کوششوں سے آج ایک تناور درخت بن چکا ہے یعنی آج اس ملک میں جماعت احمدیہ کے ۱۰۰ پرائمری سکول اور ۲۰ ہائی سکول ہیں نیز ۴ کلینک بھی ہیں اس کے علاوہ ۲۸ جماعتیں ۲۲۶۱ مساجد اور ۲۲ مشن ہاؤس ہیں۔ اور سیر الیون کے دار الحکومت فری ٹاؤن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۵ جماعتیں ہیں اور اس ملک میں احمدیوں کی کل تعداد تقریباً ۵ لاکھ ہے۔

ریڈیو اور ٹی وی پر جماعتی پروگرام ہوتے ہیں اور اخبار میں مضمون بھی چھپتے رہتے ہیں۔

اسی طرح سکول۔ کالجز۔ یونیورسٹی اور ٹیچر ٹریننگ کالج میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شفقت سے گزشتہ چند سالوں میں ۲۴۵ طلباء کو تعلیم مکمل ہونے تک وظائف دیئے گئے۔

لاکھوں کی تعداد میں نو احمدیوں کی تربیت کیلئے حضور انور کی ہدایت کی روشنی میں مختلف مقامات پر نو احمدیوں کے امام صاحبان کو ہفتہ عشرہ کے لئے بلا کر جماعت کا تعارف۔ جماعتی نظام اور اختلافی مسائل سکھائے جاتے رہے تاکہ وہ احباب جماعت کو صحیح اسلامی راہوں پر چلا سکیں۔ الحمد للہ

کہ اس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا ہے۔

اب سیر الیون میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پریس اور میٹل وغیرہ کے کام کیلئے ورکشاپ بھی موجود ہے۔ اس ملک کی لوکل زبانوں کریو۔ مننی۔ مینڈھے اور فولا۔ میں اسلامی لٹریچر موجود ہے نیز مینڈھے زبان میں تو قرآن کریم بھی موجود ہے۔

جہاں کہیں بھی کوئی نمائش یا میلہ لگے وہاں احمدیہ کسٹمال لگایا جاتا ہے۔ تبلیغ کا عموماً طریقہ یہ ہے کہ جس چیفڈم میں تبلیغ کرنا مقصود ہو اس کے پیراماؤنٹ چیف سے رابطہ کر کے کام کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ تربیت اور تبلیغ کا ایک ذریعہ جلسہ سالانہ ہے جو کہ ہر سال اس ملک کے دوسرے بڑے شہر بومیں منعقد کیا جاتا ہے۔ لیکن چند سالوں سے جنگ کی وجہ سے یہ جلسہ نہیں ہو رہا ہے۔

یہ جنگ اب اتنی شدت اختیار کر گئی تھی کہ باغی سارے ملک کو روندھتے ہوئے آخر ۵ اور ۶ جنوری ۱۹۹۹ء کو فری ٹاؤن میں داخل ہو گئے اور مکانات جلانے ہزاروں افراد قتل ہوئے کئی افراد کے ہاتھ اور کئی افراد کی ٹانگیں کاٹیں لوگ بے گھر ہو کر مختلف جگہوں میں پناہ لینے لگے ان مشکل حالات میں بھی پیارے آقا کی شفقت اور دعائیں سیر الیون کے ساتھ رہیں۔

سیر الیون سے محترم ارشاد احمد صاحب ملہی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے حلقہ میں ”موئے وارف“ ایریا (فری ٹاؤن) میں ایک جماعت قائم ہے۔ اس جماعت کے امام نے اپنے احباب جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر ”سورۃ یس“ اور سورۃ ”الواقعة“ کی اکتالیس اکتالیس مرتبہ چالیس روز تک تلاوت کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرے۔

اس جماعت کے امام پاعبد اللہ ثورے نے رمضان کے مہینے میں خواب دیکھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ نماز کے بعد احمدی امام نے اسے گلے لگالیا ہے۔“

یہ خواب امام موصوف نے اپنی جماعت کے احباب کو بتایا چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ عید الفطر کی نماز احمدیوں کے ساتھ ادا کریں گے۔ عید الفطر کی نماز کیلئے وہ ایک مقام پر پہنچے جہاں ان کے خیال میں احمدی نماز ادا کرتے تھے۔ وہاں پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ جماعت دوسرے جگہ یعنی احمدیہ سیکٹری سکول میں نماز عید ادا کرتے ہیں۔ اس وقت نماز عید انہوں نے اسی مقام پر غیر احمدی احباب کے ساتھ ادا کی۔ لیکن عید کے بعد نماز جمعہ کیلئے وہ احمدی مسجد

گوری سٹریٹ میں پہنچے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد احباب جماعت سے تعارف ہوا۔ امیر صاحب کی خدمت میں ان کی طرف سے ایک خط پیش کیا گیا کہ ہم احمدیت قبول کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ امیر صاحب نے دو مبلغین مکرم عبدالغنی صاحب زاہد اور مکرم شیخ محمد یونس صاحب کو ان کی مسجد میں تبلیغ کیلئے بھجوایا۔ اس طرح ان کی مسجد میں تبلیغ شروع ہوئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام افراد نے احمدیت کے نور سے منور ہونے کی سعادت پائی ہے اور بنی بنائی مسجد سمیت یہ جماعت بھی احمدیت کی آغوش میں آگئی ہے۔ الحمد للہ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ امام P a Abdulah Turay بڑا اچھا داعی الی اللہ بھی ثابت ہو رہا ہے۔ ایک مزید جماعت بھی اس کے تعاون سے احمدیت قبول کر چکی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم ارشاد ملہی صاحب لکھتے ہیں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں خاکسار مکالی چیفڈم کے ایک گاؤں مالینکے نامی میں پہنچا۔ رات کو تمام اہل گاؤں کو جمع کر کے پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔

یوں تو ہر جگہ ہی امام کو بڑی عزت دی جاتی ہے۔ خاص طور پر سیر الیون میں امام کو بہت ہی عزت دیتے ہیں اور امام کی مرضی کے خلاف دینی امور سے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ اس گاؤں میں پیغام حق پہنچانے کے بعد لوگوں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ لوگوں نے سوال و جواب کی محفل میں بڑی دلچسپی لی اور کہا کہ احمدیت قبول کرنے سے متعلق صبح نماز فجر کے بعد اپنے فیصلہ سے آگاہ کریں گے۔ سوال و جواب کی محفل کے دوران یہ بات لوگوں کے رویہ سے واضح طور پر عیاں تھی کہ عوام الناس احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ مجلس سوال و جواب کے بعد پتہ چلا کہ اہل گاؤں تو احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن چونکہ امام احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے اس لئے وہ دوسرے لوگوں کیلئے بھی روک بنا بیٹھا ہے۔

یہ سن کر خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے عاجزانہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔

صبح نماز فجر کے بعد جب دوبارہ مجلس لگی تو امام نے احمدیت نہ قبول کرنے کا فیصلہ سنایا۔ یہ سن کر پوری مجلس میں خاموشی چھا گئی۔ آخر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد تمام اہل گاؤں نے کہا کہ یہ تو امام کا فیصلہ ہے لیکن ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ احمدیت سچی ہے اور ہم سب احمدیت قبول کرنے کے لئے

تیار ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام اہل گاؤں نے بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔

جب دوسری بار اس گاؤں کے دورہ پڑ گئے تو امام نے کہا میں بھی بیعت کیلئے تیار ہوں۔ میری بھی بیعت لے لیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گاؤں بھی امام سمیت احمدی گاؤں کی فہرست میں شامل ہو گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

### انی مہین من اراد اہانتک

محترم نسیم تبسم صاحب تحریر کرتے ہیں یہ واقعہ دسمبر ۱۹۹۴ کا ہے۔ ”بینڈے بو“ سے ۶ میل مغرب کی جانب ایک گاؤں لوہنڈی میں ایک نوجوان مسٹر عیسیٰ جالو جو کہ عربی اور انگلش دونوں زبانیں جانتے ہیں۔ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و دیگر لٹریچر پڑھ کر احمدیت قبول کی۔ جبکہ اس کا والد جو کہ پالاجی ہے اور پورے علاقہ میں معزز کہلاتا ہے جماعت کے سخت مخالفین میں سے ہے اس نے پہلے اپنے اس احمدی ہونے والے بیٹے کو پیار سے سمجھایا کہ احمدیت کا تعلق اسلام سے ذرہ بھر بھی نہیں بلکہ یہ عیسائیوں کی ایک شاخ ہے اور تمہیں علم ہے کہ میں تو پہلے ہی ان لوگوں کا اس علاقہ میں آنا پسند نہیں کرتا بلکہ پیراماؤنٹ چیف کی مدد سے ہماری کوشش ہے کہ یہ جماعت جلد اس علاقہ کو خالی کر دے۔ مگر بیٹا تو احمدیت کے رنگ میں مستقل رنگین ہو چکا تھا لہذا انہوں نے باپ سے کہا کہ میں تو اب اس علاقہ میں اس سچی جماعت کو بڑھانے کی فکر میں ہوں اور سب سے پہلے آپ کو بھی یہ پیغام دیتا ہوں کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے چند نیک فطرت لوگ جن تک اس سے قبل احمدیت کا پیغام پہنچ چکا تھا مگر وہ اس پالاجی کے زیر اثر تھے اس کے ذرے سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر رہے تھے۔ مگر جب خود پالاجی صاحب کا بیٹا احمدی ہو گیا تو انہوں نے باہم مشورہ سے وہاں میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا۔ مگر اس پالاجی نے سخت مخالفت کی تو انہوں نے سیکشن چیف کی مدد سے میٹنگ بلائی جس میں ”بینڈے بو“ سے صدر جماعت جنرل سیکرٹری۔ صدر لجنہ دو بزرگ احمدی حضرات کے علاوہ عاجز بھی شامل تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے میٹنگ بڑی کامیاب ہوئی۔ سیکشن چیف جو اس سے قبل مسلمان تھا پھر عیسائی ہوا آج اس نے نہ صرف مسلمان ہوا بلکہ احمدی مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔

پالاجی جالو نے اپنی مسجد میں میٹنگ بلائی اور اپنے بیٹے کو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنی جانیداد سے عاق کر دینے کا اعلان کر دیا۔ بلکہ اسی وقت گھر سے باہر نکال دیا وہ اپنی بیوی اور دو چھوٹے بچوں کے ساتھ سیکشن چیف کے گھر چلا گیا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملنے پر خاکسار ”بینڈے بو“ سے چند احمدی دوستوں کے ہمراہ وہاں پہنچا اس کو حوصلہ دیا اس نے کہا کہ میرا ایمان مزید مضبوط ہوا ہے اور انشاء اللہ مزید مضبوط ہو گا۔

اس واقعہ کو بمشکل ایک ہفتہ ہی گزرا ہو گا کہ بقول مقامی لوگوں کے وہاں چند حکومت کے باغی دیکھے گئے جو کہ اس پالاجی کے گھر پر ٹھہرے ہیں یہ اطلاع پیراماؤنٹ چیف تک پہنچی تو اس نے پالاجی کو بلوایا اس نے جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے پاس نہیں بلکہ میرے اس بیٹے عیسیٰ جالو کے پاس آئے تھے سیکشن چیف نے کہا کہ اس کو تو تم نے ہفتہ سے گھر سے باہر نکال دیا اور میرے پاس ہے اس لئے تمہاری یہ بات جھوٹی ہے۔ اس لئے تم چلو پیراماؤنٹ چیف کے پاس وہ یہ سکر جنگل میں بھاگ گیا۔ اس کے فرار کی خبر پیراماؤنٹ چیف کو پہنچی تو اس نے پالاجی کو کہ صرف ایک ہفتہ پہلے بہت معزز گردانا جاتا تھا اب وہ اشتہاری ملزم بن گیا۔ چار دن جنگل میں رہنے کے بعد چیفڈم پولیس کے ہاتھوں ذلیل ہو کر چیف کی کورٹ میں پہنچا دیا گیا۔ جس نے جاتے ہی اس کو کال کوٹھڑی میں ڈال دیا۔ گھر سے اس کے سب بچے اور بیویاں بھاگ گئے کوئی اس کی مدد کو نہ پہنچا۔

مکرم و محترم فضل احمد صاحب شاہد بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ سال ۱۳ جولائی کو خاکسار اپنے سرکٹ مشنری کے ہمراہ یونی پنا چیفڈم کے ایک گاؤں سمویا میں دعوت الی اللہ کی خاطر گیا۔ پیغام حق دیا۔ لوگ احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار تھے کہ ایک معاند احمدیت جس کو اپنی عربی دانی پر بہت ناز تھا وہ سامنے آیا اور سب لوگوں کو قبول احمدیت سے روک دیا۔ اس بات کا بہت دکھ ہوا کہ اس ایک شخص کی وجہ سے سارے گاؤں کے لوگ قبول حق سے محروم رہے۔ خیر رات اسی گاؤں میں گذری۔ جس کمرے میں ہم سوئے اس میں بیڈ کے سرہانے کی طرف لکھا ہوا تھا۔ Let my enemy live long. See what I will be in future. اگلے روز دوسرے گاؤں جانا تھا۔ روانگی سے قبل معاند احمدیت پھر ہماری طرف آ نکلا۔ اور ہمارے سرکٹ مشنری سے بحث شروع کر دی۔ باتوں باتوں میں یہ بھی بتایا کہ جس گاؤں آپ جانے والے ہیں وہاں بھی میں نے پیغام بھیج دیا ہے اسلئے وہاں بھی کوئی احمدیت قبول نہیں کرے گا۔ میں تو اس کے گزشتہ روز والے رویہ اور تازہ بحث و تکرار سے تنگ آیا ہوا تھا۔ جب اس نے یہ کہا کہ اس نئے گاؤں سے بھی کوئی شخص احمدیت قبول نہ کرے گا۔ تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ میں نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:- ”اگر تم اور تمہارے یہ دو گاؤں احمدیت میں شامل نہیں ہوں گے تو اس سے احمدیت کا ہرگز کوئی نقصان نہ ہو گا۔ نقصان ہو گا تو تمہارا ہو گا کیونکہ تم قبول حق سے محروم رہو گے۔ لیکن جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے۔ احمدیت کو خدا تعالیٰ تمہارے بدلہ میں بے شمار دیہات عطا کر دے گا۔“

پیارے مولا کالاکھ لاکھ احسان کہ اس نے مسیح محمدی کے اس عاجز غلام و خادم کے منہ سے نکلی

ہوئی بات کی لاج رکھ لی۔ ابھی تین دن بھی نہ گزرے تھے کہ ایک گاؤں سے ایک نوجوان ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں تین دیہات کا نمائندہ بن کر آپ کے پاس آیا ہوں اور یہ پیغام لایا ہوں کہ یہ تینوں دیہات احمدیت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک اور پھر اسی پر بس نہ ہوئی یہی تین دیہات ایک نئی چیفڈم RIBBI میں داخل ہونے کا ذریعہ بن گئے اور اب مارچ 94 تک یعنی 8 ماہ میں خدا تعالیٰ نے مزید 24 دیہات احمدیت کی آغوش میں لا ڈالے ہیں الحمد للہ۔

**دوسرا واقعہ:** محترم فضل احمد صاحب شاہد ہی بیان کرتے ہیں کہ 30-31 جنوری 94 کی درمیانی شب اچانک کچھ لوگوں کے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے پتہ کر دیا تو پتہ چلا کہ ایک بچی جو بیمار تھی اس کی حالت خطرناک ہے اور وہ آخری مراحل میں ہے۔ ممالکی گاؤں میں تو اسپتاری بھی نہیں تادوالی جاسکتی۔ میرے پاس چند ادویہ تھیں۔ چنانچہ بچی کی حالت دیکھ کر پہلے تو اسے سادہ پانی پلایا۔ بعد ازاں اُسے اپنی سمجھ کے مطابق دوا دی۔ چند منٹ میں ہی بچی سو گئی۔ میں نے سب لوگوں سے کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ کے حضور شفاء کیلئے دعا کریں۔ دعا کی گئی اور جب اگلے روز بچی بیدار ہوئی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہو چکی تھی۔

مکرم ارشاد احمد صاحب ملہی مبلغ سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ جب ناچیز اپنے سرکٹ مشنری کے ہمراہ Binty Lol گاؤں کے قریب پہنچا تو گاؤں میں داخل ہونے سے قبل قرآنی الفاظ میں کامیابی کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا چنانچہ گاؤں میں داخل ہوئے۔ لوگوں کو بتایا کہ ہم احمدی مبلغ ہیں اور آپ کے لئے بہت مفید پیغام لائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم حزب اللہ کے ممبر ہیں اسلئے ”حزب اللہ“ کو چھوڑ کر احمدیت قبول نہیں کریں گے۔ ہم نے کہا کہ احمدیت قبول کریں یا نہ کریں یہ آپ کی مرضی ہے لیکن ہماری بات تو سن لیں۔ چنانچہ اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ بات سننے میں کیا حرج ہے چنانچہ سب ہماری بات سننے کیلئے تیار ہو گئے۔ ہم نے تفصیل سے پیغام حق پہنچایا۔ پیغام سننے کے بعد انہوں نے مختلف سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا ہم احمدیت کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن ”حزب اللہ“ نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ ”حزب اللہ“ والے بھی تو مسلمان ہیں اور نبی اکرم ﷺ کو مانتے ہیں۔

اس پر خاکسار نے ایک مثال کے ذریعہ انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ اگر ایک شخص کے بیس بچے ہوں اور وہ اپنے تمام بچوں کو دس نصائح کرے۔ اب تمام بچوں میں سے کوئی بچہ ایک نصیحت

پر عمل پیرا ہو۔ کوئی دو پر کوئی تین پر کوئی پانچ پر وغیرہ تمام بچوں میں سے صرف ایک بچہ باپ کی تمام نصائح پر عمل پیرا ہو تو باپ کس کو زیادہ پیار کرے گا تمام لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ اس بچہ کو جو تمام نصائح پر عمل کرتا ہے۔ اس پر ناچنے والے انہیں کہا کہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرما چکے ہیں کہ آخری زمانہ میں میرے ۷۳ روحانی بچے ہوں گے ان تمام میں سے صرف ایک بچہ میری تمام نصائح پر عمل پیرا ہو گا۔ اور وہ بچہ احمدیت ہے۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے عزیز ترین بچے کے ساتھ شامل ہوں یا آپ کے کمتر عزیز بچے ”حزب اللہ“ کے ساتھ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس مثال کے ذریعہ بفضل اللہ تعالیٰ ان کے سینے روشن ہو گئے اور تمام اہل گاؤں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے الحمد للہ علی ذالک۔

مکرم عبد الرشید صاحب طاہر مبلغ سلسلہ فریادوں بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو مسامحہ چیفڈم کے ائمہ کے ریفریٹر کورس کے دوران ایک غیر احمدی امام نے اپنا خواب بیان کیا کہ:-

”میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے شہد اتر رہا ہے اور وہ ریفریٹر کورس کلاس میں رکھی گئی میز پر گر رہا ہے۔ ہم تمام امام انگلیوں کے ساتھ اس شہد کو کھارہے ہیں شہد بہت بیٹھا اور لذیذ ہے۔ اسی کے ساتھ آنکھ کھل جاتی ہے“ یہ خواب بیان کرنے کے بعد اس نے ائمہ کے سامنے کہا کہ شہد سے مراد احمدیت کی تعلیم ہے جو حقیقتاً اسلامی تعلیم ہے۔ اور اس خواب کے ذریعہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جس طرح شہد سے شفاء ملتی ہے۔ اسی طرح روحانی شفاء احمدیت میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خواب کے نتیجہ میں یہ امام احمدیت قبول کر چکے ہیں نیز اسی گاؤں کے (جس میں ۶ مساجد ہیں) نائب چیف امام ۳۰ سے زائد افراد کے ساتھ احمدیت قبول کر چکے ہیں اور اب بطور معلم خدمت سلسلہ بجالارہے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

یہ واقعہ بھی محترم عبد الرشید صاحب طاہر مبلغ سلسلہ فریادوں ہی بیان کرتے ہیں نومبر ۹۳ میں مکرم و محترم امیر صاحب کے ساتھ ”سیکھ ہوں“ کی ریجنل کانفرنس میں شمولیت کی خاطر ”سیکھ ہوں“ گیا کانفرنس کے دوران ایک احمدی دوست اسٹریٹ بمبائے مندرجہ ذیل ایمان افروز واقعہ بیان کیا وہ کہتے ہیں کانفرنس سے چند روز قبل میں نے ریجنل مشنری میا ماکرم سعید الرحمن صاحب کی تحریک پر یہ عہد کیا کہ جہاں دوسرے احمدی کانفرنس کے مہمانوں کیلئے مختلف اشیاء پیش کریں گے میں اپنی طرف سے ایک ہرن پیش کروں گا کانفرنس سے تین دن پہلے ہندو لیکر رات کے وقت جنگل میں شکار کیلئے نکل گیا۔ ساری رات شکار کی گھات میں بیٹھا رہا لیکن شکار نہ ملا۔ دوسری رات

میا تو پھر شکار نہ ملا۔ تیسری اور آخری رات گیا۔ فجر کی اذان تک شکار کی تلاش میں رہا لیکن شکار نہ ملا۔ سخت پریشانی ہوئی کیونکہ اب شکار کا ملنا بظاہر ممکن نہ تھا اور اسی روز کانفرنس بھی شروع ہونے والی تھی۔ چنانچہ میں نے بڑے دکھ بھرے دل کے ساتھ دعا کی کہ اے خدا اگر احمدیت سچی ہے تو مجھے شکار مل جائے۔ دعا کے بعد خاکسار ہندو قاتل اٹھا کر واپس گھر کی طرف آ بھی چند قدم چلا تھا کہ جنگل میں کسی جانور کے چلنے کی سرسراہٹ محسوس ہوئی پلٹ کر دیکھا تو ہرن سامنے پایا میں نے فوراً فائر کر دیا گولی اس کی ٹانگ پر لگی۔ میرا خیال تھا کہ پیچھے کی طرف بھاگے گا اور ہاتھ سے جاتا رہے گا لیکن وہ تو میرے قریب آ کر گر گیا اور میں نے ذبح کر ڈالا۔ الحمد للہ۔

## حفاظت خاص کے

### ایمان افروز واقعات

مکرم عبد الکریم صاحب بنگورالوکل معلم کو باغیوں نے ۶ جنوری کو پکڑ لیا اور سامان انھوا کر پیدل ”مشاکلے“ گئے جو ”فری ٹاؤن“ سے ۴۰ میل ہے۔ وہاں جاکر باغیوں نے کہا کہ لائن بنالو تمہیں اجرت ادا کرنا ہے۔ اور پہلے چالیس افراد کو کہا کہ تم آجاؤ۔ ان سب کو تھوڑی دور لے گئے اور گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ ہمارے معلم صاحب کا نمبر ۴۱ تھا۔ سب لوگ ڈر گئے کہ اب ہماری باری ہے۔ باغیوں کے لیڈر نے کہا کہ تم میں سے کون ہے جو کل ہمیں جمعہ پڑھائے۔ ہمارے معلم صاحب جن کا نمبر ۴۱ تھا انہوں نے کہا کہ میں احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوں میں جمعہ پڑھاؤں گا۔ اس پر ان کو اور دوسرے سب لوگوں کو چھوڑ دیا۔ دوسرے دن ہمارے معلم صاحب نے خطبہ جمعہ امن اور بھائی چارے کا دیا۔ جس پر باغیوں کے سردار نے خوش ہو کر معلم صاحب کو ۲۰ ہزار لیون دئے ہمارے معلم صاحب ایک دو دن بعد موقع پاکر باغیوں کے جنگل سے نکل کر بھاگ آئے اور ۹ دن پیدل چلنے کے بعد واپس ”فری ٹاؤن“ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی۔

NGALA (جالا) یونیورسٹی کے احمدی طالب علم مکرم محمود کو کا صاحب نے بتایا ہے کہ ہمیں بھی باغیوں نے پکڑ لیا تھا۔ بعض دوسرے سولین کے ساتھ ایک قطار میں کھڑا کر دیا اور باری باری ہاتھ کاٹنے شروع کر دئے۔ ہر آدمی سے پوچھتے جاتے تھے کہ کہاں سے ہاتھ کٹوانا ہے۔ آدمی بیچارہ جس جگہ سے کہتا وہاں سے اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ ۸ آدمیوں کے ہاتھ کاٹ دئے۔ میرا نمبر ۹ تھا۔ باغیوں کے ساتھی نے آواز دی کہ کمانڈر کہہ رہا ہے کہ ہاتھ مت کاٹو۔ تمہیں ہاتھ کاٹنے کا کس نے کہا ہے۔ کمانڈر کے حکم پر ان کے ہاتھ نہ کاٹے گئے اور ہمارے احمدی طالب علم کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص حفاظت میں رکھتے ہوئے بچا لیا۔ ہمارے ایک لوکل معلم مکرم الفاکر دما صاحب



”مشاکا“ میں مبلغ ہیں پورا ٹاؤن جلا دیا گیا صرف احمدی پرائمری سکول موجود ہے جس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ہمارے یہ مبلغ ٹاؤن پر حملہ کی وجہ سے ٹاؤن سے چلے گئے پچھلے ماہ خاکسار کو ملنے آئے تو انہوں نے بتایا کہ زندگی کا کوئی امکان نہ تھا اللہ تعالیٰ نے صرف احمدیت کے صدقے حفاظت فرمائی ہے باغیوں سے بچ نکلے تو سی ڈی ایف حکومت کی لوکل فورس نے پکڑ لیا کہ تم باغی ہو۔ میں نے بتایا کہ احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوں۔ انہوں نے ثبوت مانگا جو نہیں تھا اس پر مجھے دھمکی دی کہ وہ مجھے مار دیں گے۔ اپنے قہیلے میں دیکھا تو جماعت احمدیہ کی رسید بک تھی۔ میں نے کہا کہ صرف رسید بک ثبوت کے طور پر ہے وہ پیش کر سکتا ہوں۔ جس پر انہوں نے ہمارے معلم مکرم الفاکر صاحب کو چھوڑ دیا انہوں نے بتایا کہ تھوڑے حالات ٹھیک ہوئے تو عیسائیوں نے گاؤں گاؤں جا کر لوگوں سے ہمدردی شروع کی کہ دیکھو صرف عیسائی مذہب تمہارے پاس آیا ہے اور کوئی آپ کو پوچھنے نہیں آتا۔ یہ خبر ہمارے معلم صاحب کو ملی تو انہوں نے ان دیہاتوں کا بیدل دورہ شروع کیا اور بتایا کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کا نمائندہ ہوں آپ کا حال اور خیریت پوچھنے آیا ہوں۔ مسلمان بہت خوش ہوئے کہ عیسائی تو کہہ کر گئے تھے کہ مسلمانوں میں سے کوئی پوچھنے نہیں آتا۔ اس سفر کے دوران کافی بیمار ہو گئے ”فری ٹاؤن“ میں ان کا علاج کروایا گیا۔ ٹھیک ہونے پر خود اپنی مرضی سے یہ کہہ کر اپنے سنٹر پر واپس چلے گئے ہیں کہ اب امن ہے اس لئے واپس اپنے سنٹر جا رہا ہوں

فری ٹاؤن کی ایک جماعت Kissy up Hill کے صدر پاپا باغیوں کے زمرے میں آگئے باغیوں نے ان کا ہاتھ کاٹنے کی کوشش میں ۱۰ افراد کے لیکن کامیاب نہ ہوئے تو ان کو چھوڑ دیا۔ ہاتھ کافی زخمی ہوا اور اب خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں اور جماعتی کاموں میں مصروف ہیں۔

ہمارے سنٹرل مبلغ مکرم ہارون جالو صاحب ”مکینی“ میں تعینات ہیں۔ دسمبر ۹۸ میں باغیوں نے مکینی پر حملہ کیا دوسرے لوگوں کے ساتھ یہ بھی مع فیملی مکینی سے چلے گئے۔ اور ۲۰ میل ایک گاؤں میں پناہ لے لی دو ماہ وہاں رہے۔ مکینی مشن کے لوٹ لئے جانے پر اکیلے واپس مکینی آئے مشن ہاؤس لوٹا جا چکا تھا۔ اس دوران باغیوں نے مضافات پر حملے شروع کئے اور جس گاؤں میں بچوں کو چھوڑ کر آئے تھے باغیوں نے حملہ کیا اور سب کچھ لوٹ لیا گیا۔ صرف بدن کے کپڑے بچے سارا کچھ لوٹ جانے پر انہوں نے واپس مکینی مشن ہاؤس جانے کا فیصلہ کیا اور مع فیملی واپس مکینی چلے گئے اور عرصہ ۵ ماہ سے مکینی میں مقیم ہیں جبکہ پورا شہر باغیوں کے قبضہ میں ہے۔ مشکل سے ایک وقت کا کھانا ملتا ہے نمازیں جمعہ پڑھا رہے ہیں۔ بلند حوصلے کے ساتھ گزارا کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے ربین

کے ۳ معلمین بھی ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں۔

ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے تمام ملک میں احمدی مساجد کی خاص حفاظت فرمائی ہے۔ اور ۹۰ فیصد سے زائد مساجد محفوظ رہی ہیں۔ کچھ مساجد کو نقصان پہنچا ہے لیکن کسی مسجد کے جلانے یا مسار کرنے کی اطلاع نہیں ملی۔ مجموعی طور پر خدا تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا ہے جو اس کا خاص فضل اور احسان ہے الحمد للہ علی ذالک۔

## سرکردہ اہم شخصیات جن کو قرآن مجید تحفہ دیا گیا

وزیر داخلہ:- سیرالیون کے وزیر داخلہ Dr. K. Salia Bao کی خدمت میں مینڈھے ترجمہ پیش کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ وزیر موصوف احمدیہ مسلم سکول ”بو“ کے تعلیم یافتہ ہیں۔ قرآن کریم کا تحفہ وصول کر کے بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

مجمثریٹ جنوبی صوبہ:- سیرالیون کے جنوبی صوبہ کے مجمثریٹ اور مشہور وکیل Mr. Gabriel Ajen Samba Baion کو بھی قرآن کریم مینڈھے کا ترجمہ پیش کیا گیا۔

سینئر ڈپٹی رجسٹرار WAEC

Waec کے سینئر ڈپٹی رجسٹرار Mr. Alieu S. Deen کو بھی قرآن کریم کا نسخہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔

تبرہ:- جناب وزیر داخلہ موصوف نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ واقعی جماعت احمدیہ علمی میدان میں دوسروں پر سبقت رکھتی ہے۔

## داعین الی اللہ اور نصرت الہی

سیرالیون میں خدا کے فضل سے مبلغین لوکل معلمین اور داعین الی اللہ پورے جوش و خروش سے دعوت الی اللہ میں مصروف ہیں۔ اور بعض علاقوں میں رسک لیکر بھی جا رہے ہیں۔ سیرالیون میں لوگ باغیوں کے مظالم کی وجہ سے اس قدر خوفزدہ ہیں کہ بعض اوقات جب کسی گاؤں میں ہمارے لوکل معلمین پہنچے تو انہوں نے بات سننے اور ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ اور بسا اوقات وہ دیہات چھوڑ کر بھاگنے پر تیار ہو گئے۔

یہاں لوکل معلم حسن بلا لکھتے ہیں کہ:-

خاکسار Hasan Gbla اور معلم ابو بکر لنگلی ایئر پورٹ کے علاقہ میں تبلیغ کیلئے گئے۔ پہلے گاؤں میں پہنچے تو لوگوں نے انہیں دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور تعارف کے بعد کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے احمدیت میں شامل ہو چکے ہیں۔ آپ رات یہیں قیام کریں اور جماعت کے بارہ میں ہمیں مزید کچھ بتائیں۔

اگلے دن ہم تیسرے گاؤں پہنچے۔ اپنا تعارف کروایا۔ اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ مگر انہیں Rebels باغیوں کا ہی خدشہ رہا۔ انہوں نے بہانہ

عالمی بیعت کا نظارہ تو دیکھ! اب نہ تڑپے گی کبھی انسانیت بن رہے ”تازہ زمین و آسمان“ سوئے منزل چل پڑے با ذوق و شوق منزل حق پر ہیں اترے کارواں ہے وہی تہذیب تازہ روپ میں تیز رو ہے آج سیل ”البلاغ“ اسود و احمر ہیں یکساں فیض یاب دھل رہے ہیں آج اشکوں سے گند ہے برستی آنکھ ساون کی طرح سن ذرا مرغان حق کے چہچہے ہے اگر تاب نظر طاہر کو تک! ضامن امن و سکون جاوداں عشق کی قوت سے اڑتا جا رہا

آنے والے دور کا تارہ تو دیکھ! درد ”زید و بکر“ کا چارہ تو دیکھ! اک نئی دنیا کا نظارہ تو دیکھ! صد ہزاراں دشت آوارہ تو دیکھ! دیکھ تو! مہدی کا دوارہ تو دیکھ! یہ تمدن خیز گہوارہ تو دیکھ! ٹوٹا صدیوں کا پشتارہ تو دیکھ! آب روحانی کا بوارہ تو دیکھ! سادہ و دلکش یہ کفارہ تو دیکھ! دل تڑپتا صورت پارہ تو دیکھ! دید کے قابل یہ نظارہ تو دیکھ! دیکھ! مہدی کا جگر پارہ تو دیکھ! عالم نو کا ذرا تارہ تو دیکھ! احمدیت کا یہ طیارہ تو دیکھ! عبد السلام اسلام

الحمد للہ علی ذالک۔

رائس ریسرچ سٹیشن ”روکوہز“ کے ڈائریکٹر کے ساتھ احمدیہ جماعت روکوہز کے وفد نے ملاقات کی۔ موصوف عیسائی ہیں۔ انہیں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ”اگر میں نے اسلام قبول کیا تو جس جماعت میں میں شامل ہوں گا وہ جماعت احمدیہ ہوگی۔“

اسی طرح امریکہ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر جسونت چند با صاحب ریسرچ کے سلسلہ میں ”روکوہز“ پر تشریف لائے۔ اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا ”جماعت احمدیہ تعلیمی میدان میں دور دراز علاقوں میں جو خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ حیرت انگیز ہیں۔“

ہمارے مبلغ مکرم عبد الرشید صاحب طاہر نے سابق وزیر خارجہ سیرالیون مکرم محمد لائین کمارا جو اب ایمبڈر کے طور پر چین جانے والے ہیں سے ملاقات کی اور (A Man of God) کتاب تحفہ پیش کی۔ موصوف نے یہ تحفہ بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا اور شکر یہ کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں گے۔ دوران گفتگو جماعت احمدیہ سے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

جماعت احمدیہ نے مذہبی طبی اور تعلیمی میدان میں جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ نہایت قابل قدر ہیں۔ میں احمدیہ پرائمری سکول و کوپر کا پڑھا ہوا ہوں اور آج جس مقام پر فائز ہوں وہ جماعت احمدیہ کا مرہون منت ہے۔

بنایا کہ گاؤں کا امام یہاں نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ اب نماز مغرب کا وقت ہو رہا ہے۔ ہم مسجد میں امام کا انتظار کر لیتے ہیں۔ اسی دوران ہمیں محسوس ہوا کہ گاؤں میں ہل چل سی ہے۔ اور نماز کا وقت ہو رہا تھا کوئی بھی مسجد کی طرف نہیں آ رہا تھا۔

چنانچہ آدھ گھنٹہ بعد اچانک تین چار فوجی گنوں سمیت مسجد میں آگئے اور ہمیں کہا Hands up تم ہماری حراست میں ہو۔ چلو ہمارے ساتھ۔

ہمارے پیچھے گئیں تانے ہوئے اپنے ہیڈ کوارٹرز لے جا رہے تھے۔ چونکہ یہ گنی کے فوجی تھے اور فرنج اور عربی کے سوا کچھ نہ سمجھ رہے تھے۔ آدھ پون میل اندھیرے میں چلنے کے بعد ہم ان کے فوجی ہیڈ کوارٹرز میں پہنچے۔ ان کے آفیسر کمانڈنگ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس نے جواباً وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

ہمارے چروں کی طرف دیکھ کر اپنے فوجیوں سے مخاطب ہو کر کہا یہ چہرے Rebels کے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اس طرح ہم پر حقیقت کھلی کہ گاؤں والوں نے فوجیوں کو ہمارے بارہ میں رپورٹ کی ہے۔ کہ یہاں Rebels آئے ہیں۔

بہر حال اس رحل کمانڈر نے کہا کہ:-

”آج رات تم ہمارے مہمان ہو تم نمازوں میں ہماری امامت کرو“ اور نہایت لذیذ کھانا بھی ہمیں پیش کیا۔ انہوں نے ہمارے کانڈات چیک کئے اور رات دیر تک ہم ان کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔

الحمد للہ خدا کے فضل سے اس فوجی کمانڈر [سمیت وہاں 32 بہتیمیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کیں

# کیرلہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور عظیم الشان ترقیاتی

محرم منو لانگھم عمر صا نچارج احمدیہ مسلم جم کیرلہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوت الی اللہ کی تحریک شروع فرمائی ہے عالمگیر طور پر دنیائے احمدیت میں ایک عظیم الشان بیداری اور اپجیل پیدا ہو رہی ہے۔ اور ہر طرف یدِ خلون فی دین اللہ انواجاً کا نظارہ نظر آ رہا ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت اقدس امین اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یہ وہ دوسرا دور ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ داخل ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس عرصہ میں کبھی بھی جماعت احمدیہ پر برکتوں کے دروازے بند نہیں ہوئے بلکہ جس تیزی کے ساتھ برکتوں کے نئے نئے ابواب کھل رہے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر برکتوں کے نزول کے لئے ہر روز نئے دروازے کھولے جا رہے ہیں۔ اور ڈھیروں برکتیں پھینکی جا رہی ہیں۔ یہ وہ دور ہے جس میں بعض دفعہ یوں لگتا ہے کہ برکتیں سنبھالی نہیں جاسکتی وہ لوگ جو باغوں کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اُن کو پتہ ہے۔ ایک زمانہ ہوتا ہے کہ انتظار ہوتا ہے اور کبھی کھٹا پھل بھی ہاتھ آجائے تو انسان اس کو دیکھ کر چکھ کر لطف اٹھاتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ ٹپکا لگے اور کبھی کوئی پکا ہوا پھل بھی میسر آجائے۔ پھر وہ دور آتا ہے کہ پھل پکنے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر اس طرح پکتے ہیں کہ زمینداروں سے سنبھالے نہیں جاتے باغبانوں سے بھی سنبھالے نہیں جاتے۔ اور جو پہلے ایک ایک پھل کی حفاظت کر رہا ہوتا تھا وہ زمیندار بعض دفعہ دعوت عام دیتا ہے کہ آؤ اور جو توڑ سکتا ہے توڑے اور کھائے۔ تو خدا کی برکتیں اس طرح نازل ہوا کرتی ہیں۔ اور میں یہ سمجھ رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ احمدیت کیلئے وہ زمانہ سامنے آکھڑا ہوا ہے۔ اب آسمان سے اس تیزی کے ساتھ پھل گرینگے کہ ان کے سنبھالنے کی فکر کریں اب فصلیں کاشت کرنے سے زیادہ فصلیں سنبھالنے کا وقت آیا کھڑا ہے۔ کیونکہ پھل پک چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ ساری دنیا ان برکتوں کی گواہ ہوگی۔ (خطبہ فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۳ء)

گویا کہ یہ خلیفہ وقت کی ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جو آج پوری ہوتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے ۱۹۹۳ء کو جبکہ آپ نے عالمی بیعت کا سلسلہ شروع فرمایا اس وقت سے لے کر اگست ۱۹۹۹ء تک ۲۰۵۹۰۹ یعنی دو کروڑ بیس لاکھ کے لگ بھگ بیٹھیں ہوئی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۵ جولائی ۱۹۷۷ء کے ایک خطبہ جمعہ میں یہ بشارت دی تھی کہ انشاء اللہ اگلے دو سال میں خدا اپنے فضل سے ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ نظارے بھی بفضلہ تعالیٰ ہمیں دیکھنے

نصیب ہوئے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ نے عالمی بیعتوں کے ایسے نظارے ہمیں دکھائے ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

اس قلیل عرصہ میں عالمی سطح پر جماعت نے ہر شعبہ عمل میں حیرت انگیز ترقی حاصل کی ہے۔ اس سلسلہ میں صوبہ کیرلہ کا ایک مختصر خاکہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

## جماعتوں میں ترقی

۱۹۲۷ء تک کیرلہ میں صرف چھ جماعتیں تھیں۔ ۱۹۷۰ء میں ۱۷ اور ۱۹۸۲ء میں یہ تعداد ۲۳ تک پہنچی۔ خلافتِ رابعہ کے عہد سعادت میں جماعتوں کی تعداد ۲۸ تک پہنچ گئی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

## مساجد میں اضافہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کیرلہ میں جماعتوں کے قیام کے ساتھ ساتھ مساجد بھی تعمیر ہوتی رہی ہیں۔ پچھلے سال تک کیرلہ میں ۲۰ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اس سال تین مساجد زیر تعمیر ہیں جو انشاء اللہ جلد ہی پایہ تکمیل تک پہنچ جائیں گی۔ ان کے علاوہ تین جماعتوں میں تعمیر شدہ مساجد نمازیوں کیلئے ناکافی بننے کی وجہ سے ان کی توسیع کی گئی ہے۔ نیز چار مقامات میں تعمیر مساجد کیلئے قطعہ زمین خریدے گئے ہیں جہاں عنقریب تعمیری کام شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

## دارالتبلیغ

مذکورہ مساجد کے علاوہ کیرلہ میں آٹھ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے محترم سیدنا امیر صاحب کی زیر نگرانی کیرلہ میں معتمدین دس مبلغین کرام اور گیارہ معلمین تبلیغ، تعلیم و تربیت کے فرائض کی باحسن و خوبی ادائیگی میں دن رات ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان کے علاوہ صوبائی سکریٹری تبلیغ اور ہر جماعت کے سکریٹری صاحبان تبلیغ صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ صوبائی زعیم انصار اللہ اور دیگر عہدیداران جماعت دعوت الی اللہ کو اپنا اہم دینی فریضہ سمجھتے ہوئے تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

کیرلہ کی ۱۰ جماعتوں کی تبلیغی سہولت کی خاطر پانچ حلقوں میں (Zones) تقسیم کیا گیا۔ ہر حلقہ جو کئی جماعتوں پر مشتمل ہے کی نگرانی کیلئے ایک سکریٹری مقرر ہے۔ مبلغین و معلمین کے علاوہ ہر حلقہ کے سکریٹری سے ان کی تبلیغی و دیگر دینی سرگرمیوں کی رپورٹ لی جاتی ہے۔ مہینہ میں ایک دفعہ ہر حلقہ کا ایک اجلاس ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کیلئے منعقد کیا جاتا ہے۔

## خاص مہم

کیرالہ کے طول و عرض میں مندرجہ ذیل

پانچ مراحل پر مشتمل ایک خاص تبلیغی مہم وسیع پیمانے پر جاری کیا گیا۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔

**پہلا مرحلہ** - ایک بہت بڑا اشتہار نہایت جاذب نظر اور کئی رنگوں پر مشتمل زیر عنوان غلبہ اسلام امام مہدی کے ذریعہ چھتر ہزار (۷۵ ہزار) کی تعداد میں شائع کر کے کیرلہ کے طول و عرض میں وسیع پیمانے پر تمام دیواروں اور مرکزی مقامات میں ہر قریہ و شہر میں منظم پروگرام کے تحت ایک ہی وقت میں چسپاں اور آویزاں کیا گیا۔ اس اشتہار کا مضمون یہ تھا جو جلی حروف میں لکھا گیا تھا۔

(۱) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مصداق حضرت امام مہدی کا ظہور (۲) ایک ہی عالمگیر قیادت (خلافتِ حقہ اسلامیہ کے تحت) دنیا کے (۱۶۰) ممالک میں جماعتوں کا قیام۔

(۳) قرآن مجید کے تراجم دنیا کی ایک صد اہم زبانوں میں۔

(۴) ۲۴ گھنٹے مسلسل جاری مسلم ٹیلیوژن احمدیہ کا قیام۔

غلبہ اسلام کیلئے امام مہدی کی عالمگیر جماعت میں بیعت کر کے داخل ہو جائیں۔

اس اشتہار کی اشاعت کے ساتھ ہی مخالف حلقوں میں اپجیل مچ گئی۔ سنتوں کی طرف سے اس اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار چند سو کی تعداد میں شائع کر کے معدودے چند مقامات میں چسپاں دکھائی دیئے۔ ان کا یہ عمل بفضلہ تعالیٰ ہماری تبلیغ کیلئے بہت ممد و معاون ثابت ہوا۔ اس اشتہار سے مسلمانوں کے اندر ظہور امام مہدی ایک موضوع بحث بن کر مختلف مقامات میں چرچے کا باعث بنا۔

**دوسرا** - دوسرے مرحلہ کے طور پر ہم نے اسی عنوان پر ایک چار ورقہ پمفلٹ ایک لاکھ کی تعداد میں شائع کر کے کیرلہ کے گھر گھر میں انفرادی طور پر تقسیم کیا۔ جہاں مخالفت کا زیادہ اندیشہ تھا یہ پمفلٹ بذریعہ ڈاک یا ہند لافانہ پہنچایا گیا۔

**تیسرا** - تیسرے مرحلہ پر کیرلہ کے مرکزی مقامات میں تبلیغی جلسے منعقد کر کے ظہور امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں تعارف کروانا تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مختلف مراکز میں وسیع پیمانے پر جلسے کئے گئے۔

**چوتھا مرحلہ** - اس تبلیغی مہم کا ایک خصوصی حصہ کیرالہ کے شمال سے لیکر جنوب تک ایک Tembo Travel کے ذریعہ تبلیغی سفر ہے۔ یہ دورہ کیرلہ کے شمال میں صوبہ کرناٹک کی سرحد سے شروع ہو کر صوبہ کے

جنوب میں تامل ناڈو کے سرحد تک پھیلے ہوئے علاقوں میں نہایت وسیع پیمانے پر ہوا۔ اس وین کو ظہور امام مہدی کی علامات جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیاں وغیرہ رنگ برنگے حروف میں نہایت جاذب نظر انداز میں مزین کیا گیا تھا۔ اس پر لاؤڈ سپیکر نصب کر کے اس کے ذریعہ صوبہ بھر میں امام مہدی کے ظہور کا پیغام پہنچا کر اتمامِ بحث کیا گیا۔ اس وین میں مبلغین و معلمین پر مشتمل ایک گروہ پورے دورہ میں ساتھ رہا۔ اور صوبائی سکریٹری تبلیغ اور دیگر عہدیداران بھی ساتھ رہے۔ کیرلہ کی شمالی سرحد میں واقع جماعت احمدیہ منچیشور سے یہ دورہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۹۹ء کو شروع ہوا اور (۵۴) دن مسلسل دورہ کر کے ۲۶ مئی کو کیرلہ کے جنوب میں واقع جماعت احمدیہ زوونند پورم میں اختتام پذیر ہوا۔ اس دورے میں جس جس جماعت سے یہ گاڑی گزرتی تھی وہ جماعت مختلف جیب کاروں اور موٹر کاروں کے ساتھ استقبال کرتی تھی اس طرح ہمیشہ ایک بلوں کی شکل اختیار ہو جاتی تھی یہ جلوس جس جس مقام سے گزرتا تھا وہاں مختصر جلسہ کر کے ہمارے مبلغین و معلمین پیغام حق پہنچاتے تھے۔ اس طرح اس دورے میں چھ صد سے زائد مقامات میں مختصر جلسے منعقد ہوئے اس کے علاوہ ہر جماعت میں رات کے وقت پبلک جلسہ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس طرح ۲۰ (چالیس) جلسے عام منعقد ہوئے ان مختصر اور وسیع جلسوں کے بعد لوگوں میں ظہور امام مہدی کے متعلق مذکورہ پمفلٹ وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جاتا رہا۔

غرض یہ تبلیغی ذہن مع دیگر گاڑیوں کے جس جس علاقہ سے گزرتی تھی وسیع پیمانے پر احمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا رہا۔ بعض مقامات میں بعض نر پسند عناصر مخالفت کر کے اس مہم میں انداد پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے تھے نیز ان کی ہر کوشش ناکام و نامراد ہوتی رہی۔

**پانچواں مرحلہ** - اس کے بعد جس جس علاقہ سے ہماری تبلیغی گاڑی گزرتی رہی، اس کی قریبی جماعتوں کی طرف سے تبلیغی وفد جا کر تقسیم لٹریچر زاور تبلیغی گفتگو کے ذریعہ اس مہم کو جاری رکھا گیا۔

ان وفد کے ذریعہ تقسیم کرنے کیلئے ۲۰ مختلف عنوانوں کے تحت پمفلٹ تیار کئے گئے۔ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

مذکورہ تبلیغی مہم کے ذریعہ اب تک کیرلہ کے بیس لاکھ افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس تبلیغی مہم کے پانچویں مراحل کے بارے میں تفصیل اس مختصر رپورٹ میں سمویا جاتا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اس لئے اسی مختصر رپورٹ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

## شعبہ نشر و اشاعت

مذکورہ ۲۰ عدد پمفلٹوں کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب اور لٹریچر اس سال شائع کرنے کی توفیق صوبائی تنظیم کو حاصل ہوئی۔



۱- احمدیت یعنی حقیقی اسلام حضرت مصلح موعودؑ کی کتاب کا لایا لم ترجمہ  
۲- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب تبلیغ ہدایت کے مالایا لم ترجمہ کا طبع ثانی۔  
۳- جماعت احمدیہ کا تعارف۔  
۴- حقیقی نجات یافتہ جماعت کونسی ہے۔  
۵- وفات عیسیٰ علیہ السلام طبع ثانی۔ کئی کتابیں طباعت کیلئے تیار ہیں۔

### رسائل و جرائد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ کیرلہ سے پچھلے ۶۸ سال سے مالایا لم زبان میں سنیہ دو تن کے نام سے ایک ماہ نامہ شائع ہوتا ہے۔ صوبہ بھر میں احمدیت کے فروغ اور جماعتوں کے قیام میں یہ رسالہ نہایت شاندار کارنامہ سرانجام دے رہا ہے۔ مخالفوں کی طرف سے شائع ہونے والے ہر مضمون کا جواب دیا جاتا ہے۔ کیرلہ میں مسلمانوں کا یہ واحد رسالہ ہے جس نے اتنی لمبی عمر پائی ہے۔

اسی طرح پچھلے ۲۶ سال سے منارت نامی سرہانی رسالہ انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے اس کے معیاری اور علمی مضامین کی وجہ سے یہ رسالہ ہندوستان کے باہر بھی بہت مقبول ہے۔

پچھلے پانچ سال سے خدام الاحمدیہ کی طرف سے الحقی نامی ایک Bulletin شائع ہوتا ہے اسی طرح کیرلہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے بھی ایک سرہانی رسالہ شائع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں لجنہ اباء اللہ کیرلہ کی طرف سے بھی پچھلے چار سال سے انور کے نام سے ایک سرہانی رسالہ شائع ہوتا ہے اس میں صرف عورتوں کے ہی مضامین ترچے اور نظمیں وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔

اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہندوستان بھر میں کیرلہ وہ صوبہ ہے جہاں سے جماعتی رسالوں کے علاوہ ہر ذیلی تنظیم کی طرف سے بھی رسالے و جرائد شائع ہوتے ہیں۔

### احمدیہ انفارمیشن سینٹر

مذکورہ سینٹر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارے میں استفسار کرتے ہوئے آمدہ خطوط کا جواب دیا جاتا رہا ہے۔ اور انہیں مناسب لٹریچر بھی بھیج دیے جاتے ہیں۔

خطبات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ

### کی وسیع اشاعت

خدا کے فضل و کرم سے کیرلہ کی ۴۸ جماعتوں میں خلیفہ وقت ایدہ اللہ الودود کے تازہ خطبات کا ترجمہ ہی سنایا جاتا ہے۔ ہر جمعہ میں MTA سے حضور اقدس کا خطبہ ریکارڈ کر کے اس کا لفظ بلفظ ترجمہ کیا جاتا ہے اس کے بعد DTP کے ذریعہ طبع کروا کر تمام جماعتوں میں پہنچایا جاتا ہے اس طرح اگلے جمعہ میں ہی تمام جماعتوں کو حضور اقدس کا تازہ خطبہ پہنچایا جاتا ہے۔

### کیسٹ لائبریری

امسال تبلیغی ضروریات کی غرض سے ۲۰

کیسٹ تیار کی گئی ہیں۔ جس کی اب تک ایک ہزار کاپیاں فروخت و تقسیم ہوئی ہیں۔ اس میں ۹ کیسٹ اہل حدیث والوں کی طرف سے کئے گئے مناظرہ کی ہیں جس کی ویڈیو کیسٹ بھی ہے۔

### MTA

خدا کے فضل و کرم سے ۳۵ جماعتوں میں ڈش انٹینا قائم ہے۔ ان کے علاوہ حسب توفیق ۷۵ گھروں میں MTA کیلئے ڈش انٹینا نصب ہیں۔

### خدمت خلق

دوران سال مختلف جماعتوں میں خاص کر جماعت احمدیہ کیرلہ میں غرباء میں جن میں اکثریت غیر احمدیوں کی ہے کئی بوریاں چاول اور عید کے لئے نئے پارچات تقسیم کئے گئے۔ اور ضرورت مندوں کیلئے شادی بیاہ کے موقع پر نقدی اور ہر ممکن خدمت کی گئی۔

### میڈیکل کیمپ

کیرلہ کے مختلف مقامات میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کی طرف سے مفت میڈیکل کیمپ لگایا جاتا ہے۔ امسال چار مقامات میں میڈیکل کیمپ لگایا جا کر ۲۵۰۰ کے قریب مریضوں کا مفت علاج کیا گیا اور ہزاروں روپیہ کی دوائیاں مفت دی گئیں۔

### Blood Doners Form

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے کئی سالوں سے قائم شدہ اس فرم کے ذریعہ ضرور تمند کیلئے خون دینے کا انتظام کیا گیا ہے یہ فرم کالیکٹ میڈیکل کالج کے ساتھ منسلک ہے۔

### Book Bank

نئی کلاسوں میں داخل ہونے والے غریب طلباء کیلئے ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے نئی اور پرانی سکول کی کتب تقسیم کرنے کا انتظام ہر سال کیا جاتا ہے۔ اس مد میں امسال ۵۰۰۰ کی کتب اور نوٹ بک غرباء میں تقسیم کی گئیں۔

### Dress Bank

اسی طرح ہر سال ایک نظام کے تحت بعض جماعتوں میں غریب طلباء کیلئے سکول یونیفارم کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

### ذرائع ابلاغ

امسال ٹیلیوژن پر جماعت کے پانچ پروگرام نشر ہوئے۔ اسی طرح آل انڈیا ریڈیو کے لوکل نشریات میں ۹ دفعہ ہماری جماعت کے مبلغین اور دیگر عمائدین کے پروگرام نشر ہوئے۔ کل ایک گھنٹہ کا پروگرام نشر ہوا۔

### اخبارات

امسال ۳۵ اخباروں میں جماعت احمدیہ کے حق میں مختلف تبلیغی و تعارفی مضامین شائع ہوئے۔ ان اخبارات کے ذریعہ اندازاً دس لاکھ

افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

### نمائش

امسال ۳ مقامات میں نمائشوں کا انعقاد ہوا۔ ان نمائشوں میں اب تک جماعت کی طرف سے شائع ہوئے قرآن کریم کے مختلف زبانوں کے تراجم اور لٹریچر اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں کی تصاویر اور مساجد و دارالتبلیغ وغیرہ کی تصویریں Display کی گئی تھیں۔

### تبلیغی بک شال

کالیکٹ میں صوبائی امارت کے تحت ہماری مسجد سے ملحق ایک مستقل بک شال ہے اس کے علاوہ جہاں جہاں بھی ہمارا تبلیغی جلسہ ہوتا ہے وہاں ہمارا عارضی بک شال بھی لگایا جاتا ہے۔ اس طرح امسال ۳۰ دفعہ تبلیغی بک شال لگائے گئے۔ اس کے ذریعہ ۱۵۰۰۰ کی کتب فروخت ہوئیں۔

### فضل عمر انگلش پبلک سکولز

صوبائی امارت کے زیر اہتمام خدا کے فضل و کرم سے کیرلہ میں چار مقامات میں یعنی کالیکٹ کرولائی۔ کوڑائی اور پینگاڑی میں فضل عمر پبلک سکولز کے نام سے تعلیمی مراکز قائم ہیں۔ خدا کے فضل سے ان چاروں سکولوں کا تعلیمی معیار بہت اونچا ہے اس لئے احمدی طلباء کے علاوہ غیر احمدی وغیر مسلم طلباء بھی ان سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ عوام میں ان سکولوں کی بہت مقبولیت ہے۔

چاروں سکولوں کو Higher Secondary Schools میں تبدیل کرنے کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل قطعات بعض مخیر احباب نے خرید کر دیئے ہیں۔  
۱- کالیکٹ کیلئے ۱۰ ایکڑ۔ ۲- کوڑائی کیلئے ۱۹ ایکڑ۔ ۳- پینگاڑی کیلئے ۱۵ ایکڑ۔ اور ۴- کرولائی کیلئے ساڑھے تین ایکڑ۔

ان میں سے کرولائی میں دو منزلہ وسیع و عریض عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ اس سکول کی Recognition کی کارروائی ہو رہی ہے۔

### بیعتیں

خدا کے فضل و کرم سے امسال بھی پچھلے سالوں کی طرح سینکڑوں کی تعداد میں سعید روحوں کو قبولیت حق کی توفیق ملی ہے۔

بیعتوں کی یہ تعداد سینکڑوں کی حدود سے نکل کر ہزاروں اور لاکھوں تک پہنچ جائے گی۔ انشاء اللہ۔ اسلئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اَنْ لَّنِیْسَ لِیْلًا نَسْتَبِیْنَ اِلَّا مَا سَعٰی۔ وَاَنْ سَعٰیْہُ

مَسْوَفَ یُرٰی کہ ہر انسان کو اس کی سعی کا پھل ملے گا اور وہ اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھ لے گا۔ (النجم ۴۰، ۴۱)

### مخالفت

یہ بات ناممکن ہے کہ ایک طرف حق و صداقت کا بول بالا ہو اور سعید روحوں جو جوق جوق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو رہی ہوں تو دوسری طرف شیطانی قوتیں خاموشی اختیار کریں۔

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات اور کامیاب تبلیغی سرگرمیاں دیکھ کر مخالفوں کے سینوں میں سانپ رینگنے لگ گئے۔ یہ جھوٹ، افتراء، دغا بازی، انخداع، حسد، کینہ، بغض وغیرہ اویٹھے شیطانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں اتر آئے ہیں۔ جہاں جہاں لوگ حق و صداقت اختیار کرتے ہیں۔ وہاں انفرادی اور اجتماعی طور پر جا کر مخالفین اپنے مذکورہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے ایمان و یقین اور حق و صداقت سے پر تو مبائعین کے قلوب سے ان کا ایمان چھیننے میں وہ لوگ ناکام ہوتے رہے ہیں۔ یہ یُحَرِّقُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِہِ کے مصداق بننے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے کئی فقرات کے سیاق و سباق کاٹ کر اور اسی طرح تحریف کلمات کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلائے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی بناء پر کئی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ ان کتابوں کا دو ضخیم کتابوں میں جواب لکھنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی۔ اسی طرح مخالفین حق و صداقت جن میں سنی، وہابی، مودودی سب شامل ہیں اپنے اپنے رسالوں میں احمدیت کی مخالفت میں مسلسل مضامین بھی شائع کرتے ہیں۔ ان کا جواب ہم اپنے رسالہ سنیہ دو تن میں دیتے آرہے ہیں۔

دوسری طرف یہی مخالفین خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کا شکار بھی ہو رہے ہیں۔ کسی مولوی کی بچی غیر مسلم کے ساتھ بھاگ جاتی ہے کسی کا لڑکا پاگل ہو رہا ہے۔ کسی کی تجارت ٹھپ ہو کر دوکان بند کر دینی پڑتی ہے۔ جس کی تفصیل کیلئے ایک دفتر چاہئے۔ اور یہ واقعات نومبائعین کے ایمان و یقین میں از دیاد کا باعث بن رہے ہیں۔

الغرض خدا تعالیٰ مختلف واقعات کے ذریعہ اپنے اس وعدہ کا ایفا فرما رہا ہے کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل کی سرشت میں بھاگنا ہی بھاگنا مقدر ہے۔

خالص اور معیاری زیورات کامرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

# صوبہ آندھرا پردیش میں تبلیغی سرگرمیاں

از: حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ نائب نگران اعلیٰ آندھرا پردیش

اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق اور قیام دین کیلئے جب بھی کسی رسول اور نبی کو مبعوث فرمایا ہے تو ملاغوثی طاقتوں نے ان کی مخالفت کی ہے اور ان کے مشن کو پاؤں تلے روندنے کی کوشش کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہے بالآخر اس کائنات کے مقصود اعظم مبعوث صادق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم کا قیامت تک کیلئے رسول بنا کر خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ آپ کے ساتھ سب سے زیادہ مخالفانہ رویہ اختیار کیا گیا مگر بے مثال فتح آپ کو نصیب ہوئی۔ اور اسلام عروج کو پہنچا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود و مہدی معبود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے بابلگ دہل اعلان فرمایا۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار اس کے بعد لکھو کھبا لوگوں نے آپ کی آواز کی مخالفت کی اور تمام ادیان باطلہ نے ملکر آپ کو پھلنا چاہا۔ لیکن آپ مسلسل اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ ترقی کرتے گئے اور آپ کی آواز دنیا کے کونے کونے میں گونجنے لگی۔ وہ لوگ جو اس جماعت کو نیست و نابود کرنے کی فکر میں تھے۔ ان کے دل اب فی الحقیقت مانند پڑچکے ہیں کہ جس کو نیل کے وقت پکل نہ سکے تناور درخت بننے کے بعد کیا پکل پائیں گے۔ مگر دشمن پھر بھی سانپ کی طرح آخری لمحات میں پھڑپھڑا رہا ہے۔ اور اب بھی اپنی کوششیں مرنے تک نہ کرتا ہر طریقہ سے مصروف عمل ہے۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق جماعت احمدیہ ہر لمحہ بفضلہ تعالیٰ ترقی پر ترقی حاصل کر رہی ہے۔ چنانچہ آپ جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں ٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلانے لگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی لچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔“

بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھائے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے پکڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سوائے سننے والوں سنو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔“

(تجلیات الہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۹-۲۱۰)

سینکڑوں کی تعداد میں بیعتوں کا آغاز

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۲۲ء میں لندن میں ویلے کانفرنس میں صوبہ آندھرا پردیش کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ حیدر آباد دکن کے قرب وجوار میں سینکڑوں نچلے طبقہ کے لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے (تاریخ احمدیت)۔ یہ اشارہ دراصل ضلع وارنگل میں موجود جماعت احمدیہ کنڈور کی طرف ہے۔ جہاں مکرم سید حسین صاحب کی طرف سے اس وقت جماعت احمدیہ کا پودا لگایا گیا تھا بعد ازاں تقسیم ملک کے بعد نظام جماعت احمدیہ کا تعلق کنڈور سے کٹا ہوا رہا چنانچہ ۱۹۸۱ء میں مکرم عبدالستار صاحب سبحانی (جو تقسیم ملک سے قبل خان بہادر یار جنگ کے گھر حیدر آباد میں رہ کر جماعت کی تعلیم حاصل کئے تھے) نے مرکز احمدیت قادیان کو ایک پوسٹ کارڈ تحریر کیا کہ ہم یہاں اتنے لوگ احمدی موجود ہیں اور ہماری تربیت کیلئے کوئی انتظام نہیں ہے۔ لہذا ہمارے لئے ایک معلم صاحب کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ قادیان دارالامان سے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر آندھرا کو چٹھی آئی کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں۔ چنانچہ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل مرحوم مبلغ انچارج آندھرا کو ہمراہ لیکر مکرم سیٹھ صاحب مرحوم کنڈور آئے اور سارے لوگوں کی تجدید بیعت کر دئی۔ اس وقت تین صد احمدی وہاں موجود تھے۔

اس کے نتیجے میں مکرم سیٹھ صاحب مرحوم تبلیغی میدان میں کود پڑے اور مکرم مولانا صاحب مرحوم کو ہمراہ لیکر انتھک محنت کی اور مسلسل کوشش میں لگے رہے۔ نتیجہ ہزار ہا احمدی اس وقت ہوئے جو آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے استقامت سے قائم ہیں۔

مکرم مولوی عبدالستار صاحب سبحانی مکرم امیر صاحب صوبائی مرحوم اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس کو کئی مواضع میں لیکر گئے اور مکرم محمد ہاشم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پالاکرتی بھی بہترین داعی الی اللہ کے طور پر دونوں بزرگ

ہستیوں کو لیکر کئی مواضع میں بیعت کی خاطر گئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور دونوں بزرگوں کی احسن پیروی میں تبلیغ کے نتیجے میں ہزار ہا لوگوں نے بیعت کی اور بیسیوں مواضع احمدیت کے آغوش میں آئے اس آٹھ دس سال کے عرصہ میں صوبہ آندھرا میں جماعت کی بہت ترقی ہوئی۔ اور جو لوگ اس وقت بیعت کئے وہ لوگ نہ صرف جماعت میں قائم ہیں بلکہ بہترین داعی الی اللہ کے طور پر اس وقت خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس وقت کی چند اہم جماعتوں کے اسماء ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ کنڈور۔ ۲۔ کاٹراپلی۔ ۳۔ اوتاپور۔

۴۔ نانچاری نڈور۔ ۵۔ پالاکرتی۔

۶۔ تمزپلی۔ ۷۔ ترنگو۔ ۸۔ کاسرلہ پہاڑ

۹۔ کٹاشپور۔ ۱۰۔ انکالاپلی۔ ۱۱۔

گرنے پلی وغیرہ۔

ان علاقوں میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر آندھرا اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل مسلسل محنت و مشقت سے کام کر کے جماعت کو مستحکم کیا اور دن رات نڈر ہو کر سلسلہ کی خدمت سرانجام دیے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔ اس دوران کے چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ تمزپلی کو جاتے ہوئے راستہ میں ایک قصبہ ظفر گڑھ پڑتا ہے امیر صاحب مرحوم اپنی گاڑی سے اس راستہ سے تمزپلی آئے۔ ظفر گڑھ کے غیر احمدیوں نے امیر صاحب کو دھمکی دی کہ اگر اس راستہ سے واپس گئے تو گاڑی جلادیں گے۔ اس پر امیر صاحب نے تمزپلی میں احباب جماعت کو یہ امر سنایا تو اس جماعت کے سیکرٹری مال مکرم محبوب علی صاحب یہ بات سنکر بولے کہ آج ہماری گاڑی اسی راستہ سے واپس جائے گی اور اگر کوئی آپ تک پہنچنے کی ہمت کرے گا تو وہ میری لاش کے اوپر سے گزرے گا۔ امیر صاحب فرمائے کہ ہم دوسرے راستہ سے چلے جائیں گے۔ مگر سیکرٹری مال صاحب نے کہا کہ اگر آج ڈرے تو آئندہ ہمیشہ خوف سے ہی رہنا ہوگا۔ اس لئے جائیں گے تو اسی راستہ سے جائیں گے۔ جب جماعت احمدیہ کی گاڑی ظفر گڑھ سے گزر رہی تھی تو محبوب علی صاحب جیپ کے اوپر کھڑے تھے۔ اور کسی آدمی کی یہ مجال نہ ہوئی کہ جماعت کی گاڑی کو روک سکے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

۲۔ ۱۹۸۲ء میں جس وقت اندرا گاندھی سابق وزیراعظم کو قتل کیا گیا تھا تو صوبہ آندھرا میں غیر احمدیوں نے کچھ لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ جماعت پنجاب کی ہے۔ انہوں نے ہی قتل کروایا ہے۔ تو جماعت کے مبلغین و معلمین پر حملہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر جماعت کا نیک چلن اور جماعت کے رعب نے ملکر ایسے دشمنوں کو حملہ کرنے سے روکنے کیلئے ہندوؤں کو سامنے کھڑا کیا۔ اور معجزانہ

طور پر اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کی حفاظت فرمائی۔ ۳۔ سنگتراش قوم کے معروف قائد مکرم سید حیدر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹاشپور احمدیت میں داخل ہونے سے قبل بہت زیادہ شراب کے عادی تھے۔ چنانچہ جب ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور انہوں نے آٹھ صد افراد کے ساتھ جماعت میں شمولیت اختیار کی تو مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل سے کہا کہ اگر یہ جماعت سچی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے دور رکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ کو شراب کی عادت سے نجات دلائے۔ اور اس کے لئے میں بھی کوشش کروں گا۔ بفضلہ تعالیٰ چند ہفتوں میں خدا تعالیٰ نے جماعت کی صداقت کا نشان ظاہر فرمایا کہ صدر صاحب موصوف کو شراب سے سخت نفرت ہوئی اور اس کے بعد آج تک وہ شراب کے قریب نہیں گئے۔ موصوف کے اوپر اتنا اثر ہوا کہ وہ گاؤں گاؤں پھر کر لوگوں کو تبلیغ کر کے ان کو جماعت میں شامل کر رہے ہیں۔ اور آج تک ایک لاکھ سے زائد بیعتیں ان کی تبلیغ کے نتیجے میں ہو چکی ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

غیر احمدی علماء نے جماعت احمدیہ پر بے بنیاد اور کھوکھلے قسم کے الزامات لگائے اور تواریخ الزامات بھی لگائے کہ قادیان میں ان کا جنت اور دوزخ بنا ہوا ہے۔ مسجد میں صلیب لٹکائے ہوئے ہیں۔ وہاں نماز نہیں ہوتی ہے۔ وہاں دو شیزاؤں کو دکھا کر لوگوں کو گرویدہ بنا دیتے ہیں تاکہ وہ وہیں سکونت پذیر ہو جائیں وغیرہ ذالک۔ چنانچہ سیٹھ صاحب مرحوم نے ذاتی اخراجات صرف کر کے کئی نو مباحین بشمول مکرم محمد ہاشم صاحب پالاکرتی مکرم محمد رحمت اللہ صاحب آف کاٹراپلی کو قادیان لیکر گئے۔ جہاں یہ سارے الزامات غلط ثابت ہوئے اور ان نو مباحین نے اور ہمت کے ساتھ احمدیت کا پیغام دوسروں کو پہنچانا شروع کیا۔ اور جھوٹے مولویوں کو اٹلے پاؤں گاؤں سے بھگایا۔

۵۔ اس دوران کلکٹور میں یادگار مناظرہ ہوا۔ جس میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مرحوم نے مولانا محمد اسماعیل سوگھڑی کو شکست فاش دی۔ اسی طرح جماعت احمدیہ گرنے پلی میں غیر احمدی ملاؤں نے مناظرہ کی دعوت دی۔ اور جماعت کے مبلغ صاحب اور امیر صاحب مرحوم دو دن ان کے انتظار میں گاؤں میں رہے۔ اور سٹیج پر لٹکاتے ہوئے ان کو مناظرہ کی دعوت دی گئی مگر احمدی شیروں کے سامنے آنے سے گھبرا گئے۔ نیز وردھنہ پیٹ قصبہ میں دوران گفتگو غیر احمدی لڑائی پر اتر آئے جس کی وجہ سے امیر صاحب مرحوم کو چوٹ بھی آئی مگر احمدیوں کے دلائل کے سامنے ٹھہر نہ سکے۔ اسی طرح کئی دفعہ مناظرہ کا وعدہ کر کے سٹیج پر نہ آئے۔



## بیعتوں کے ٹارگٹ کا سلسلہ

### اور ان کی تکمیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغی میدان میں برق رفتاری پیدا کرنے کیلئے ہر صوبہ کو اور ملک کو بیعتوں کا معین ٹارگٹ دینے کے سلسلہ کا آغاز فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں خیالات اور امیدوں سے بڑھ کر کامیابی جماعت کو حاصل ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے سال ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء کو صوبہ آندھرا کیلئے دو ہزار کا ٹارگٹ عنایت فرمایا۔ اس طرح ہر صوبہ کو اور ہر ملک کو آپ نے معین بیعتوں کا ٹارگٹ دیا اور پہلے سال ہی صوبہ آندھرا نے ۲۰۰۰ سے زائد بیعتوں کا تحفہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس وقت مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الدین صاحب صوبائی امیر تھے اور مکرم سیٹھ مہر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد بطور نائب صوبائی امیر نے بھی کافی خدمت اور محنت کر کے ٹارگٹ کی تکمیل میں اپنا حصہ ڈالا۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء کے موقع پر حضور نے فرمایا:-

”پس آپ ان نشانوں کے گواہ بنکر پہلے سے بڑھ کر مسیح موعود کی آمد کی منادی کریں اور اتنی شان سے کریں کہ جلد وہ سال طلوع ہو جب دس دس لاکھ ایک ایک وقت میں احمدیت میں داخل ہو رہے ہوں۔۔۔ لازماً اپنی تعداد کو بڑھانا ہے اور ان لوگوں پر غالب آنا ہے ان کی اکثریت کو لازماً اقلیت میں تبدیل کرنا ہے۔ اے مسیح موعود کے شیر و! اٹھو خدا کی تائید تمہارے ساتھ ہے۔ آج نہیں تو کل یہ ضرور ہوگا۔ یہ تو آسمان کی تحریریں ہیں جو تبدیل نہیں کی جاسکتیں میری خلافت میں نہیں تو آئندہ آنے والے خلیفہ کے زمانہ میں یہ تقدیر اٹل ہے کہ یہ اکثریتیں اقلیتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی اور مسیح موعود کے سچے غلاموں کی اقلیتیں اکثریتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی۔ اور قیامت تک پھر جماعت احمدیہ کو منکرین پر غلبہ عطا ہوگا“ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء)

چنانچہ حضور پر نور کی یہ دلی خواہش آپ کی زندگی میں پوری ہونے لگی کہ لکھو کھا لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ حضور نے سال ۹۵-۱۹۹۴ء کو

صوبہ آندھرا کیلئے پانچ ہزار کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ بفضلہ تعالیٰ اس سال بھی صوبہ آندھرا کو ٹارگٹ سے بڑھ کر بیعتیں پیش کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

فالحمد للہ علی ذالک۔

۱۔ مکرم سیٹھ مہر الدین صاحب نائب صوبائی امیر آندھرا کے دور میں ضلع ورنگل۔ نلگنڈہ سے باہر تین سو کو میٹر دور ویسٹ گوداوری میں احمدیت کا پودا لگا۔ چنانچہ مکرم سید حیدر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کشاپور کو ہمراہ لیکر نائب امیر صاحب ویسٹ گوداوری ضلع میں رائے پالم گاؤں میں گئے۔ جہاں اچھی عالیشان مسجد کے ساتھ چھ صد افراد مکرم شیر علی صاحب کی قیادت میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد اس علاقہ میں جماعت اور آگے بڑھ رہی ہے۔ اس واقعہ کا ذکر امیر المؤمنین نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۵ء کے موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا۔

اس کے بعد مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب (ابن مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر آندھرا) صوبائی امیر بنے۔ حضور انور نے سال ۹۶-۱۹۹۵ء کیلئے صوبہ آندھرا کو بارہ ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ عنایت فرمایا۔ موصوف اپنے والد صاحب کی طرح محنت اور لگن سے کام کرتے ہوئے اور بار بار دورے کر کے دعاؤں کے ذریعہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹارگٹ سے بڑھ کر تیرہ ہزار پانچ صد بیعتوں کا تحفہ حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ پھل پک چکے ہیں۔ صرف درختوں کو ہلانے کی ضرورت ہے۔ ویسا ہی ہر سال کا ٹارگٹ ایک بڑا بوجھ دکھائی دینے کے بعد بھی ہماری کوششوں کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ ٹارگٹ سے بڑھ کر ثمرات عطا فرما رہا ہے۔ سال ۹۷-۱۹۹۶ء کیلئے حضور اقدس نے صوبہ آندھرا کو چھپیس ہزار کا ٹارگٹ عنایت فرمایا۔ جس کے نتیجہ میں مکرم صوبائی امیر سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب نے تیس ہزار بیعتوں کا تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ پھر سال ۹۸-۱۹۹۷ء کیلئے حضور نے ساٹھ ہزار کا ٹارگٹ مقرر فرمایا بفضلہ تعالیٰ موصوف نے بہتر ہزار بیعتوں کا عطیہ حضور پر نور کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق پائی۔ پھر سال ۹۹-۱۹۹۸ء کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صوبہ آندھرا کو ایک لاکھ پچاس ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ اور یہ ٹارگٹ اس قدر مشکل ترین معلوم ہوا کہ ناممکن لگتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ایسے شامل حال رہی کہ اس ٹارگٹ سے بڑھ کر یعنی ایک لاکھ اسی ہزار بیعتوں کا تحفہ مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا نے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی عظیم سعادت حاصل کی۔ فالحمد للہ علی ذالک اللهم زد فرد۔ اس طرح اب تک صوبہ

آندھرا میں تین لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

**صوبہ آندھرا میں جماعتوں کی تعداد**

آج سے ۲۰ سال قبل صوبہ آندھرا میں جماعتوں کی تعداد اگلیوں پر گنی جاسکتی تھی۔ مگر حضور پر نور کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جماعتوں کی تعداد غیر معمولی طور پر بڑھتی گئی۔ چنانچہ امیر المؤمنین کی دعاؤں کے طفیل آج آندھرا پر دیش میں ۶۰۰ سے زائد جگہ جماعت کا پودا لگا ہے۔ اور جماعت استقامت سے قائم ہے۔ اور صوبہ آندھرا کے ۲۴ ضلعوں میں سے ۲۰ ضلعوں میں احمدیت پھیل چکی ہے۔ اور ان جگہوں میں نظام جماعت قائم ہے۔

### نومباکین میں سے مبلغین و معلمین کرام

نومباکین کے علاقہ میں مسلمان صرف برائے نام تھے۔ اور اسلامی تعلیم تو کجا اسلامی طرز زندگی سے بھی ناواقف تھے۔ ہندوؤں کے مطابق پتھر اور قبروں کے پجاری بن چکے تھے۔ اور بد رسومات اور بد عقائد میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اور اکثر و بیشتر مسلمان عیسائیت کے شکار ہو رہے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور جماعت احمدیہ کی برکت سے اور کاسر الصلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے یہاں کے مسلمان عیسائیت کی چنگل سے نجات پائے اور مسلمان اپنی حیثیت پہچاننے لگے۔ اور اسلامی طرز زندگی اختیار کی ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم غیر احمدیوں کی مساجد میں نماز کیلئے جاتے تھے تو ہمارے ساتھ نامناسب سلوک کیا کرتے تھے۔ مگر اب اس علاقے میں احمدیت کی بدولت سینکڑوں امام تیار ہوئے ہیں۔ اس علاقہ سے اب تک دو مبلغ اور ایک حافظ قادیان میں تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ اور دس نوجوان قادیان میں تعلیم حاصل کر کے اس وقت ہندوستان کے مختلف علاقوں میں خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ اور فی الوقت مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ المعلمین میں ۲۰ سے زائد طلباء سلسلہ کی خدمت کیلئے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تعلیم مکمل کرے اور مقبول خدمت بجالانے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

**صوبہ آندھرا میں مساجد کی تعداد**

صوبہ آندھرا پر دیش میں اب تک کل ۲۹ مساجد ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲ مساجد بنی بنائی جماعت کو حاصل ہوئی ہیں۔ اور جہاں احمدیہ جماعت کی طرف سے مساجد تعمیر کی گئیں وہاں بھی مقامی طور پر زمینیں عطیہ میں ملی ہیں۔ مکرم محمد ہاشم صاحب صدر جماعت احمدیہ اپلا کرتی نے اڑھائی ایکڑ زمین صدر انجمن احمدیہ کو دس سال قبل وقف کی ہے۔ اور مکرم محمد اکوس صاحب صدر جماعت احمدیہ ویسٹکاپور ضلع ورنگل اقریا پونے دو لاکھ روپے کی زمین امسال صدر

انجمن احمدیہ کے نام پر وقف کئے ہیں۔ اسی طرح ویسٹ گوداوری میں بھی دس جماعتوں میں تعمیر مسجد کیلئے جماعت کو زمین عطیہ دی گئی ہے۔ فجر اہم اللہ احسن الجزاء۔ تین جماعتوں میں زمین خریدی گئی ہے۔

### صوبہ آندھرا میں مبلغین و معلمین کی تعداد

مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر نگران اعلیٰ بھی ہیں۔ موصوف کی زیر نگرانی اس وقت تبلیغی و تربیتی امور سرانجام پا رہے ہیں۔ وقف جدید بیرون کے علاقہ کو تین سرکلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ (۱) درنگل (۲) نلگنڈہ (۳) ویسٹ گوداوری۔ خاکسار بطور نائب نگران اعلیٰ آندھرا اور سرکل انچارج ورنگل کے طور پر بھی امیر صاحب کی ہدایات کی روشنی میں خدمت سرانجام دیتا ہے۔ اور علی الترتیب مکرم مولوی احمد جعفر خان صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج نلگنڈہ ہیں۔ جبکہ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج ویسٹ گوداوری ہیں۔ جبکہ کل ۶ مبلغین اور ۲۵ مرکزی معلمین اور ۱۲ لوکل معلمین نگران صاحب اعلیٰ آندھرا کے ساتھ ملکر تبلیغی و تربیتی میدان میں سرگرم عمل ہیں۔

### ترقیاتی مراکز

”اتنی کثیر تعداد میں احمدی ہو رہے ہیں کہ ان کی تربیت کا انتظام کرنا ضروری ہو گیا ہے اور ہر جماعت میں ایک معلم کا انتظام کرنا ناممکن ہو گیا ہے نومباکین کی تربیت کے تعلق میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

”اتنی کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے پھلوں کی بارش ہو رہی ہے کہ انہیں سنبھالنا ایک بہت بڑا کام ہے۔ اور جو پھل نہ سنبھالا جائے وہ ضائع ہو جایا کرتا ہے۔ اسلئے ایسی تربیت گاہیں کھولنی ضروری ہیں۔ جو تمام سال کام کرتی رہیں اور نئے آنے والوں کو دین کی باتیں اس حد تک سمجھادیں کہ شیطان ان کو پھسلانہ سکے۔ اور جب وہ واپس جائیں تو نذیر بنکر جائیں۔“

ان نئے آنے والوں کو ایسے مراکز میں بلاؤ جہاں دین کی تعلیم دی جا رہی ہو تفقہ فی الدین ہو اور اس حد تک ان کو دین سے آگاہ کر دو کہ ان کے اندر دین کا دلولہ پیدا ہو جائے۔ وہ شاگرد کے طور پر ہی نہ بیٹھے رہیں بلکہ استاد بنکر جلد واپس جا کر اپنی قوم کو ڈرائیں۔“

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ آندھرا میں تربیت کے اسی اصول پر باقاعدگی سے عمل ہو رہا ہے۔ تینوں سرکلوں میں مندرجہ ذیل جماعتوں میں تربیتی مراکز چلائے جا رہے ہیں۔ (۱) اپلا کرتی۔ سرکل ورنگل۔ یہاں مستقل ایک سنٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے (۲) کاسرلہ پہاڑ سرکل نلگنڈہ (۳) منڈور۔

سرکل ویسٹ گوداوری۔ تین سال سے اب تک کل ۱۳ مرتبہ یہ تربیتی کیمپ ہر سرکل میں منعقد کئے گئے ہیں۔ اسی طرح کل ۳۹ کیمپ اب تک لگائے گئے ہیں۔ ہر بار دس دس دن کی یہ کلاس منعقد کی جاتی ہے۔ ان کلاسوں میں اب تک آٹھ صد سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ جن میں انصار۔ اطفال۔ سارے موجود ہیں۔ ان کلاسوں کو مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی مگران اعلیٰ آندھرا افتتاح کر کے جائزہ لیکر ہدایات دیکر ہماری رہنمائی فرماتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم کو ان مراکز کے بدولت ۱۲ لوکل معلمین بھی حاصل ہوئے ہیں۔ جو سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ اور ان کلاسوں میں طلباء کو ابتدائی دینی معلومات اور نماز کے علاوہ تبلیغی کوچنگ بھی دی جاتی ہے۔ جس میں اختلافی مسائل صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ وفات مسیح علیہ السلام اور اجرائے نبوت کے مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ ان تربیتی مراکز سے بہت ہی نمایاں فوائد اور موثر نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

### اخبارات و لٹریچر

نومبائین کی تعلیمی و تربیتی ضرورتوں کی تکمیل کی خاطر ایک تنگلو ماہنامہ جاری کیا گیا ہے۔ جس کا نام دھرماکانتی DHARMAKANTI ہے۔ اس رسالہ کے ذریعہ نومبائین تک جماعتی خبریں پہنچائی جاتی ہیں اور اہم مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ نیز علمی و معلوماتی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ چھ اشتہار ور قیہ بزبان تنگلو شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ نیز ضروری نصیحت اور دینی معلومات کا تنگلو ترجمہ شائع کیا گیا۔ اور مقامی اخبارات میں بھی وقتاً فوقتاً جماعتی مصروفیات کی خبریں شہ سرخیوں میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مختصر مضمون ایک وال پوسٹر پر شائع کر کے ہر احمدی کے گھر میں چسپاں کیا گیا ہے۔ تاکہ اسے بار بار پڑھ کر لوگوں کو ذہن نشین ہو جائے۔

اس علاقہ میں جینز کی لعنت کی وجہ سے لڑکیوں کا رشتہ ایک دشوار امر ہے۔ ایسی حالت میں مکرم عبد الرحمن صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کنڈور کے گھر چند لوگ رشتہ لیکر آئے چنانچہ وہ غیر احمدی اس وال پوسٹر کو دیکھ کر بولے کہ یہ احمدی ہیں ان سے رشتہ نہیں کرنا ہے ان کے ساتھ ایک مولوی صاحب بھی آئے تھے۔ انہوں نے جماعت کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور کہا کہ اگر تم احمدیت سے بیزاری کا اعلان کرو گے تو ہم تمہاری لڑکی سے رشتہ کروائیں گے۔ لیکن مکرم عبد الرحمن صاحب نے کہا کہ رشتہ تو تم سے کرنا ہی نہیں ہے۔ خواہ میری لڑکی کی شادی ہو یا نہ ہو۔ جماعت کو گالیاں دینے کا تم کو کوئی حق نہیں ہے۔ فوراً یہاں سے چلے جاؤ ورنہ

خیر نہ ہوگی۔ اس پر وہ لوگ خاموشی سے گاؤں سے باہر نکل گئے۔

### آڈیو ویڈیو کیسٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین کے ۲۲ خطبات کا ترجمہ تنگلو زبان میں کر کے نومبائین کو پہنچایا گیا۔ اور حضور انور کے ویڈیو کیسٹ نو مبائین کو مختلف جماعتوں میں دکھانے کا انتظام کیا گیا۔

### مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

صوبہ آندھرا پردیش میں جماعتی نظام کے تحت ۱۳۵ افراد کی طور پر ۷ اڈیشن لگائے گئے ہیں۔ اس روحانی آسمانی مائدہ سے احسن رنگ میں استفادہ کیا جا رہا ہے۔ جس کے مثبت اور مفید نتائج حاصل ہو رہے ہیں۔ جہاں پرانے احمدی ہیں وہاں اس سے تبلیغی و تربیتی فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اور نومبائین اردو منظوم کلام۔ تلاوت کلام پاک اور اردو کلاسز سے اردو سیکھ رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھ کر پورے یقین سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا منادی کرنے والا صدیق اور دیندار ہے۔ غیر احمدیوں کو لاکر M.T.A دکھا رہے ہیں۔ اس طرح نومبائین کی حوصلہ افزائی ہوس رہی ہے۔ فالحمد للہ

### اہم شخصیات تو تبلیغ

دوران سال مختلف مواقع پر صوبہ کی اہم شخصیات کو اسلام کی دعوت دی گئی خاص طور پر غیر مسلم دانشوروں کو حضور انور کی انگریزی کتاب تحفہ میں دی گئی جس پر انگریزی اخبارات نے اپنے ریویو بھی لکھے۔ MP-MLA وزراء اور پولیس حکام سے تبادلہ خیالات ہوتے رہے اور انہیں اسلام احمدیت کا لٹریچر کے علاوہ قرآن مجید کا تحفہ دیا گیا۔ انہوں نے بڑی عقیدت سے قبول کیا۔ اس سے مخالفین کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ معاندین احمدیت مشتعل اور بے چین ہو کر گھبراہٹ کا شکار ہو گئے۔

### صوبائی کانفرنس و تربیتی اجلاسات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نومبائین کی تربیت و اصلاح کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبہ آندھرا میں تین بار صوبائی کانفرنس منعقد کئے گئے۔ ۱۹۸۴ء میں صوبائی کانفرنس ۱۹۸۴ء میں جماعت احمدیہ کنڈور میں منعقد ہوئی۔ اس وقت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم صوبائی امیر تھے۔ اس وقت ایک ہزار سے زائد نومبائین کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اور مخالفین نے خوب رکاوٹیں ڈالیں تاکہ اس کانفرنس میں کوئی شریک نہ ہو۔ اور شرارت کرنے کی پوری تیاریاں تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو ناکام نامراد کیا اور کامیابی کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

۱۹۹۴ء میں دوسری بار جماعت احمدیہ پالا کرتی میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع اور پیشوا ایمان مہا اہب کے جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جب مکرم حافظ

صالح محمد الدین صاحب صوبائی امیر تھے۔ چنانچہ اس میں پندرہ صد سے زائد نومبائین شریک ہوئے۔

۱۹۹۴ء میں منعقد کی گئی۔ اس میں بھی صوبہ آندھرا سے پندرہ صد سے زائد نومبائین شریک ہوئے۔

۱۹۹۶ء میں جماعت احمدیہ پالا کرتی میں سالانہ صوبائی کانفرنس منعقد کی گئی اس میں توقع سے بڑھ کر ساڑھے تین ہزار سے زائد نومبائین شریک ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر بار نومبائین زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کو ناکام کرنے کیلئے غیر احمدیوں نے ٹھیک ایک ہفتہ قبل پالا کرتی میں ہی جلسہ منعقد کیا۔ اور ہر طرح سے کوشش کی کہ لوگوں کو کانفرنس سے روک سکیں۔ مگر ان کی ہر چال الٹی پڑی اور وہ اپنے ہر کام میں ذلت کا شکار ہوئے۔

۱۹۹۶ء میں سالانہ صوبائی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے۔ اور سارے لوگوں نے پورے جوش و خروش سے محنت کر کے تقریباً دس ہزار آدمیوں کو جمع کرنے کا انتظام کیا۔ ہماری شبانہ روز تیاریوں کا حال مخالفین نے دیکھا تو سخت بے چین ہو گئے۔ لہذا مخالفین نے نہایت منصوبہ بند طریق سے سیاسی اور حکومتی سطح پر رشوت کا سہارا لیکر ہماری کانفرنس کے انعقاد میں رکاوٹ ڈالی۔ اور کانفرنس ملتوی کرنا پڑی۔ مگر اس دوران جو روح پرور مناظر اور واقعات رونما ہوئے وہ ایمان کو گرمانے والے ہیں۔ احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد نہ کرنے دینے پر جماعت احمدیہ منڈور کی لجنات نے غیر احمدی ملاؤں کے مقام پر جاکر چیلنج کیا کہ اگر دم ہے اور صداقت ایک ذرہ بھی تم میں ہے تو آؤ ہم عورتوں سے بحث کر کے احمدیت کو غلط ثابت کرو مگر غیر احمدی ملاؤں میں بحث کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ان پر جمود طاری ہو گیا۔

کانفرنس کے التواء کی خبر سے تمام نومبائین میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔ اور غیر احمدی ملاؤں پر شدید ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ اور بعض لوگ کہہ اور تکلیف اس قدر محسوس کئے جیسے ان کا کوئی عزیز ان سے دور ہو گیا ہو۔ چنانچہ مکرم مستان صاحب صدر جماعت احمدیہ کو تلے پٹی۔ مکرم شیخ بابی صاحب صدر جماعت احمدیہ دیولا پٹی۔ مکرم فرید ماسٹر صاحب آف منڈور اور دیگر صدر صاحبان بچے کی طرح رو رو کر آنسو بہائے اور مخالفین کے حق میں بددعا کی یہ وہ لوگ تھے جن کو قرآن کا نام تک معلوم نہ تھا مگر آج یہ تبدیلی قابل غور ہے۔ ۱۹۹۶ء راجم پالم اور کورواڑ جماعتوں کے نوجوانوں نے غیر احمدی ملاؤں کے خلاف کلکٹر دفتر کے سامنے احتجاج کیا لیکن جب ان کو جماعت احمدیہ کی روایات سمجھائی گئیں تو انہوں نے احتجاج روک لیا

اس امر کا زبردست اثر سرکاری ملازمین پر پڑا۔ غیر احمدی ملاؤں کی شدید مخالفت کی بنا پر اور زیادہ احمدیت کی تبلیغ ہوئی پہلے سے زیادہ لوگ احمدیت سے متعارف ہوئے اور احمدیت کا بول بالا ہوا۔

### ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۸ء میں شرکت کیلئے جانے والے نومبائین کو ہزار ہا قسم کے جھوٹ اور افتراء کے ذریعہ روکنے کی مکمل کوشش ملاؤں نے کی بعض لوگ خوف کھائے اور جانے سے رک گئے مگر بعض لوگ ہمت کر کے حقیقت حال جاننے کیلئے گئے تو جو حقائق سامنے آئے اس سے اپنی ساری قوم کو آگاہ کیا اس سے جو لوگ رک رہے تھے وہ انفسوس لرنے لگے۔ ایک دوست مکرم لال محمد صاحب آف راجم پالم جو کہ مکرم مولوی پی ایم سلیم صاحب کے زیر تبلیغ تھے جلسہ پر جانے کیلئے تیار ہوئے۔ بقول لال محمد صاحب کہ چلو تفرق ہو جائے گی دلی وغیرہ سیر کریں گے۔ اور قادیان کے بارہ میں معلومات بھی کر لیں گے۔ مگر غیر احمدی مولویوں نے ان کو خوب بھڑکایا کہ قادیان میں ایسا ہو گا ویسا ہو گا تم پھر واپس نہ آسکو گے وغیرہ وغیرہ مگر موصوف قادیان گئے تو وہاں جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا وہ غیر احمدی ملاؤں کے بتائی ہوئی باتوں کے بالکل مختلف پایا۔ اور ارادہ کر لیا کہ گھر واپس جا کر نہ صرف خاندان بلکہ پورے گاؤں کے ساتھ احمدیت میں داخل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ آندھرا پہنچ کر پورے گاؤں کو جمع کر کے احمدیت کے بارے میں اپنے تفصیلی تاثرات سنائے تمام گاؤں میں بزرگ اور معروف شخصیت کے حامل اور صاحب علم ہونے کی وجہ سے موصوف مسجد کے متولی بھی ہیں۔ چنانچہ تمام گاؤں والے آپ کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوئے پھر موصوف کو اس قدر لطف آیا کہ ہر وقت ہمارے معلم صاحب سے مطالبہ ہوتا تھا کہ چلو فلاں گاؤں میں تبلیغ کریں گے۔ الغرض موصوف کے ذریعہ اب تک ۲۰ گاؤں مکمل طور پر جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔ جن میں چار جگہ مساجد موجود ہیں۔ اور مزید گاؤں قبول احمدیت کیلئے تیار ہیں۔ قادیان سے واپسی کے بعد موصوف میں غیر معمولی تبدیلی آئی ہے۔ ۸۰ سال کی عمر میں بھی تبلیغ کیلئے نکلتے ہوئے چاق و چوبند رہتے ہیں۔ اب اس گاؤں کی حالت یکسر تبدیل ہو چکی ہے۔ پانچ وقت نمازوں میں حاضری اطمینان بخش ہوتی ہے۔ جس دن سے بیعت ہوئی ہے اس دن سے ہی بحث بن چکا ہے۔ اور ادائیگی ۸۰ فیصدی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

باقی

### بقیہ صفحہ ۷



# آگرہ سرکل (صوبہ یوپی) کے چند ایمان افروز واقعات

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب انچارج مبلغ  
آگرہ سرکل یوپی تحریر فرماتے ہیں

۱- دوران سال مقام اُکھرا ضلع فیروز آباد  
جہاں حال ہی میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے وہاں  
مکرم مولوی مظفر خان صاحب بطور معلم تعین ہیں  
اس گاؤں میں بہت خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے  
فیروز آباد سے چالیس تبلیغی جماعت والے آئے  
اور گاؤں والوں کو آکستان شروع کیا خاکسار کو جیسے  
علم ہوا وہاں موقعہ پر پہنچ گیا رات دس بجے سے  
ایک بجے تک بحث و مباحثہ ہوتا رہا گاؤں والوں  
نے ان لوگوں سے کہا کہ کیا یہ قرآن جو مولوی  
مظفر خان صاحب پڑھا رہے ہیں غلط ہے انہوں  
نے کہا نہیں پھر آپ کیوں منع کرتے ہیں کہ ان  
کے قرآن کو مت پڑھا کر وہ غلط لوگ ہیں۔  
گاؤں والوں نے کہا کہ ایک زمانہ ہو گیا جب کہ ہم  
اور ہمارے بچے قرآن نماز اور اسلام کی باتیں  
احمدیت قبول کرنے کے بعد سیکھ چکے اور سیکھ  
رہے ہیں اس وقت تک آپ لوگ کہاں تھے۔ ان  
گاؤں والوں نے دیوبندیوں کو کہا کہ آئندہ آپ  
لوگ اس گاؤں میں قدم رکھنے کی جرأت مت کرنا  
ہم لوگوں نے خود مولوی صاحب کو بلایا ہے ہم ان  
کی حفاظت کریں گے اور کسی کی طاقت نہیں ہے  
کہ ان کو ہمارے گاؤں سے کوئی نکال سکے۔ محض  
احمدیت قبول کرنے کی برکت ہی تھی کہ ان  
نومبائین کے اندر ایمانی طاقت اور جرأت پیدا  
ہو گئی۔

۲- اسی طرح دوران سال مقام بندرولی ضلع  
آگرہ میں بھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے جہاں  
ہمارے معلم مکرم شہادت حسین صاحب کو تعین  
کیا گیا ہے وہاں محترم مولوی صاحب کے پاس  
چالیس پچاس بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں  
وہاں پر بھی فتح پور سکری سے دس بیس تبلیغی  
جماعت والے آگئے اور ہمارے مولوی صاحب کو  
کہا کہ آپ فوری اپنا بوسرا باندھ کر چلے  
جائیں۔ گاؤں والوں نے ان سے کہا کہ آپ لوگ  
کون ہوتے ہیں ہمارے گاؤں کے مولوی صاحب  
کو نکالنے والے ہم تو انہیں کو اپنے گاؤں میں  
رکھیں گے اب ہماری آنکھیں کھلی ہیں پہلے تو ہم  
اندھیرے میں تھے اب روشنی میں آکر پھر  
اندھیرے میں جا نہیں سکتے اگر آپ لوگ روشنی  
میں آنا چاہتے ہیں تو پھر جس راستے پر ہم لوگ  
چل رہے ہیں اس راستے میں آپ لوگ بھی  
چلیں تاکہ ہماری طرح آپ لوگوں کو بھی روشنی  
نصیب ہو۔

۳- اسی طرح دوران سال مقام سوہار ضلع  
ایڈ جہاں نئی جماعت کا قیام اسی سال ہوا ہے وہاں  
کے نئے احمدی نہایت ایمان والے اور پختہ جذبہ  
والے ہیں۔ کئی گاؤں سے لوگ ان کے پاس آتے  
رہے ان کو احمدیت سے منحرف ہونے کیلئے کہا مگر  
وہاں کے صدر جماعت مکرم امام حسن صاحب نے

بہت کرار جواب دیا اور کہا کہ ہم تو قادیانی ہو گئے  
اور اب ہمارا کوئی بال بچا نہیں کر سکتا۔

اسی اثنا میں ایک نئے احمدی مکرم لال حسن  
صاحب کے گھر پر آگ لگ گئی جس میں ان کی  
بھینس اور دونوں اسے حادثہ کے شکار ہو گئے کافی ان  
کو نقصان ہو گیا۔ اسی وقت گاؤں کے اور آس پاس  
کے مخالف مسلمانوں نے کہا کہ دیکھو تم نے  
احمدیت قبول کی اور ادھر تم کو اتنا بڑا نقصان ہو گیا  
اب تو اس جماعت کو چھوڑ دو۔ اس پر مکرم لال  
حسن صاحب نے بہت ہی ایمان سے بھرا ہوا  
جواب دیا جس جواب سے دوسرے احمدیوں کے  
ایمان میں اور اضافہ ہو سکتا ہے مکرم لال حسن  
صاحب نے جواباً کہا کہ ہم تو بچے احمدی ہیں ہم نے  
اپنی مسجد میں احمدیہ مسجد لکھا ہوا ہے یہ بتلائیں تو  
ہر مومن بندے پر آتی ہی ہیں ہم احمدیت سے  
قطعی انحراف نہیں کریں گے خواہ ہم سارے  
احمدیوں کے مکان جل کر راکھ ہو جائیں ہم تو ایسی  
آگ کو احمدیت پر قربان کرتے ہیں۔ آج اللہ کے  
فضل سے یہ جماعت نہایت استحکام سے قائم ہے  
اور وہاں پر ہمارے معلم مکرم شام الدین صاحب  
تعین ہیں۔ یہ ایمانی جرأت صرف احمدیت کی  
برکت ہی ہے اور حضرت مسیح موعود کی صداقت  
کی زندہ گواہ ہے۔

۴- اسی طرح ایک ہفتہ قبل فیروز آباد کے  
قریب ایک گاؤں واقع ہے جس کا نام بھگاؤں ہے  
وہاں پر بھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے وہاں کے  
لوگ بھی بہت جذبہ والے اور احمدیت کے بچے  
ہیں۔ وہاں ہم نے ڈس انٹینا نصب کیا ہوا ہے۔  
وہاں فیروز آباد سے تبلیغی جماعت والے پوری  
جیب بھر کر آئے۔ وہاں ہمارے مولوی کمال  
الدین صاحب تعین ہیں وہ بھی وہاں موجود نہیں  
تھے گاؤں کے دوسرے لوگ بھی موقعہ پر حاضر  
نہیں تھے۔ ان تبلیغی جماعت والوں نے کہا کہ یہ  
ڈس کو اکھاڑ دو تمہیں یہ لوگ گمراہ کر رہے ہیں تم  
لوگ راستے سے بھٹک گئے ہو۔ یہاں جو مولوی  
ہے ان کو گاؤں سے نکال دو ہم آپ کو مولوی دیں  
گے اتنی بات ہو ہی رہی تھی کہ مکرم شہاب الدین  
صاحب صدر جماعت اور مکرم متا خان صاحب  
دونوں وقت پر پہنچ گئے۔ ان دونوں احمدیوں نے  
کہا کہ پہلے ہم راستے سے بھٹکے ہوئے تھے اب راہ  
راستہ پر ہیں ڈس سے ہم لندن کے اور پوری دنیا  
کا پروگرام دیکھتے ہیں آپ لوگ اس میں مداخلت  
کرنے کی جرأت نہ کریں اور آئندہ اس گاؤں میں  
داخل ہونے کی ہمت نہ کرنا۔ ہم بچے احمدی ہیں  
اب ہمارے قدموں میں لغزش نہیں آسکتی آپ  
لوگ کسی اور کو یہ پیغام دیں آپ لوگوں کی باتوں  
کو یہاں کے لوگ قبول نہیں کریں گے۔ ہم  
قادیان جلسہ میں گئے اور اب بھی جانے والے ہیں  
ہم نے احمدیت کی صداقت کو دیکھ لیا ہے اگر یہ

جماعت جھوٹی ہوتی تو اتنی تیزی کے ساتھ پھیلتی  
نہیں اس سے آپ لوگ اندازہ لگائیں کہ ہم  
جھوٹے ہیں یا آپ لوگ۔ آپ لوگوں کو ہم  
احمدیت میں آنے کی دعوت دیتے ہیں چاہو تو  
قبول کر دیا چاہو تو انکار کرو۔

۵- اسی طرح دوران سال فیروز آباد شہر کے  
ایک نوبال مکرم اسماعیل خان صاحب کے گھر  
کے صحن میں غیر احمدیوں نے جلسہ کیا۔ اس جلسہ  
میں مولانا عبدالستار قاسمی اور مولانا فاروق احمد  
اور مولانا تنویر احمد نے احمدیت کے خلاف بہت  
گند اگلا جلسہ ختم ہونے کے بعد مکرم اسماعیل خان  
صاحب کو بھری محفل میں بلا کر کہا کہ آپ  
احمدیت سے توبہ کر لو تو ہم آپ کو اپنے سینے سے  
لگالیں گے اور یہ شرطیں رکھیں کہ آپ کہو کہ  
مرزا غلام احمد صاحب نفوذ باللہ جھوٹے ہیں  
احمدیت جھوٹی ہے اور آنحضرت صلعم کو خاتم  
النبین مانو۔ اس کے جواب میں مکرم اسماعیل خان  
صاحب نے کہا کہ ہم آنحضرت صلعم کو خاتم  
النبین مانتے ہیں مگر حضرت مرزا غلام احمد  
صاحب قادیانی کو بھی سچا انسان مانتے ہیں ان کی  
سچائی اور صداقت کو دیکھ کر ہی ہم احمدیت کو قبول  
کئے ہیں چاہے آپ مجھے زندہ آگ میں جلاؤ وہ ہم  
احمدیت سے انحراف نہیں کریں گے۔ اور اب تو  
پہلے سے زیادہ احمدیت کی خدمت میں لگے رہیں  
گے چنانچہ اسماعیل مکرم اسماعیل خان صاحب نے  
بچے ذمہ تین افراد کی ذمہ داری لی ہے یہ جواب  
سن کر سارے لوگ حیران ہو گئے اور ان کا کچھ بگاڑ  
نہیں سکے مگر بعد میں ان سے سوشل بائیکاٹ کر دیا  
نیا پھر بھی وہ احمدیت میں قائم ہیں اور اسماعیل  
جلسہ سالانہ قادیان میں پہلے سے زیادہ لوگوں کے  
لے جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔

اللہ کے فضل سے جتنے بھی نئے احمدی ہوتے  
ہیں یا ہو رہے ہیں ان سب میں کچھ اسی طرح کا  
ایمانی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

شہر فیروز آباد میں ایک بہت بڑے جماعت  
احمدیہ کے معاند ڈاکٹر محمد صابر صاحب ہیں  
جنہوں نے پچھلے سال جلسہ سالانہ قادیان میں  
جانے والے نوبائین کو روکنے کیلئے بہت سارا  
پیسہ خرچ کیا اور ان کو دھمکیاں دیں مگر باوجود ان  
کے ڈرانے دھمکانے سے نئے احمدیوں نے ان کی  
کچھ پروا نہیں کی۔ اور بھاری تعداد میں جلسہ  
سالانہ قادیان میں شرکت کی! اسماعیل اللہ تعالیٰ نے  
ڈاکٹر محمد صابر صاحب کے منصوبے کو ناکام بنا دیا  
ہوا یہ کہ ادھر ہم تمام معلمین و مبلغین جلسہ  
سالانہ قادیان میں جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ  
پھر ڈاکٹر محمد صابر صاحب اپنی مخالفت کا منصوبہ بنا  
ہی رہے تھے کہ اچانک ان کو دل کا دورہ شروع ہوا  
اور ان کو آگرہ کے دواخانہ میں داخل کیا گیا دل کا  
آپریشن ہوا اس طرح اللہ نے نوبائین کیلئے  
قادیان جلسہ پر جانے کا راستہ صاف کر دیا۔

اسی طرح اسی شہر میں ایک مشہور ڈاکٹر جناب  
اقبال صاحب نے بھی احمدیت کی مخالفت میں کوئی  
تصرباتی نہیں چھوڑی تھی اس ڈاکٹر صاحب نے  
اپنے گھر کے پاس ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا اور  
اس میں احمدیت کے خلاف بہت بکواس کرتا رہا اور  
احمدیوں کو قتل کروانے کیلئے اس نے بہت سے  
لوگوں کو پیسے دیئے اور جنت کی سند کیلئے کہا کہ ایک  
احمدی کو مارو گے تو جنت ملے گی یہ پیسے لو اور  
احمدیوں کو قتل کرو اور جنت کا سارٹیکٹ حاصل  
کر و خدا کو یہ بات پسند نہیں آئی ایک دن اس کا  
اکو تاپنا جو چھت کے نیچے بیٹھا تھا چانک اس کے  
سر پر چھت سے پتھر گرا اور اس کا سر پھٹ گیا اس  
کے سر کا بھیجا سارا باہر آ گیا اس غم میں ڈاکٹر اقبال  
کا دماغی توازن کھو گیا ہے خدا نے صداقت احمدیت  
کا زندہ ثبوت مخالفین احمدیت کو دکھا دیا۔ اس سے  
معاندین اور مخالفین گھبرائے ہوئے ہیں۔

اسی طرح دوران سال اسی جگہ ایک اور  
احمدیت کا بہت بڑا معاند متا خان رہتا ہے جب ان  
کے سامنے مکرم محمد سلیم صاحب صدر جماعت  
احمدیہ آف فیروز آباد نے حضرت مسیح موعود کا  
پیغام دیا اور احمدیت کی تعلیم پیش کی تو اس بد بخت  
نے زبان درازی کرتے ہوئے کہا کہ ”وہ مرزا جو  
بیت الخلاء میں فوت ہوا تھا“ خدا نے اس معاندانہ  
جواب کا صلہ اس طرح دیا کہ مٹے خان کی ریڑھ کی  
ہڈی میں پانی بھر گیا اور اتنا بھر گیا کہ جب اس کو  
سلائے تھے تو پانی سر سے اور مقعد سے گرتا تھا  
یہاں تک کہ اس کے لئے اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا  
اور بستر میں ہی بیچانہ کرنا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا  
کہ اس بد بخت کی اپنے ہی بستر کے بیت الخلاء میں  
موت ہو گئی اور اس طرح وہ عبرت کا نشان بنا۔  
اس بد بخت نے حضرت مسیح موعود کی شان کے  
خلاف گستاخی کی اور اس کی سزا خدا نے اس کو اس  
کی زندگی میں دے کر احمدیت اور صداقت  
حضرت مسیح موعود کا زندہ نشان چھوڑ دیا۔

اسی طرح حال ہی میں فتح پور سکری تیسرا  
دروازہ میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اس علاقے  
میں مکرم شمس الحق صاحب متعین ہیں مکرم شمس  
الحق صاحب نے برابر فتح پور سکری والوں سے  
رابطہ قائم رکھا بحث و مباحثہ ہوتا رہا جب احمدیت  
قبول کرنے کا وقت آیا تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو  
پہلے کسی طور کی بیعت کر لی ہے وہاں کے مولویوں  
نے ان لوگوں کو بھڑکایا مگر ہمارا رابطہ برقرار قائم رہا  
ان لوگوں سے ختم نبوت کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ  
ہوا اللہ نے ان کے ایمان میں برکت ڈالی باوجود  
مولویوں کے بھڑکانے کے وہ احمدیت میں داخل  
ہو گئے اور اس وقت اس گاؤں کے ایک داماد مکرم  
اسرائیل خان قادیان میں مدرسۃ المعلمین میں  
معلم کا کورس کر رہے ہیں۔ یہ گاؤں والے  
دوسرے لوگوں کے بھڑکانے کے باوجود ہمارے  
جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور وہاں سے بھی  
تقریباً پچاس ساٹھ آدمی اسماعیل جلسہ سالانہ  
قادیان میں تشریف لے جا رہے ہیں۔

ظہیر احمد خادم نگران دعوت الی اللہ یوپی

## غزل

چاک کرتا رہا رنو کوئی  
ہم نے دیکھا ہے رخ رو کوئی  
ایک چہرہ ہوا ہے آنکھوں میں  
یاد کیا ہے خوب رو کوئی  
رات سنا گلاب دیکھا تھا  
جس پہ پھیلی ہے رنگ و بو کوئی  
ہے ترنم بسا فضاؤں میں  
متزلزل ہے آب جو کوئی  
ذہن ساقی ہے غرق سوچوں میں  
ٹوٹ جائے نہ پھر سیو کوئی  
زندگانی کے پھکے لحوں میں  
دل سے اٹھتی ہے ہاؤ ہو کوئی  
جب بھی آقا کی یاد آتی ہے  
نظر آتا ہے باوضو کوئی  
ہیں سراپا دعا بنے سارے  
کارگر ہوگا تو لہو کوئی!  
سب ربائی اسیر دے بس ہیں  
وقت سے بڑھ کے ہے عدو کوئی  
(عربی ربائی ایم. اے. لاہور)

درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ  
آپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ ختم بھی ضائع ہو  
جاوے گا کتنے ہیں کثرت سے جو آرہے ہیں اگر ان  
کی حفاظت ہم نے نہ کی تو وہ ختم ضائع ہو جائیگا اس کا  
گناہ ہم پر بھی کچھ پڑے گا کہ ہم نے خدا کے نام پر  
کسی کو بلایا اور پھر اس کی پوری حفاظت نہ کر سکے۔  
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ اگست ۹۹ بحوالہ اخبار بدر اکتوبر ۹۹)

ہم غلبہ اسلام کو اس قدر نزدیک آتا ہوا دیکھ رہے  
ہیں۔ ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس مسیح موعود  
علیہ السلام نے بھی اسے ایک نشان قرار دیا ہے۔  
حضور فرماتے ہیں کہ ”دیکھو صدہا دانشمند آدمی  
آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری  
جماعت میں ملنے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا  
ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف  
لارہے ہیں اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان  
روک سکتا ہے بھلا اگر طاقت ہے تو روکو۔“

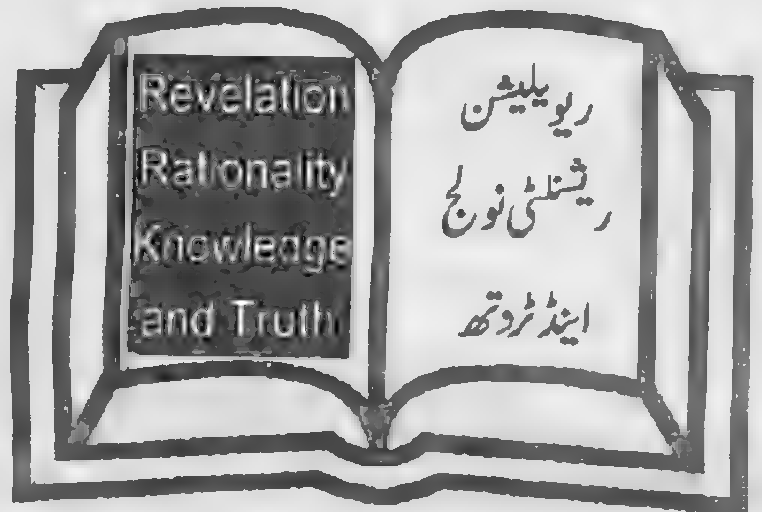
(ضمیمہ ربعین نمبر ۶ صفحہ ۷)  
اب تو کروڑوں افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو  
رہے ہیں اور واقعی فرشتے پاک دلوں پر نازل ہو  
رہے ہیں اور انہیں الہی سلسلے کیلئے تیار کر رہے ہیں۔  
خدا کرے کہ یہ سلسلہ اسی طرح بڑھتا رہے حتیٰ کہ  
م سب اس پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا ہوا  
دیکھ لیں جس میں غلبہ اسلام برادیاں باطلہ کا وعدہ دیا  
گیا ہے۔

لیکن اس سے قبل ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی  
چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام  
فرماتے ہیں کہ ”صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا  
کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر  
پورا عمل نہ ہو۔“ (کشتی نوح صفحہ ۱۵)  
نیز فرمایا ”اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا  
ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو اگر دل پاک نہیں  
ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا (منہ لغات جلد پنجم)  
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ کے اس  
اقتباس پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں فرمایا ”پس  
عالمی بیعت میں شامل ہونے والے خصوصیت سے  
غور سے سن لیں۔۔۔ کہ یہ بیعت ختم ریزی ہے  
اعمال صالحہ کی اس بیعت کے نتیجہ میں سچ بویا جا رہا  
ہے نیک اعمال کا جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا  
ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا

## زندہ رسول - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا  
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے  
سب پاک ہیں پیبر اک دوسرے سے بہتر  
لیک از خدائے برتر خیر الوری یہی ہے  
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے  
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجی یہی ہے  
پہلے تو وہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے  
میں جاؤں اس کے دارے بس ناخدا یہی ہے  
وہ آج شاہ دین ہے وہ تاج مرسلین ہے  
وہ طیب و امین ہے اس کی ثناء یہی ہے  
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں  
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے  
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا  
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے  
(قادیان کے آریہ نور ہم مر (درمبین اردو)

## سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب



بہترین ٹائٹل اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ (صفحات 756)

..... ملنے کا پتہ .....

نظارت نشر و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)

ٹیلی فون نمبر: 01872-70749 فیکس: 01872-70105

ESTD: 18  
MEMBERS OF ARMY INDUSTRIAL  
AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

TEL: 6700558 FAX: 6705494

افضل الذکر لا الہ الا اللہ (حدیث نبوی)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی 31/5/6 لوئر چیت پور روڈ کلکتہ 700073

MODERN SHOE CO.

31/5/6 Lower Chit Pur Road Calcutta - 700073

Ph:- (0)275475 (R) 273903

شریف جیولرز

پروپرائیٹر جنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد  
افضی روڈ - ربوہ - پاکستان

دکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300



روایتی

زیورات

جدید فیشن

کے ساتھ

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani  
(1908 - 1988)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

SHOWROOM: 236-2185, 236-9895 WAREHOUSE: 343-4000, 343-4137 RES: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893



# سچی بیعت توبہ کے بعد آزمائش ضروری ہے

از۔  
خورشید احمد صاحب پریمار  
درویش قادیان

مذہبی الہامی کتب میں ایک بنیادی مشترک اصول یہ بیان ہوا ہے اور تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے انبیاء علیہم السلام پر ابتداء میں ایمان لانے والے دنیا داروں کی نظروں میں غریب، ادنیٰ درجے کے ناقابل التفات انسان سمجھے جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان بے حیثیت سمجھے جانے والے افراد اور جماعتوں کو دو طرح کے امتحانات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

اڈل یہ کہ امام الزمان کی بیعت کرنے کے بعد فرد، افراد اور جماعت کو محض اختلاف، عقائد کی بنا پر مخالفت کے طوفانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ انہیں ان کے کاروبار، روزی روٹی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ان کے تمام اقتصادی ذرائع بند کر دیے جاتے ہیں۔ انہیں گھر سے بے گھر، وطن سے جلا وطن کر دیا جاتا ہے ان کے بیوی بچے ان سے چھین لئے جاتے ہیں۔ انہیں خوفناک دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ قتل کرنے کے منصوبے بنائے جاتے اور بسا اوقات انہیں سنگسار اور شہید کر دیا جاتا ہے۔ معاشرہ میں انہیں سب سے ذلیل ترین اور ننگ سماج وجود سمجھا جاتا ہے۔ دشمن ان کو گالی دینے ڈکھ پہنچانے اور ان کا نقصان کرنے میں لذت محسوس کرتا اور اس پر فخر کرتا ہے۔ جیسے خارش میں مبتلا کتا خارش میں لذت محسوس کرتا ہے۔ اور وہ بغیر خارش کے رہ نہیں سکتا۔

دوئم:- ایسے مشکل وقت میں بیعت کنندہ محسوس کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بھی اُسے بھلا دیا ہے۔ اور عملاً اس کی مدد و نصرت ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ اسے پہلے جو روتا اور کشوف اور اسے تسلی دینے کے اشارات خداوند کریم کی طرف سے ملا کرتے تھے۔ اُن طوفانوں کے ایام میں وہ بھی بند ہو جاتے ہیں۔ لیکن سچائی اس کے دل میں گھر چکی ہوتی ہے۔ لہذا وہ نہ تو سچائی کو چھوڑ سکتا ہے اور نہ ہی مخالفت کا مدا کر سکتا ہے۔ اس کا ایمان بین الخوف و الرجاء کا مرتب بن جاتا ہے۔ یہی مومنوں کی سچی اور صحیح علامت ہے۔

## امتحانات کا آنا سنت الہیہ قدیمہ

جاریہ ہے

خداوند تعالیٰ قرآن پاک میں بنیادی اصول اور طرح بیان فرماتا ہے کہ أَحْسِبَ النَّاسَ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا كَلِمَاتٍ فِيهِمْ لَا يَفْقَهُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَضِلُّونَ۔ انہیں صرف اتنا ہی کہہ دینے پر چھوڑ دیا جائیگا کہ وہ

کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ انہیں پہلوں کی طرح آزمائش کی بھینوں میں نہیں ڈالا گیا۔ ایسا گمان ہرگز درست نہیں۔ بلکہ ہم انہیں پہلے زمانے کے لوگوں کی طرح آزمائش کی بھینوں میں ڈال کر آزمائیں گے کہ کون اپنے دعوے ایمان و بیعت میں سچا ہے اور کون نہیں۔ کون مؤمن ہے کون ایمان سے عاری ہے۔

## امتحان کے طریق

اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان کے طریقے بھی بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) ایسے امتحانات میں وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ (البقرة) دل ہلا دینے والے خوفناک واقعات اور دھمکیوں کے ذریعہ آزمائش کی جاتی ہے۔ (۲) وَالْجُوعِ بِهَوَاكُم مَّا كُنْتُمْ تَدْعُونَ یعنی مومنین کی روزی روٹی۔ گھریا۔ کاروبار اور کل ذرائع اقتصادیات تباہ کر کے۔ (۳) نَفْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ۔ دولت و اموال جائیداد اثاثہ جات۔ مکانات کو دشمن تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ گھر سے بے گھر، وطن سے جلا وطن کر دیا جاتا ہے۔ (۴) وَالْأَنْفُسِ۔ جانی نقصان کر کے۔ قتل کر کے شہید کر کے۔

(۵) وَالشَّعْرَاتِ اور کبھی پیاری اولاد کو دشمن والدین کی آنکھوں کے سامنے، بھائیوں کو بہنوں کے دیکھتے ہوئے، بہنوں کی عزت و آبرو بھائیوں کی آنکھوں کے سامنے دمن برباد کر دیتا ہے، اور کبھی کبھی مومنوں کو تمام قسم کے امتحانات میں ایک ہی وقت میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ ایسی آزمائش سخت ترین ہو اکر رہتی ہے۔

## تاریخی شہادت

حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے گھریا اور وطن سے محروم ہونا پڑا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ آپ عراق کے رہنے والے تھے۔ مگر جلا وطنی میں فلسطین جا کر پناہ لینی پڑی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو اپنا کاروبار۔ مال و اموال گھریا اور وطن چھوڑنا پڑا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا کر مصلوب کرنے کی کوشش کی گئی۔ واقعہ صلیب کے بعد وطن سے جلا وطن کئے گئے اور کشمیر میں مظلومانہ حیثیت سے پناہ لینی پڑی۔ آپ پر ایمان لانے والے غریب طبقہ عیسائیوں پر ظلم توڑے گئے تو اکثر نے روم میں پناہ ڈھونڈی، لیکن وہاں بھی مظالم ہوئے، تو جان بچانے کیلئے مصر چلے گئے، مگر وہاں ظلموں کی تاب نہ لا کر دوبارہ روم آ گئے۔

روم میں ان پر دوبارہ ظلم و ستم ہوئے، تو انہوں نے صلیبیہ (سولی) میں پناہ لی۔ بودھوں کو محض اختلاف عقائد کی بنا پر ناقابل برداشت مصائب کا تجربہ مشق بننا پڑا۔ ان کے تمام حقوق چھین لئے گئے بحیثیت قوم ان کی بیخ کنی کی گئی۔ اور ان کی اکثریت چین اور مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کر گئی۔

دنیا میں سب سے زیادہ ظلم و ستم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئے جس سے روئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تمام نوعیت کے امتحانات میں سے امت محمدیہ کو گزرنا پڑا۔ حتیٰ کہ محاصرہ خندق کے دوران گٹھ جوڑ جھٹھ بند لشکروں نے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ آپ اور آپ کے جملہ ساتھیوں کے بچاؤ کی تمام امیدیں ختم ہو گئیں۔ مسلمانوں کے کلیجے منہ کو آنے لگے موت کو دیکھ کر ان کی آنکھیں پتھر اگئیں۔ لیکن مسلمان ہر ایک قسم کے امتحان میں کامران و کامگار ہوئے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے پیروکار سنت الہیہ جاریہ سے اچھوتے نہیں رہ سکتے۔ چونکہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی فرزند اور ظل کامل ہیں۔ دوسری طرف جری اللہ فی حلل الامعیاء کا لبادہ زیب تن ہیں۔ لہذا آپ اور آپ کے ماننے والوں کا جملہ امتحانات میں سے گزرنا نقدیر الہی ہی ہے۔ سو جماعت احمدیہ کو جملہ امتحانات میں گزرنا پڑا۔ اور آئندہ بھی ایسا ہونا سنت الہیہ میں مستور ہے۔

## امتحانات کا فلسفہ

انسانی پیدائش کی غرض و غایت وصال الہی، صبیحہ اللہ میں رنگین ہونا ہے۔ اسی غرض کے حصول کی خاطر سلسلہ انبیاء علیہم السلام جاری ہوا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات احد ہونے کے ناطے لطیف در لطیف ہے۔ اس لئے لطافت کا تقاضا تھا کہ وصل کا امید و غم بندہ بھی لطیف و پاکیزہ مشورہ من الخطا ہو۔ لیکن مخلوق انسانی زوجین اشتقاق کی بنیاد اور بشریت کے باعث کثافت سے مبرا نہیں اس لئے بندہ کے کثیف مادہ کو اس کے تخلیق سے الگ کرنے کیلئے اسے آگ کی بھڑکتی ہوئی

بھینوں میں سے کندن بن کر نکلتا پڑتا ہے۔

دوسرے ایسے امتحانات میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ انبیاء علیہم السلام کے پیروکار غربا اور ناقابل التفات کمزور انسان ہوا کرتے ہیں اور ان کے بالمقابل جابر، آمر، فرعون زمانہ ڈکٹیٹر اور بے رحم سماج کے جھٹھ بند لوگ ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے قادر مطلق ہمیشہ یہ معجزہ دکھاتا آیا ہے کہ کمزوروں کو جابر آمر اور ڈکٹیٹر۔ جھٹھ بند ظالم لوگوں پر غالب کر کے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ دنیا کا خالق، مالک ایک قادر مطلق خدا ہے اور یہ کہ ہمیشہ سچائی کی فتح ہوتی ہے۔ لَا غَلِبَنَّ أَمَّا وَرُسُلُنَا فَاخِذُوا مِنَّا مَا تَشَاءُونَ۔ رسول ہی آخر کار کامیاب اور غالب ہوتے ہیں جو سچے دھرم کو قائم کرتے اور نیک سادھو صفت انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں اس طرح دنیا میں پاکیزہ اور پراسن و سکون معاشرہ عمل میں آتا ہے۔

مومنین کے درجات روحانی متعین کرنے کیلئے بھی امتحان لئے جاتے ہیں تاکہ جنت میں ان کے درجے مقرر ہو سکیں۔ ورنہ کبھی مومنین کہہ سکتے ہیں کہ ہم فردوس اعلیٰ کے حقدار ہیں کیوں؟

امتحانات میں پورا اترنے پر حسب مراتب ایمان مومنین کو اس دنیا میں بھی روحانی اور مادی نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ مومن مصائب میں گھرا ہوا سمجھتا تھا کہ اسے ظلم و ستم کی چکی میں کیوں پیسا جا رہا ہے حالانکہ اس کا کوئی قصور نہیں۔ پھر انعامات ملنے پر وہ سمجھتا ہے کہ اس کی کون سی نیکی اور کارنامہ ہے جس کی وجہ سے اسے افضال و نعمت کے انبار دیئے گئے ہیں۔

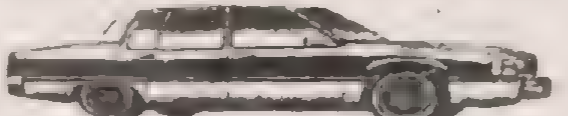
(۵) ہر ایک احمدی اپنی زندگی کا جائزہ لے سکتا ہے کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے اس کی مخالفت کیوں نہیں ہوتی تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد بلاوجہ بلا قصور اس کی مخالفت کیوں ہوئی؟۔

احمدیت قبول کرنے پر اس کی ابتدائی زندگی اور آخری زندگی میں روحانی لحاظ سے کوئی نمایاں تغیر واقع ہوا؟

احمدیت میں شامل ہونے پر اس کی ابتدائی مالی حالت آخری زندگی میں نسبتاً بہتر ہوئی؟ حالانکہ مال سچائی کی کسوٹی نہیں تاہم بحیثیت مجموعی یہ جائزہ ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ ہر وہ احمدی جس نے احمدیت کو سچا سمجھ کر قبول کیا ہے خدا تعالیٰ اسے ہر گز ضائع نہیں کرے گا۔

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گمبھوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

☆☆☆

**PRIME** HOUSE OF GENUINE SPARES  
**AMBASSADOR**  
**AUTO** &   
**PARTS** **MARUTI**  
P, 48 PRINCEP STREET  
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287



اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی فضل اور تائید و نصرت کے اس بے مثال نظارے نے پوری جماعت احمدیہ کو تسبیح و تحمید اور انبساط و مسرت سے معمور کر دیا ہے۔ اس عظیم الشان تاریخی واقعہ پر ہم اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اقوام عالم کو جلد تر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے جھنڈے تلے جمع فرمادے۔ آمین۔

## عالمی بیعت کی تقاریب اعداد و شمار کے آئینہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کا سلسلہ ۱۹۹۳ء میں شروع فرمایا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ سات سالوں میں ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ نئے افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کر چکے ہیں۔ سال وار تفصیل یہ ہے:

۱۹۹۳ء	۲,۰۴,۳۰۸
۱۹۹۴ء	۴,۲۱,۷۵۳
۱۹۹۵ء	۸,۴۷,۷۲۵
۱۹۹۶ء	۱۶,۰۲,۷۲۱
۱۹۹۷ء	۳۰,۰۴,۵۸۵
۱۹۹۸ء	۵۰,۰۴,۵۹۱
۱۹۹۹ء	۱,۰۸,۲۰,۲۲۶
میزان	۲,۱۹,۰۵,۹۰۹

## تیسری جماعت کے احمدی طالب علم کے ذریعہ تبلیغ احمدیت

خاکسار کا بیٹا عزیز محمد عمر (جماعت سوم کا طالب علم ہے) کا ایک جرمن طالب علم دوست Schren ہے۔ جس کی عمر قریباً ۱۰ سال ہے۔ ہمارے گھر اس جرمن بچے کا اکثر آنا جانا رہتا ہے۔ میرے بچے کو نماز پڑھتے دیکھ کر اسے بھی نماز پڑھنے کا شوق ہوا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی اور اپنے گھر جا کر بھی اپنی والدہ کو کہہ کر نماز پڑھتا ہے۔ گو نماز کے الفاظ تو پوری طرح یاد نہیں لیکن نماز کو اس کی ظاہری حرکات سے یاد کر لیتا ہے۔

ہمارے بچوں نے حضور پر نور کو دعائیہ خطوط لکھے تو اس نے بھی خواہش کی کہ مجھے بھی حضور پر نور کی خدمت میں خط بھجوانے کیلئے اردو میں لکھ دیں میں اس کی نقل کر لوں گا۔ چنانچہ اس کو دعائیہ خط تحریر کر کے دیا گیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی نقل کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ حضور پر نور نے ازراہ شفقت اس کے خط کا جواب دیا۔ حضور کا خط پاکر وہ بہت خوش ہوا بلکہ اس کے والدین نے بھی کمال مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم اس متبرک اور یادگار خط کو فریم میں بطور یادگار محفوظ رکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی آئندہ نسل کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جرمن بچے اور اس کے والدین کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرما کر اسلام و احمدیت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین (ملک فاروق احمد زعمی اعلیٰ مجلس انصار اللہ جرمنی)

## احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

ہمارے یہاں سوتی، اونٹنی، ریشمی کپڑے اور اونٹنی کھل، شمال وغیرہ بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔

## جگدیش دی ہٹی مین بازار قادیان

فون نمبر Shop: 01872-70131 S.T.D. 72901

## پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیکھی دوائی سے نکل جاتی ہے

علاج قادیان آکر کروانا ہوگا

Phone No : 01872-71152

حکیم عبدالحمید ملکائے محلہ احمدیہ قادیان

## جرمنی میں بیعتوں کی بڑھتی ہوئی رفتار

محترم عبداللہ واگس ہاؤز رامیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی میں مختلف قومیوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے صرف ایک سال یعنی اگست ۹۸ء سے جولائی ۹۹ء تک بیعتوں کا گوشوارہ ارسال کیا ہے:

Baiat's Position from August 98 upto July 1999

Serial No.	Nationality	Quantity
1.	German	36
2.	Turk	122
3.	Albanian	15015
4.	Bosnian	226
5.	African	99
6.	Arab	278
7.	Bangla	5
8.	Afghani	68
9.	Russian	6
10.	Kenian	7
11.	Ugandian	5
12.	Slovenian	7
13.	Macedonian	311
14.	Pakistan	16
15.	Iran	4
16.	Azerbaijan	123
17.	Sirian	1
18.	Nigerian	1
19.	Italian	1
20.	Hollander	2
21.	Philipinian	1
22.	Tchechenian	8
23.	Somalien	8
24.	Norwegian	1
25.	Indian	1
26.	Marroco	11
27.	Uzbekistani	6
28.	Sierra Leone	2
29.	Iraqi	30
30.	Algerian	1
31.	Sudanian	1
32.	Lebanon	2
XXX	Total	16407
In	Bosnia	450
In	Czech Republic	Czech Republic
1.	Kosova Albanian	84
2.	Ethiopian	1
3.	Algerian	1
4.	Somalian	1
XXX	Total	87
In	Slowakai	XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX
1.	Indian	1
2.	Kosova Albanian	2
XXXX	Total	7

In Germany in Shoba Tabliegh there are 16 Desk of different Nations are as follow: ہیں

1. Albanien Desk
2. Arab Desk
3. Bangla Desk
4. Bosnien Desk
5. Check Desk
6. French Desk
7. German Desk
8. Kurdisch Desk
9. Macedonien Desk
10. Persian Desk
11. Polish Desk
12. Raussian Desk
13. Romanien Desk
14. Turkisch Desk
15. Urdu Desk
16. Roma Desk



# شرائط بیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ

(تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

- اول:** بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔
- دوم:** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بیعتوں کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔
- سوم:** یہ کہ بلا ناغہ بنجوتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ در بنائے گا۔
- چہارم:** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔
- پنجم:** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور ذکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔
- ششم:** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت بٹکی اپنے سر پر قبول کر لے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔
- ہفتم:** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔
- ہشتم:** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔
- نہم:** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔
- دہم:** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاقوت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔
- (اشہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

## The First ISLAMIC Satellite Channel



### BROADCASTING ROUND THE CLOCK

#### AUDIO FREQUENCY

URDU	: 6.50
ENGLISH	: 7.02
ARABIC	: 7.20
BENGALI	: 7.38
FRENCH	: 7.56
DUTCH	: 7.74
TURKISH	: 8.10

SATELLITE	: INTELSAT 703 IS -703 AT 57° E
DECODER	: C Band
POSITION	: 57° East
POLARITY	: Left Hand Circular
DISH SIZE	: Max. 8 Ft
VIDEO FREQUENCY	: 4177.5 Mhz
AUDIO FREQUENCY	: 6.50 Mhz
E Mail	: mta @ bitinternet . com

☆..... اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔

☆..... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ

### مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

ہی دیکھئے۔ اس میں نماز سکھانے۔ قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن۔ ترجمہ القرآن و ہومیو پیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی آپ استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆..... جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ انٹرنیشنل الفضل لندن۔ جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ جس کا نمبر اوپر دیا گیا ہے۔

☆..... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ ہومیو پیتھک کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ © قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

#### MTA QADIAN

NAZARAT NASHR-O-ISSHAAT  
Ph: 01872-70749, Fax : 01872-70105,70438  
E- Mail : markaz@jla.vsnl.net.in

#### MTA International

P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN  
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 875 0249  
Internet code : http://www.alislam.org/mta





محترم صاحبزادہ مرزا سید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۸-۳۰ اکتوبر ۱۹۹۹ء سے خطاب فرما رہے ہیں۔ سٹیج پر محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور محترم خالد محمود صاحب نائب صدر دوئم تشریف فرما ہیں۔ اس اجتماع کی خصوصیت یہ رہی کہ اس میں گزشتہ سالوں کی نسبت کثیر تعداد میں نومبائین نے شرکت کی۔



آکرہ ڈویژن کے پولیس پکٹان مشر اشوک کمار کی خدمت میں مکرم مولوی احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم عقیل احمد صاحب بہار پوری معلم سلسلہ احمدیہ مشن میں اسلامی لٹریچر پیش کرتے ہوئے۔

محترم سعادت احمد صاحب جاوید ایڈیشنل ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے وزیراعظم ریلیف فنڈ میں جناب اعلیٰ بہاری داچاپلی وزیراعظم ہند کو ۳۰ لاکھ روپے کا چیک پیش کرتے ہوئے۔



جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۸ء کے سامعین کا منظر جس میں دس ہزار نومبائین نے ہندوستان کے مختلف علاقوں سے شرکت کی۔

جناب سیواسنگھ صاحب سیکھواں وزیر تعلقات عامہ پنجاب۔ جناب پریم سنگھ بھائیہ ممبر سنگھ گوردوارہ پر بندھک کمیٹی۔ جلسہ سالانہ ۱۹۹۸ء میں حضور انور کا خطاب سننے کے بعد جلسہ گاہ سے واپس جاتے ہوئے۔



جماعت احمدیہ کیرلہ کی تبلیغی دین جو صوبہ کے اطراف میں تبلیغی سرگرمیاں انجام دیتی ہے۔ وین کے ہمراہ کوٹاراکر امیں داعین الی اللہ کا ایک گروپ فوٹو۔



**Subscription**

Annual Rs/-150

Foreign

By Air : 20 Pound or 40\$ U.S.A

: 60 Mark German

By Sea : 10 Pound or 20\$ U.S.A

**The Weekly BADR**

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA))

Vol - 48

Thursday, 11/18th Nov 1999

Issue No: 45-46

☎(091) 01872-20757

01872-71702

FAX: (091) 01872-20105



جماعت احمدیہ جرمنی میں اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے ساتھ پر مختلف اقوام کے الٹ الٹ جلسے بھی منعقد ہوئے ہیں زیر نظر تصویر میں روم کے جلسہ گاہ کے سائنس کاروان جماعت کرتے ہوئے دائیں۔ البانین جلسہ گاہ کے سائنس بائیں



جمائیکہ کے پہلے احمدی محمد عبدالسلام



پہلے احمدی بادشاہ جناب ایف ایم سنگھائے آف گیمبیا۔



سسر سیڈی محترمہ اراجہ جادون گیمبیا کے پہلے احمدی



ریک کے پہلے احمدی محترم محمد انیسٹنڈر ریش۔

سیدنا امیر المؤمنین علیہ السلام اسحاق ابراہیم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک البانین بچی کو گود میں لئے ہوئے۔



عرب نواح احمدی احباب عرب جلسہ گاہ (بمقام جرمن) کے باہر۔



جرمن تبلیغی نشست کا ایک منظر، حاضرین، مجلس سوال و جواب میں